



سترھواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۳ جون ۱۹۹۹ء، بمقابلہ ۸ ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|-----------|---|-----------|
| ۱ | آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔ | ۵ |
| ۲ | پوائنٹ آف آرڈر میخاب پرنس مولی جان۔ | ۶ |
| ۳ | وقتہ سوالات۔ | ۸ |
| ۴ | رخصت کی درخواستیں۔ | ۹ |
| ۵ | میرزا یہ بابت سال ۲۰۰۰ء-۱۹۹۹ء پر عام بحث۔ | ۳۰ |

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا سترہواں اجلاس مورخ ۲۳ جون ۱۹۹۹ء برطابق ۸ مریع الاول ۱۴۱۹ھ بوقت ۰۱:۳۰ بجھر ۲۰ منٹ پر زیر صدارت جناب امیرکریم عباد الجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَوَلَمْ يَسِيرُ ذَا فِي الْأَرْضِ فَيَشْتَظُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ فُقُوْةً وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَعْلَمُ
مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ
عَلَيْهِمَا قَدِيرًا مَدْفَعَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

ترجمہ : کیا یہ لوگ ملک میں پڑے ہمہ نہیں اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے
ہو گزرے ہیں ان کا کیا (خواب) الجام ہوا حالاً کہ مل بولتے ہیں (وہ لوگ) ان سے
پڑھ کر تھے اور اللہ (کہ کیا گزرا) نہیں ہے کہ آسمان و زمین میں اس کو کوئی چیز بھی عاجز
کر سکے ہے نہ کہ وہ سب کے حال سے واقف اور بڑی قدرت والا ہے۔

وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

میر عبدالجبار : جزاک اللہ

جناب اپنیکر: جذاک اللہ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

پنس موسیٰ جان: point of order sir

جناب اپنیکر: point of order prince

پنس موسیٰ جان: سر میں احتجاج کرنا چاہتا ہوں سر کل رات سے قلات شہر کو ملیشیاء فورسز نے تین جگہوں سے راستے بند کیے ہیں بچوں کو عورتوں کو لوگوں کو تاحقیق تھک کیا جا رہا ہے اور میں نے جب ڈپنی کمشن صاحب سے معلوم کی تو انہوں نے کہا جی یہ سردار موسیانی پر جو جھگڑا ہوا ہے انہوں کہاں کہ آرڈر چیف مسٹر صاحب کے ہیں لڑائی زہری میں ہوئی ہے انہیں میں رود کے اوپر ہے وہاں پر کوئی چین نہیں ہے وہاں کم از کم سو آدمی ہے زہری میں بلبل کے مقام پر جو لڑائی ہوئی ہے جناب وہاں پر کوئی چین نہیں ہے اور قلات میں تین جگہ اور نہ کوئی مجھ سے بیٹھ ہے ان کے ساتھ جناب نہ کوئی یویز نہ بی۔ آر۔ پی۔ ہے جناب تین جگہ پر کوئی کوئی نہیں نیلی فون قلات سے آیا ہے تو ہم چیف مسٹر صاحب سے کہتے ہے مہربانی کر کے یا ہوم مسٹر صاحب اسکی وضاحت کریں نہیں تو ہم اس بارے میں میں تو سمجھتا ہوں کہ جناب یہ ناجائز ہے کیونکہ ہم حکومت کے خلاف بولتے ہیں اس لئے وہ اگر ہمیں اس طریقے سے دبانا چاہیں گے اس طریقے سے نہ ہمارے باپ دادا دبے ہیں اور نہ ہم رہیں گے یہ اس کمزور حکومت کو بتانا چاہتے ہیں اور ہم اس کے بارے میں زبردست احتجاج کریں گے جناب تین جگہ سے ملیشیاء کشی ہو رہی ہے جناب ڈپنی کمشن نے کمشن کو کہا ہے کہ قلات سے اسکا کیا تعلق ہے اور زہری جس جگہ پر لڑائی ہوئی ہے جناب زہری کو اس لئے چیک نہیں کیا جا رہا ہے کہ زہری کے آدمی اسوقت حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اپنیکر: پنس آپ تشریف رکھیں میں نے آپ کی بات سن لی ہے جہاں تک ملیشیاء کے آئے کا تعلق ہے بغیر انتظامیہ کے سوں انتظامیہ کیا احکامات کے بغیر آہی نہیں سکتی پہلی بات تو یہ ہے۔

پنس موسیٰ جان: میں جھوٹ بول رہا ہوں جناب۔

جناب اپنیکر: اور اگر آئی ہے بلاعی گئی ہے تو ساتھ انتظامیہ ہو گی سب ہو گئے ساتھ آپ نے اس کو لانا ہے ڈسکس کرتا ہے تو باقاعدہ طور پر اس کا نوش دیجیے اور ڈسکس کرنے کے لئے اس کو لا کیں ہاؤں

میں تشریف رکھیں جی۔

نواب ذوالفقار علی مگسی: سر آپ نے رکھا ہے زیر و آور ذکریشون کے لئے جو پوانت لانا چاہتا ہے اس میں لائیں جواب گورنمنٹ دے گی۔

جناب اپیکر: بجت میں میں نے ختم کیا ہے زیر و آور پرس مسوی جان: دیکھیں نواب صاحب یہ ایک اہم ایشو ہے جس علاقے میں لڑائی ہوئی ہے وہاں تلاشی نہیں لی جاتی ہے زہری ایریا میں ہی شایاء کوئی نہیں کھڑے ہیں۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: جتاب پوائنٹ آف آرڈر پآتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ): جتاب اپیکر جیسا کہ اخبار میں آیا ہے کہ زہریوں کی آپس میں لڑائی ہوئی ہے اس وجہ سے ہم نے کمشنز کو اقدام لینے کی مدد ایت کی تھی کیونکہ قبائلی لڑائی میں یہ ہوتا ہے لڑائی قلعہ سیف اللہ میں ہوتی ہے اسی کو دیکھ کر بیہان قبائلی آدمی ایک دوسرے کو دیکھ کر مار دیتے ہیں اس وجہ سے اگر کوئی تھنی یا ناجائز ہو رہا ہو تو جس سے لوگوں کو تکالیف ہوں میں آجھتا ہوں کہ یہ نہیں اب کچھ ختم ہو گیا ہے پرس کے ساتھا بھی اسکی کے بعد میں بیٹھ کر کے کمشنز کو نیلی فون کرو دنگا ہمارا مقصد لوگوں کو تکالیف دینا نہیں ہے صرف یہ تھا کہ قبائل جو پرس نے بات کی میں ان سے سو فیصد متفق ہوں۔ یہ حالت صرف خضدار ایریا میں زیادہ ہے لیکن اس بارے میں ہم نے کمشز اور ڈپی کمشنز کو کہا تھا کہ اس کے لئے خخت قدم لے لیں ایسا نہ ہو کہ آپس میں کوئی جذباتی ہو کر کوئی مکھا مکھی شروع ہو جائے یہ ہوتا ہے بہت دفعہ ہوا ہے قبائلی مسئلہ ہے۔

پرس مسوی جان: یہ زہری میں ہوا ہے یہ ایک کلومیٹر کے واقع پر ہوا ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل وزیر داخلہ: میں پرس کے ساتھ بیٹھ کر سوالات کے بعد یہ طے کر لیتے ہیں کہ جہاں لوگوں کو تکالیف ہے وہ جہیں وہاں سے ہٹا دے۔ ان کو ہدایت کر لیتے ہیں وہ صرف پری کاش کے طور پر کرتے ہیں۔

جناب اپیکر: نحیک ہے۔ (وقہ سوالات)

جناب اپنیکر: سوال نمبر ۵۳۲ سردار محمد اختر مینگل دریافت فرمائیں۔

۵۳۲X سردار محمد اختر مینگل:

کیا وزیر بلدیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ میوپل کار پوریشن کے زیر انتظام کس قسم کے پروجیکٹس زیر تعمیر ہیں۔ ان پروجیکٹس کے متعلق درج ذیل امور کی تفصیل دی جائے۔

- ۱۔ نام منصوبہ۔
- ۲۔ تاریخ طلبی شنیدہ۔
- ۳۔ منظور شدہ کمترین ریت۔
- ۴۔ تحریکدار کو پہنچنی دی گئی رقم۔
- ۵۔ علاوه از اس اگر کوئی اور رقم وصول کیا گیا۔
- ۶۔ پہلی ایڈونس کی وصولی سے لیکر اب تک جتنا فیصد کام مکمل ہوا۔
- ۷۔ اگر تحریکدار کو نئے ربیث دئے جائے ہیں تو وہ بھی بتلایا جائے۔

وزیر بلدیات:

کوئئہ میوپل کار پوریشن کے زیر انتظام مندرجہ ذیل منصوبے زیر تعمیر ہیں۔

- ۱۔ بس اڈہ سرکلر روڈ۔
- ۲۔ بلدی آفس کیلکس میزان چوک۔
- ۳۔ فائر بریگینڈ طلازہ۔

تفصیل۔

| نام منصوبہ | تاریخ علیٰ نوش | منظور شدہ کمترین | محکمہ دار کو مچھی | علاوہ از اس اگر | وصول سے لیکر | جیلی اینڈ اس کی | اگر محکمہ درکوئے |
|-----------------|----------------|------------------|-------------------|-----------------|--------------|-----------------|-----------------------|
| | | ردیت | مشیل رقم | کوئی رقم وصول | کی کمی | آج تک بھٹا | ردیت دیے جائے یہ توہہ |
| بیان اذسر کلروڈ | ۲۷۔۱۱۔۹۰ | ۱۳۵۳۸۱۵۹۰۳ | ۱۳۵۰۰۰۰۰۰ | ۴۰۰،۰۰۰،۰۰۰ | پروجیکٹ کی | حکومت | ۹۱۔۱۹۹۰ء کے |
| | | | | | حکومتی | بھٹا | مقابلہ میں اشیاء کی |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | قیمتیں میں اضافہ |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | وزیر اعلیٰ |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | بھٹا کا ہے لہذا |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | مردمت فرمائی ہے |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | نیزد رکاست پر کام |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | کرنے کے لئے |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | اور کام عنقریب |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | محکمہ دار خاصاً مدد |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | نہیں اب اس کام |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | پر ۶۰۰ پ |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | ۱۷۔۳۶، ۱۷ |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | ترمیمی تغیرت لگایا گی |
| | | | | | بھٹا | بھٹا | ہے۔ |

| نام منصوبہ | تاریخ ملی توں | منظور شدہ کمزیریں | محکمہ ارکوڈ بھنگی | ملادہ ازیں | بیانیہ افسوس کی رسومی سے لے کر آج تک جتنا فیصلہ کام کمل ہوا | بے راست |
|--------------------|---------------|---------------------|-------------------|--------------|---|---|
| بلدیہ افسوس کمپیکس | 11-5-1991 | 11,528,00,400 | 1,15,38,000 | 1,000,00,000 | بیو جیک کی منحوری میں اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو چکا ہے لہدا نینڈ رکاسٹ پر کام ہو رہا ہے۔ محکمہ ار رضا مندیں اب اس کام پر 15,22,89,000 ترینی تجیہ کیا گیا ہے۔ | بیانیہ ازیں کے مقابلہ جناب وزیر اعلیٰ نے بوجستان بھنگ مرحوم فرمودی ہے بلدیات سے اور کام غیر قابل شرط حاصل کیا گیا۔ |
| فائز بر گینڈ پلائز | 30-3-95 | 1,50,00,000 PC-I | جنی تیس | ----- | محکمہ ارکوڈ پشاپنگ کمپیکس کے زخوں پر اوائیں ہو رہی ہے۔ اوائیں کام کمل ہو چکا ہے اور اب تک 182,32,522/00 اوائیں کام کے جا چکے ہیں جبکہ تینی تجیہ کی ہے۔ منظوری حکومت بوجستان بھنگ بلدیات سے حاصل کی گئی۔ | جناب اپسیکر: سوال نمبر پانچ سو ہفتیں کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ختمی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔ سردار محمد اختر مینگل: جناب وزیر موصوف بتائیں گے کہ ابھی تک کام اسٹارٹ بھی نہیں ہوا ہے تو اس نینڈر میں اس اضافہ کی کیا وجہات ہیں؟ |

سید احسان شاہ (وزیر): یہ بات صحیح ہے ابھی تک کام شارٹ نہیں ہوا ہے لیکن جو طریق کارہے حکومتی کہ کہیں کام اشارٹ نہ ہوتا کام مقررہ وقت سے زیادہ کام لے لے تو اس میں ایسپلیشن لگتا ہے اور اسی کے تحت پیریٹ رکھا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: کیا یہ سبتر نہ ہوتا کہ اس کوئی نینڈ رکرتے۔ جو کم بولی آتی تو اس کو کام دیا جاتا اسی نھیکیدار کو جو چھ سال پہلے کام دیا گیا ہے تقریباً انو سال ہوئے یہ نینڈ روے میں ہوئے ہیں اب اس کے بعد نہ رقم دی گئی اور بہانہ کیا گیا کہ جو پلاٹ تھا وہ تنازع تھا حالانکہ اسی کوئی بات نہیں تھی دوسرا سوال یہ ہے کہ وہاں پلازہ میں ٹوٹی دکانیں بنی ہوئی ہیں اور اس میں پرانے جو مالکان ہیں ان کی دکانیں کتنی ہیں۔

سید احسان شاہ وزیر: جناب اس کے متعلق خیال یہ تھا کہ فوری طور پر کام شروع ہو گا اور اس کشہر یکسر سلومو بلیز یشن ایڈوالس کے طور پر دس فی صدر رقم دی گئی ہے اس لئے جو ہے اب اس کوئی نینڈ رکنا اور کورٹ میں کوئی اسے آرڈر لینا۔ اس لئے حکومت اس چکر میں گیا ہی نہیں ہے اور اختر مینگل صاحب جب خود چیف منسٹر تھے تو ان کے سامنے کئی دفعہ اس بات پر بریفنگ دی گئی ہے کہ کشہر یکسر کو سائبیٹ پلاٹ الٹ نہیں ہوا ہے اور اسکی وجہ سے کام نہیں ہو سکا ہے اور جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے اس وقت میرے پاس وہ فکر نہیں ہے میں معلوم کر کے معزز زمیر کو بتا دوں گا۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپنے کہ اس سوال کو کیا ڈیلفر کیا جائے میں اس فلور پر یہ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اپنیکر: وہ کہہ رہے ہیں اسی اجلاس کے دوران دے دیں گے۔

X ۲۲۲ **جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:**

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے ملکہ متعلقہ اور اس سے ملک اداروں / حکوموں میں جاری، نئے و مرمت اور دیگر ایکسوں اپراجیکٹ کی ضلع و اتفاقیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مدین کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر ایکسوں اپراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم

کی علیحدہ علیحدہ اسکیم اپر اجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر اسکیم اپر اجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصلہ حصہ، تاریخ اشتہار ندیڈ رز بمعہ نام ٹھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخوا ہوں اور دیگر اداشیدہ رقم کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام اسکیم اور اپر اجیکٹ وغیرہ کا حصہ قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۷-۹۸ کے دوران شروع کئے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری، تئے اور مرمت و دیگر اسکیم اپر اجیکٹ تحریک کے سرطے میں ہیں؟ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر بُلدیات:

جواب صفحیم ہے۔ لہذا اسیلی لا بھری یہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکٹر: سوال نمبر چھ سو بائیس کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی مخفی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔ 622

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب حقیقت یہ ہے کہ مجھے سوالات کے جوابات ملے ہیں لیکن میں نے تیار نہیں کئے ہیں تو اگر آپ مجھے موقع دے دیں کہ ان سوال کوڈیفر کر دیں۔

جناب اپیکٹر: جب سوال تکمیل پر آ جاتے ہیں تو تصور یہ کیا جاتا ہے کہ سوال ہو گئے یہ ایسی کوئی روایت ہے یہ نہیں ہو سکتا ہے۔

۶۵۶۴ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر بُلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ ان تمام آسامیوں کی تفصیل بہرہ گرید مطلوبہ ضلع رہائش، تعلیمی مکانات و دیگر تربیتی کورسز و دیگر مطلوبہ امیت، تاریخ اشتہار بمعہ نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں

کے نام بعد ولدیت، پختہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت، محکمانہ و دیگر کورسز نیز تاریخ و مقام انتداب اور حاکم انترو یو کنندہ کمیٹی کی زیریار کس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ آسمیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بعد ولدیت پختہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست، تعلیمی قابلیت محکمانہ و دیگر ترقیتی کورسز کی تفصیل۔ نیز تاریخ انترو یو حاکم انترو یو کنندہ کمیٹی، تاریخ بھرتی گرید اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر پلڈیات:

جواب خیتم ہے لہذا سوال کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہوتا دریافت فرمائیں۔ میں پھر وہی افادہ کرتا ہوں کہ میری تیاری نہیں ہے میں اس لئے اس پر ضمنی نہیں کر سکتا ہوں۔ ۱۶۷ میر محمد اسلام چکی:

کیا وزیر پلڈیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

صوبہ میں سال ۱۹۹۷ء سے تا حال محکم متعلقہ کو چوگی نیکسوں کی مد میں کسردر آمدی حاصل ہوئی ہے اور اس حاصل شدہ آمدی کو کن ترقیاتی کاموں پر کہاں خرچ کیا گیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر ہلمدیات:

جواب خیتم ہے لہذا اس بیلی لا بھری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپسیکر: اس سوال کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہوتا دریافت فرمائیں۔

میر محمد اسلام چکی: یہ ناؤں میں ہب کے بارے میں ایک سوال ہے کہ چوگی بڑھنے کی بجائے کم کیوں ہوئی ہے؟ اور غیر ترقیات میں کی کیسے آئے۔

سید احسان شاہ (وزیر): جناب یہ تو ہر سال نینڈر ہوتے ہیں آکشن ہوتی ہے کبھی کوئی ریٹ آ جاتے ہیں کبھی ریٹ کم ہو جاتے کبھی بڑھ جاتے ہیں۔

میر محمد اسلام چکی: اس میں بڑھنے کی وجہ نہیں ہے لیکن اس میں پالیسی ہے کہ ہر سال پانچ سے دس فیصد

پڑھنے چاہئیں۔

سید احسان شاہ (وزیر) : پالسی تو یہ ہے اگر کوئی لینے والا نہ ہو تو کیا کیا جائے۔ کیا کر سکتے ہیں۔
میر محمد اسلم چکیٰ : ایک اور ضمنی سوال ہے کہ اس پرمیوپل کار پوریشن کوئی میں جو آپ نے اخراجات دیے ہیں اس حساب سے مطمئن نہیں ہیں اس میں ذمیل نہیں ہیں آپ دیکھیں۔

سید احسان شاہ (وزیر) : کس قسم کی ذمیل چاہیے۔

میر محمد اسلم چکیٰ : اس میں اخراجات کی تفصیل نہیں ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر) : تمام اخراجات دے ہوئے ہیں پہ ایڈ لاونسز دے ہوئے باقی اخراجات دیئے ہوئے ہیں ڈیوپمنٹ کے دیئے ہوئے ہیں تمام چیزیں اس میں دی ہوئی ہیں۔

میر محمد اسلم چکیٰ : تفصیل سے دینا چاہے آپ نے نوٹ یہ دیا ہوا مثلاً ٹرانسپورٹ ایکسپریس پر پر اتنا ہو گیا فرنچیز کا اتنا ہو گیا۔ کوئی فرنچیز پر کہاں اور کیسے ہو گیا اس کی تفصیل ہو۔

سید احسان شاہ (وزیر) : اگر آپ سوال کو دیکھیں آپ نے سوال یہ کیا ہے ایکسپریس پر دیا جائے تو تفصیل یہ ہے۔

جناب اسپیکر : تفصیل ہے جواب یہی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل : جو تفصیل دی گئی ہے تمام ٹاؤن کمیٹی میوپل کی اس میں موجود نہیں ہے اس سے آپ بھی ایگری کریں گے آپ کا جواب مکمل نہیں ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر) : کہاں کے نہیں ہے۔

سردار محمد اختر مینگل : باقی ماندہ گیارہ میوپل کمیٹیوں باسیں ٹاؤن کمیٹیوں اور تین یونین کونسلوں سے جواب موصول نہیں ہوئے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر) : جناب اتنا برا صوبہ ہے ہر چل سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہا کہ فلاں میوپل کمیٹی کی رپورٹ نہیں ہے کیوں نہیں آئی اس کا جواب دی جائے۔

سید احسان شاہ (وزیر): جناب اس میں نائم لگتا ہے، ہم نے سب کو فیکس کے، وہ ان پر ہے اگر چاہتے ہیں ڈیپر کرویں۔ اس اجلاس میں جواب دے دیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب ضمنی سوال ہے کہ تفتان کی جو چونگی اس سال نیلام ہوئی ہے آیا وہ نیلام ہوئی ہے تو کتنے میں ہوئی ہے اس کی تفصیل ہم اس ہادس میں چاہیں گے۔

سید احسان شاہ (وزیر): اس کا جواب بھی آپ کو اس ہادس میں مل جائے گا۔

X ۲۰۳ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جنگلات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے مسلک تکمیلوں / اداروں کے بھول وزیر کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں ان آفیسران اور اہلکاران کے نام و عہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بعد تاریخ الامتحن اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) کم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (POL) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر جنگلات:

بلوچستان فارست ڈیپارٹمنٹ کی تمام گاڑیوں کی تفصیل اور اس پر آمدہ مرمت کے اخراجات اور پیشہوں کے خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | گاڑی نمبر | نام آفیسر | عہدہ | خرچ پی۔ او۔ ایل | خرچ مرمت از |
|-----------|-----------------|------------|--------------------------|-----------------|-------------|
| ۱ | ۶۲۸۵ کیوائے ایچ | مختار احمد | تم اعلیٰ جنگلات بلوچستان | ۹۶۱۰۲ روپے | ۱۵۳۰۱۵ روپے |

| ۱ | ۶۲۸۵ کیوائے ایچ | مختار احمد | تم اعلیٰ جنگلات بلوچستان | ۹۶۱۰۲ روپے | ۱۵۳۰۱۵ روپے |
|---|-----------------|---------------|-----------------------------|------------|-------------|
| ۲ | ۸۸۵۹ کیوائے سی | جیب اللہ | معتمد جنگلات (ہمایات) کوئٹہ | ۲۳۸۲۷ روپے | ۵۳۲۶۳ روپے |
| ۳ | ۳۵۲ کیوائے ای | حسن الدین مری | سکیشن آفیسر فارست | ۳۶۱۷ روپے | ۲۲۳۵ روپے |
| ۴ | ۵۳۲ کیوائے ای | مسٹر یاض احمد | پی ایکس برائے وزیر جنگلات | ۱۳۶۵۷ روپے | ۱۳۶۵۷ روپے |

| | | | |
|----|--------------------------------|-----------------------------|--------------------|
| ۵ | ۱۱۷۸ کیوائے بے محمد حیات | مہتمم جنگلات گواہر | ۱۱۳۳۳ روپے اردو پر |
| ۶ | ۵۸۲۰ کیوائے ڈی منظور احمد | ڈپی سکریٹری فارست | ۹۵۶۵ روپے اردو پر |
| ۷ | ۳۲۹۰ کیوائے ڈی عبدالجبار | مہتمم جنگلات (پانگ) | ۹۳۸۲ روپے اردو پر |
| | کوئے | | |
| ۸ | ۱۲۶۲ کیوائے حی شیخ محمد اقبال | بیت اینڈ کاؤنٹ آفیسر | ۳۲۱۳۲ روپے اردو پر |
| ۹ | ۱۱۶۰ کیوائے بے محمد يوسف خان | مہتمم جنگلات کوئے شکاریات | ۱۱۷۶ روپے اردو پر |
| ۱۰ | ۸۲۳۳ کیوائے ڈی عبدالواحد | مہتمم جنگلات ٹوب | ۵۹۰۰ روپے اردو پر |
| ۱۱ | ۱۳۸۶۲ مسٹر غلام محمد | مہتمم جنگلات بی | ۳۷۳۸۳ روپے اردو پر |
| ۱۲ | ۳۷۹۷ کیوائے اچ مسٹر عبدالرازق | ناٹم جنگلات خضدار | ۸۳۶۰۰ روپے اردو پر |
| ۱۳ | ۲۱۷ مسٹر سلیمان شاہ | مہتمم جنگلات قلات | ۳۵۰۰۰ روپے اردو پر |
| ۱۴ | ۱۳۸۲۳ مسٹر راشد خضدار | مہتمم جنگلات خضدار | ۲۷۱۸۳ روپے اردو پر |
| ۱۵ | ۸۰ مسٹر رسول بخش | مہتمم جنگلات تربت | ۲۹۷۰۳ روپے اردو پر |
| ۱۶ | ۸۱۰۰ مسٹر فوارالامکن | ائین جنگلات حب | ۳۵۹۳۸ روپے اردو پر |
| ۱۷ | ۵۵۹۳ مسٹر ضیغم علی | مہتمم جنگلات اوچل | ۱۲۵۳۰ روپے اردو پر |
| ۱۸ | ۱۳۱ کیوائے حی مسٹر مسیح احمد | ناٹم جنگلات ذیرہ مراد جمالی | ۱۵۶۹ اردو پر |
| ۱۹ | ۳۵۳۲ کیوائے ڈی مسٹر محمد اقبال | مہتمم جنگلات ذیرہ اللدیار | ۳۷۵۸۲ روپے اردو پر |
| ۲۰ | ۵۶۹ کے یو(نی) مسٹر عبدالغنی | مہتمم جنگلات ذیرہ بکشی | ۵۰۰ روپے اردو پر |
| ۲۱ | ۵۳۳۳ کیوائے ڈی مسٹر صاحب جان | مہتمم جنگلات لورالائی | ۳۹۵۳۰ روپے اردو پر |
| ۲۲ | ۵۲۲۶ کے ڈی مسٹر عبدالحسین | سائل کنزرویشن آفسر لدالائی | ۲۰۳۰۰ روپے اردو پر |
| ۲۳ | ۹۰۵۸ کیوائے اچ مسٹر تاج محمد | مہتمم جنگلات کوک | ۳۱۳۵ روپے اردو پر |
| ۲۴ | ۲۸۱۶ کیوائے ڈی مسٹر عبدالودود | مہتمم جنگلات پیش | |
| ۲۵ | ۳۷۲۷ کیوائے سی قاضی عبدالعلی | ناٹم جنگلات کوئے | |
| ۲۶ | ۳۵۸۳ کیوائے ڈی مسٹر فتحی محمد | رئٹ فارنسٹ آفیسر پسندی | ۸۳۰۳ روپے اردو پر |
| ۲۷ | ۷۵۶۶ ایل آئی (نی) لاکل کسلیٹیٹ | لوكل کسلیٹیٹ | |

| | | |
|----|---|------------------------------------|
| ۲۸ | ۳۹۵ کیوے سی مسٹر انعام اللہ | مہتمم جنگلات دیر پا زیارت |
| ۲۹ | ۸۱۳۰ کیوے ذی مسٹر تم خان | رئیس قارٹ آفیسر گواور ۷۱۰ روپے |
| ۳۰ | ۸۰۹۹ کیوے سی مسٹر محمد طیف | رئیس قارٹ پالٹشنس کوئٹہ |
| ۳۱ | ۹۳ کیوے سی مسٹر نیک محمد | پی ائس نووزیر جنگلات |
| ۳۲ | ۹۰۹ کیوے ذی مسٹر تو قی راحم | سیکریٹری جنگلات، |
| ۳۳ | ۳۵۲۲ کیوے ذی ڈاکٹر نبیل الرحمن | ہام اعلیٰ جنگلات بلوچستان سابقہ |
| ۳۴ | ۵۱۲۲ تی ایں مسٹر محمد اقبال | رئیس قارٹ آفیسر اوڑک |
| ۳۵ | ۳۵۳ کیوے ذی مسٹر مسکن شاہ | " " زیارت |
| ۳۶ | ۸۵۵۹ کیوے ذی مسٹر انوار الرحمن | بدر چیف آفسیشن پانگ |
| | | ڈپارٹمنٹ کوئٹہ |
| ۳۷ | ۲۷۱ یو این مسٹر ناصر شاہ | رئیس قارٹ آفیسر مستونگ |
| ۳۸ | ۹۶۲۲ کیوے انج مسٹر اختر بازی | مہتمم جنگلات زیارت |
| ۳۹ | ۹۰۵۹ کیوے انج دزیر جنگلات بلوچستان وزیر جنگلات بلوچستان | |
| ۴۰ | ۳۸۳۸ " " | " |
| ۴۱ | ۱۰۷۳ کیوے بے " " | " |
| ۴۲ | ۱۱۷۹ کیوے بے " " | " |
| ۴۳ | ۳۹۸ ۲۸ یو این مسٹر شاہ حسن | ڈاکٹر کشہر سائل کنزرویشن ۲۸۵۰ روپے |
| | | مستونگ |

پنس موکی جان: جناب اس میں مولانا صاحب نے جو گاڑیوں کی تفصیل دی ہے یہ ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ اور لوگوں کے پاس آپ کی گاڑیاں نہیں ہیں میں آپ کو ایک گاڑی کا بتا دوں فلات میں آپ کی پارٹی کا ایک بہت بڑا آدمی ہے اس کی ڈیوبی میں دو گاڑیاں ہیں ایک ہیلتھ کی ایک آپ کی اگر کہتے ہیں تو کل تک آپ کو نمبر بھی دے دوں گا۔ ایک ہیلتھ سے ہے اور ایک آپ سے ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں آپ سے ہے اگر آپ کہتے ہیں تو کل تک میں نمبر بھی دے دوں گا۔

مولانا عبدالواسع (وزیر زراعت): اگر کوئی دوست کچھ دن یا بھت کیلئے لے گیا تو نجیک ہے لیکن مستقل نہیں ہے۔

پنس موسیٰ جان: جناب میں مولانا صاحب سے کہوں گا کہ پچھے ماہ سے اس شخص کے پاس ہے اور اب بھی ڈیوپی پر ہے جس نمبر اور جو شخص اس کو چلاتا ہے میں سب کچھ اس کو پیش کر سکتا ہوں۔
جناب اسٹاکر: آپ ان کو دے دیں۔

مولانا عبدالواسع (وزیر زراعت): آپ میرے دفتر میں آجائیں نہ رہے دیں ویکھ لیں گے کہ کس کے پاس ہے اور کب سے ہے۔

X ۲۲۳ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جنگلات و ماحولیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے متعلقہ اور اس سے متعلقہ حکاموں / اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر ایکمیں پراجیکٹ کی ضلع و اتفصیل کیا ہے نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ ایکیم پراجیکٹ اور ضلع و اتفصیل کیا ہے؟

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر ایکیم پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ تاریخ اشتہار، نینڈ رز بمعہ نام نجیکدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخوا ہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام رائکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے۔ اس کی وجہات کیوں۔

(ج) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے دوران شروع کئے گئے متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر ایکیم پراجیکٹ تھیں کس مرحلے میں؟ ضلع و اتفصیل دی جائے۔

وزیر جنگلات:

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے متعلقہ اور اس سے متعلقہ حکاموں / اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر ایکمیں پراجیکٹ کی ضلع و اتفصیل، نیز ترقیاتی وغیر

ترقیاتی میں مختص کی گئی رقم۔ اور ہر اسکیم/پروجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم/پروجیکٹ اور ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

| نمبر شار | اسکیمات کا نام | اضلاع | حکومت بلوچستان کا حصہ | دولہ بینک کا حصہ | نسل |
|----------|--|--------|-----------------------|------------------|--------|
| ۱۔ | بیرونی امداد (اتلی) کی اسکیم تین الاعاقاتی شرائی مخصوص برائے تحفظ و ترقیاتی بالائی رقبہ جات مستونگ | مستونگ | ۲۶۹۷۲ | ۳۴،۵۰۳ | ۵۲،۸۷۵ |
| ۲۔ | بیرونی (دولہ بینک کے قرض کے پروجیکٹ | | | | |
| ۳۔ | ترقی و انتظام زیریارت جو نجی فارست زیریارت تحفظ و بکھری بڑا رکنی پلٹن پھل پارک کوئے | زیارت | ۱۶۹۷۸ | ۷۷۰۲۷۰ | ۷۷۰۱۸۸ |
| ۴۔ | ریگ بندی پروجیکٹ کوادر پائلٹ پروجیکٹ برائے سماں رقبہ آب گیر | کوادر | ۵۰۰۷۱ | ۵۸،۳۷۰ | ۶۱۰۳۹۸ |
| ۵۔ | دچاگاہ زیریارت ترقی شعبہ مخصوص بندی بکھری دیگلات بلوچستان | کوئے | ۰۰۲۷۹ | ۱۸،۳۳۱ | ۱۱۰۷۶ |

| نمبر شمار | اسکیمیات کا نام | | | | | | |
|---------------------|--------------------|---------------------|--------------------|---------------------|--------------------|---|--|
| | اٹلاع | لائک کا کل تجیہ | | | | | |
| دولہ بینک کا حصہ | بلوچستان کا حصہ | دولہ بینک کا حصہ | بلوچستان کا حصہ | دولہ بینک کا حصہ | بلوچستان کا حصہ | دولہ بینک کا حصہ | دولہ بینک کا حصہ |
| - | - | ۹۰,۵۰۰ | ۲,۹۱۵ | - | ۳,۹۱۵ | فلاٹ موئی خیل | سالانہ ترقیاتی پروگرام استحکام برائے بھل پارک |
| - | - | ۱,۰۰۰ | ۳,۰۰۰ | - | ۳,۰۰۰ | کوئی، بڑوب، زیارت، فری مراد بھالی، اوچل | بروپی (فلات) موئی خیل (اور الائی بھال و انتظام پودہ جات خصدار، اوچل |
| - | - | ۱,۰۰۰ | ۲,۹۰۰ | - | ۲,۹۰۰ | گوار، اوچل | بھالی دیکھ بھال سندھی پودہ جات سینیائی بھکت، جھوپی |
| - | - | ۰,۹۹۰ | ۲,۸۱۰ | - | ۲,۸۱۰ | کوئی | بھتری زدوجی کیل گارڈن، کم بردا بریٹنگ فارم، اور قفرنگی پارک کرنٹس، کوئی |
| - | - | ۰,۳۷۵ | ۰,۳۷۵ | - | ۰,۳۷۵ | موئی خیل | تجرباتی مطالعہ اور ریکارڈ (توسیعی) برائے زندگان پودہ جات کو علاقہ لکھری (موئی خیل) میں لگا |
| - | - | ۰,۱۱۵ | ۰,۵۵۷ | - | ۰,۵۵۷ | کوئی | کوئی سایر پودہ روز کے طرفین پوچے اگا |

| نمبر شمار | | ۱۹۹۸-۹۹ء کیلئے جو رقم میں | | | | ۱۹۹۸-۹۹ء کیلئے اخراجات نیصد میں | | | | نمبر شمار | |
|--------------|-----|---------------------------|---------------------|--------------------|---------------------|------------------------------------|---------------------|--------------------|---------------------|--------------------|---------------------|
| نیصد | رقم | بلوچستان کا حصہ | دولہ بینک کا حصہ | بلوچستان کا حصہ | دولہ بینک کا حصہ | بلوچستان کا حصہ | دولہ بینک کا حصہ | بلوچستان کا حصہ | دولہ بینک کا حصہ | بلوچستان کا حصہ | دولہ بینک کا حصہ |
| - | - | - | - | - | ۲۲% | - | - | ۰,۲۲۲ | - | - | ۰,۱۰۰ |
| - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | ۰,۵۰۰ |
| - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | ۰,۵۰۰ |
| - | - | - | - | - | ۱۶% | - | - | ۰,۰۹۳ | - | - | ۰,۳۷۵ |
| - | - | - | - | - | ۸۷% | - | - | ۰,۱۰۰ | - | - | ۰,۱۱۵ |

- (ب) جہاں تک ہر ایکم پروجیکٹ کی فیصلہ محیل کا تعلق ہے۔ جزو (الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔ جنکے میں کی تفصیل، از کم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال درج ذیل کاموں کے مبنی ہوئے ہیں۔
- (۱) بلوچستان نیشنل ریسرووس میجھٹ سب پروجیکٹ چلنی پیشل پارک۔

(۲) بلوچستان نیشنل ریسورس میچنٹ سب پرو جیکٹ گواہتارخ اشتہار۔ مورخ ۱۹۹۸-۸-۹، تاریخ
وصول مورخ ۱۹۹۸-۹-۹۔

نام مُحکیمدار حاجی اللہ رکھاولد فیروز الدین برائے ضلع کوئٹہ۔

نام مُحکیمدار خدا بخش دشی، برائے ضلع گواہر رپورٹ تیار کرنے کے بعد تمام کانفرنسات
ورلڈ بینک کو برائے این۔ او۔ سی بھیجا گیا۔ ورلڈ بینک نے این۔ او۔ سی مورخ ۱۹۹۸-۱۲-۹ کو بھیجا۔ ورک
آرڈر مورخ ۱۹۹۸-۱۔ ۲۵ کو ایم۔ سی۔ ایسوی ایٹ مُحکیمدار حاجی اللہ رکھا کے نام جاری ہوا۔ جو کہ چلپن
ہزار گنجی نیشنل پارک سب کے کاموں کی ہے اور ورک آرڈر مورخ ۱۹۹۸-۱۲-۲ کو خدا بخش دشی مُحکیمدار کے
نام جاری ہوا۔ جو کہ گواہر سب پرو جیکٹ کے کاموں کی ہے چلتی نیشنل پارک کے کام شروع ہو چکے ہیں
اور کام جاری ہے۔ ۵ فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ گواہر اور سب پرو جیکٹ کے کام شروع ہو چکے ہیں۔ اور
کام جاری ہیں۔ تقریباً ۵ فیصد کام مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) جاری (مرمت) اسکیمات کا نام ہرونی امداد (اٹی) کی اسکیم۔

(۱) ہین العلاقائی شرکتی منصوبے برائے تحفظ و ترقیاتی بالائی رقبہ جات مستوگ۔ یہ اسکیم مالی سال
۱۹۹۸-۹۷ میں مکمل ہو گئی تھی جبکہ اٹی کی حکومت نے اسے جاری رکھنے کو کہا اور یہ اسکیم جون ۱۹۹۹ء میں
مکمل ہو جائے گی۔

(۲) ترقی و انتظام زیارت جو نیپر فارست زیارت۔

(۳) تحفظ و بہتری ہزار گنجی چلتی نیشنل پارک کوئٹہ۔

(۴) ریگ بندی پرو جیکٹ گواہ۔

(۵) پائلٹ پرو جیکٹ برائے بحالی رقبہ آب کیر و چاگاہ زیارت۔

(۶) ترقی شعبہ منصوبہ بندی مکمل جنگلات بلوچستان۔

یہ تمام اسکیمات دسمبر ۱۹۹۹ء میں مکمل ہو جائیں گی تاہم ان کی مرمت کا کام جون ۲۰۰۰ء تک جاری رہیگا۔
جناب اپنیکر: کوئی ضمیم نہیں۔

۲۵۰ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جنگلات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال حکمرانی میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں ان تمام آسامیوں کی تفصیل بعد گرید مطلوبہ ضلع رہائش تعلیمی محکمانہ و دیگر تربیتی کورسز و دیگر مطلوبہ اہلیت، تاریخ اشتہار بعد نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقرر کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بعد ولدیت، پیغام، ضلع رہائش، تاریخ و مقام انتزرو یا اور حاکم انتزرو یو کنندہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ امیدواروں میں سے مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کروہ امیدواروں کے نام بعد ولدیت، پیغام، ضلع رہائش تاریخ درخواست، تعلیمی، اہلیت، محکمانہ، و دیگر، تربیتی کورسز کی تفصیل نیز تاریخ انتزرو یا حاکم انتزرو یو کنندہ کمیٹی، تاریخ بھرتی، گرید اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر جنگلات:

جواب ضمیم ہے لہذا اسکلی لا بحری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: سوال نمبر چھ سو پچاس کو پڑھا ہوا تصویر کیا جائے کوئی ضمیم سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس میں پھر گزارش کروں گا کہ اس کوڈ ڈیفر کیا جائے میں نے اس پر تیاری نہیں کی ہے جناب والا جب منتظر صاحبان بار بار آتے ہیں ان کے سوالات تیار نہیں ہوتے ہیں ڈیفر ہوتے ہیں اگر ہم لوگ کسی ایک کمیس میں روئٹ کرتے ہیں اور آپ اس کوڈ ڈیفر نہیں کرتے ہیں یہ زیادتی نہیں ہے

جناب اپیکر: آپ دیکھیں ڈیفر کے لئے جواز ہوتا ہے وجہ یہ ہوتی ہے کہ جواب نہیں آئے ہے بے یہاں جواب بہت بڑا ضمیم پڑا ہوا ہے جواب نہ آتا تو ہم اس کوڈ ڈیفر کرتے جواب آپ کے پاس ہے۔

عبدالرحمٰم خان مندوخیل: جناب جواب نہ آنے والا ڈیفر ہوتا ہے اور یہاں جب سوال آئے تو متعلقہ وزیر جب تیار اس کے لئے نہ ہو تو ڈیفر ہو جاتا ہے۔ ابھی جب فخر صاحب یہ کہہ دیں کہ میں اس وجہ سے تیار ہوں ڈیفر کریں۔ آپ ڈیفر کر لیتے ہیں اور جب ہم کہتے ہیں موقع نہیں ملتا ہے۔

جناب اپسیکر: میں نے اب تک کوئی ڈیفر نہیں کیا ہے۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر): جناب پاؤں کث آف آرڈر۔ جناب میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ اس وجہ سے ڈیفر ہوا ہے اور فخر نے کہا ہو میں تیار نہیں ہوں یہ ضرور ہے کہ جواب موصول نہ ہو اور تو یہ ڈیفر ہوا ہو۔ آپ جواب سے مطمئن نہ ہوں تو یہ ڈیفر ہوا ہو۔

عبدالرحمٰم خان مندوخیل: جب وزیر متعلقہ تیار نہ ہو تو بار بار یہ ڈیفر کے گئے ہیں۔

جناب اپسیکر: چھوڑیں جی آپ کیوں الجھتے ہیں جواب آچکا ہے نہیں ہو چکا ہے آپ اگر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو نجیک ورنہ آگے چلتے ہیں۔

X ۱۷۸۷ سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: (۲۳ مئی ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا)

کیا وزیر جنگلات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک انتہائی قیمتی ورش کی حامل ذیارت جو تیہر جنگلات سے جنوری ۱۹۹۸ء میں تقریباً ۳۰۰ درخت ناجائز طور پر کائے گئے ہیں

(ج) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ان کو رہ درخت کا نئے والے ملزم ان اگرفتار ہوئے اور ان کے خلاف کیا کار رہی ہوئی۔ نیز اگر جواب نئی میں ہے تو وجہ بتائی جائے۔

وزیر جنگلات: جواب ایوان کی میز پر رکھا ہے۔

جناب اپسیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

جناب اپسیکر: یہ جواب مولا ناصاحب موصول نہیں ہوا ہے میرے پاس نہیں ہے۔

میر محمد اسلم چکی: جناب یہاں کسی نے کہہ دیا ہے کہ جواب ایوان کی میز پر ہے اور میز پر بھی نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: مولا ناصاحب یہ جواب نہیں آیا ہے کیا اسکے متعلق ہے اسکا جواب آج دینا چاہئے تھا۔

مولانا عبد الواسع (وزیر راعت): اس اجلاس میں ان کو جواب دے دیا جائے گا۔

میر محمد اسماعیل پچکی: جناب یہ سوال گزشتہ اجلاس میں بھی کیا گیا تھا۔

مولانا عبد الواسع (وزیر راعت): جناب یہ جواب آسمی میں پہنچا دیا تھا پذیر نہیں کیوں جواب نہیں آیا۔

جناب اپیکر: آپ کا فرض بتاہے انکوئی ہوگی میں اس کو ذیفر کرتا ہوں۔

X ۲۰۲۷ میر محمد اسماعیل پچکی: کیا وزیر جنگلات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں فارست گارڈ اور گیم و اچر زکی کل آسامیوں کی تعداد اور ان پر سالانہ خرچ کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ب) نیشنل پارک سنگھری کی کل تعداد کتنی ہے۔ نیز کیا حکومت ان کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس سلسلہ میں اب تک کیا اقدامات انجامے ہیں، تفصیل دی جائے۔

وزیر جنگلات: (جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اپیکر: سوال مؤخر کرو یا گیا۔

X ۵۹۱۵ سردارست رام سنگھ:

کیا وزیر بہبود آبادی از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں خبر و اور بختری آباد بہبود آبادی سنیٹر زکی طرح کل کتنے ایسے بہبود آبادی سنیٹر ز موجود ہیں جہاں پر متعدد اشاف غیر حاضر ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ غیر حاضر اشاف کی تجویہ ہیں برآمد ہوئی ہیں اور ان سرکار کو مہاہنہ ادویات کا کوئی بھی دیا جا رہا ہے۔

(ج) اگر جز (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہات کیا ہیں؟ تفصیل دی جائے۔

وزیر بہبود آبادی:

(الف) صوبہ میں بہبود آبادی کا کوئی بھی ایسا سینٹر نہیں ہے کہ جہاں پر متعین اشاف غیر حاضر ہو۔

(ب) بخیار آباد بہبود آبادی سینٹر میں تمام اشاف موجود ہے اور مسز عاصمہ احسان بطور فیملی دلپیش روکر انجارج سینٹر کام کر رہی ہیں بہبود آبادی سینٹر خیر وہ کی انجارج رتی بی بی اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہے اور اس کے خلاف محکمانہ تادبی کا رروائی کی جا رہی ہے ملک بہبود آبادی کی معافانہ نہیں وقایوں تا سینٹر کا معافانہ کرتی رہتی ہیں اور جو اشاف اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر پایا جاتا ہے ان کے خلاف محکمانہ کا رروائی کی جاتی ہے۔

(۱) بہبود آبادی سینٹر خیر وہ کے غیر حاضر اشاف کی تجوہ ایں بند ہیں اور ان کے خلاف تادبی کا رروائی کی جا رہی ہے۔

(۱۱) بہبود آبادی کے سینٹروں کے لئے ادویات کے مینڈر کال کئے گئے ہیں اور تمام مینڈر رون کوور لند بینک (WORLD BANK) کی منظوری کے لئے اسلام آباد بھیج دیا گیا ہے۔ ورلڈ بینک سے منظوری کے بعد ادویات خریدی جائیں گی اور تمام سینٹرز کو ارسال کر دی جائیں گی تا حال سال ۹۹-۹۸ء کے دوران ادویات کا کوئی کوئی کسی بھی سینٹر کو فراہم نہیں کیا گیا۔

(ج) بہبود آبادی سینٹروں کے تمام اشاف اپنی ڈیوٹی پر موجود ہتا ہے غیر حاضر اشاف کو تجوہ ایں نہیں دی جاتیں اور ان کے خلاف محکمانہ کا رروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ صرف ان اشاف کو تجوہ ایں دی جاتی ہیں جو اپنی ڈیوٹی پر موجود ہو ہے۔

جناب اپنے میرے صاحب آئے تھے اور مجھے کہہ کر گئے تھے کہ میری جگہ جواب جعفر خان صاحب دیں گے۔ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہوتا دریافت فرمائیں ضمنی نہیں ہے۔

X ۲۹۵ اکٹر تارا چند:

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) ملکہ متعلقہ کا چارج سنپھالنے کے بعد مستقل عارضی، سالانہ، ایئر باک یا کنٹریکٹ بنیادوں پر کل

کس قدر ملازمین بھرتی کے گئے ہیں مکمل تفصیل دیجائے۔

(ب) محمد کا چار ج سنبھالنے سے لیکر اب تک کس قدر اہلکاروں / آفیسروں کو ترقیاں دی گئی ہیں نیز گرید ۱۲۶ اور اوپر کے آفیسر ان کی فہرست بعد جائے تعیناتی، عہدہ، گرید، و درائی تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

وزیر، ہم بود آبادی: (جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا۔)

جواب ختم ہے لا بحری میں ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس کا جواب میز پر رکھ دیا گیا ہے یہ تو کوئی جواب نہیں ہے جواب پہلے مٹا چاہئے۔ اب جب میز پر رکھ دیا گیا ہے کیا ہے کیا یہ جواب قابل قبول ہوتا ہے کیا اس پر ضمیں سوال ہو سکتا ہے۔

جناب اپسیکر: نبیل تو آج ہی اجلاس کے دن ہوتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تمیک ہے ہمیں نہ ملے گئے متعلقہ سوال کرنے والے کو تو پہلے سے مٹا چاہئے روں ہے۔ اس باؤس میں ہے۔

جناب اپسیکر: عبدالرحیم خان صاحب مجھے بار بار کہنا پڑتا ہے کہ ہم چھ سال اکھنے رہ کرائے ہیں ایسے ہی ہوتا ہے کہ آپ جب تشریف لاتے ہیں تو آدھ گھنٹے قبل ہی جوابات نبیل پر رکھے جاتے ہیں اور ان پر ضمیں سوال ہوتے ہیں یہ ایوان کی میز پر آٹھیا ہے ضمیں سوال کر سکتے ہیں روں بن رہے ہیں اس میں ترمیم لے آئیں آئندہ یہی کریں گے آگے چلیں جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس پر تمام باؤس متفق تھا جو سوال کرنے والے ہیں اسکو ایک دن پہلے اس کا جواب مٹا چاہئے۔

جناب اپسیکر: The honourable Member whose question is being

discussed now is not present and you are on his behalf

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ سوال باؤس میں گایا یہ باؤس کی ملکت ہو گیا تو ہم بات کریں

گے کہ یہ بے اصولی ہے۔ قواعدِ کیخلاف ہے ہم سب متفق ہیں بسم اللہ خان اس پر کچھ حقائق کے بارے میں بات کرے۔ میں میر سے پوچھوں گا کہ اس پر بات کریں۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر 695 پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔ عبدالریحیم خان مندوخیل نے دریافت فرمایا۔

جناب اپسیکر: کوئی ضمنی سوال۔

عبدالریحیم خان مندوخیل: جناب کوئی ضمنی سوال تو نہیں ہے لیکن ایک بات ہے کہ اس کا جواب تمام ممبر ان کو ملتا چاہے اور نیبل پر رکھا ہوا ہے لکھا گیا ہے اور نیبل پر بھی نہیں ہے کسی کو جواب ملتا بھی نہیں ہے صرف اس طرح سے نیبل پر رکھ دیا گیا ہے لکھ دیتے ہیں۔

جناب اپسیکر: عبدالریحیم خان صاحب مجھے بار بار کہنا پڑتا ہے کہ ہم دونوں اعلیٰ ادارے میں رہ کر آئے ہیں ایسا ہی ہوتا ہے ہمارے آئے سے آدھ گھنٹہ پہلے نیبل پر جوابات رکھے جاتے ہیں اور اس پر ضمنی سوال ہوتے ہیں یہ بھی ایوان کی نیبل پر جواب اگیا ہے اس پر ضمنی سوال کر سکتے ہیں روں میں تراجم ملے آتے ہیں۔

عبدالریحیم خان مندوخیل: جناب اس پر ہاؤس متفق تھا اور بات ہو چکی تھی جو سوال کرنے والا ہے اس کو جواب ایک دن پہلے ملتا چاہے تھا یہاں ایوان میں رکھ دینا اصول کیخلاف ہو گیا اور ڈیٹرینیٹس کیا اگرچہ حرک بھی نہیں ہے ہم نے پوچھا اس پر بات کر سکتے ہیں بسم اللہ خان ذرا بتا سیں کہ اس مسئلے کے متعلق بتا سیں۔

بسم اللہ خان کا کڑ۔ جناب میں اس سے متفق ہوں جیسا کہ آپ نے اس دن کٹ موشن پر ونگ دی کہ کٹ موشن کے لئے جو مہلت انہوں نے مانگی اور اب ان کے سوالات پر ہی اس کے بعد میں کٹ لانا پڑے گا اس دن یہ ہوا لیکن میں اصولی طور پر متفق ہوں سوال کنندہ کو موقعہ ملتا چاہے لیکن آج تک اس بیلی کے روں برنس میں یہ نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: ہمارے جو اس بیلی کے نئے قواعد ہیں وہ کمیٹی کے پاس ہیں آپ اس کے پھر میں ہیں

اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور رولیٹ کے مطابق صوبائی اسمبلی یا قومی اسمبلی یا سینٹ میں آدھ گھنٹہ قبل نیمیل ہوتے ہیں اس کے بعد غمنی سوال ہوتے ہیں۔

X ۲۹ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت حکم کے زیر استعمال یانا کارہ گاڑیوں کی تعداد کتنی ہیں نیز یہ گاڑیاں جن جن آفیروں ایمکاراں کے زیر استعمال ہیں ان کے نام عہدہ گریہ جائے تھیں اور گاڑی نمبرز کی تفصیل دی جائے۔

(ب) ۱۹۹۸ء کے دوران گاڑیوں کی مرمت اور ترقی گاڑیوں کی خریداری پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہیں خریداری مرمت کیلئے کیا طریقہ کار احتیار کیا گی ہے مجتعی بحث کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر بہبود آبادی: (جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا)

جناب اپسیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔

X ۱۱۷ میر محمد اسلام گنجکی:

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

صوبہ میں بہبود آبادی کے کتنے مراکز کام کر رہے ہیں ان کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر بہبود آبادی: (جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا)

جناب اپسیکر: سوال نہ رسات سو گیارہ کوپڑھا ہوا تصور کیا جائے اس میں کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

میر محمد اسلام گنجکی: جناب اس میں وہی پہلے والی صورت حال ہے جو عبدالرحیم خان مندوخیل کھر رہے تھے میں آج ہی اس وقت اس کو نیمیل پر دیکھ رہا ہوں کیسے ضمنی سوال کر سکتے ہیں ان کی بات پر غور کرنا چاہئے، اس میں میر ضمنی سوال ہے کہ صوبہ میں بہبود آبادی کے 73 مراکز کام کر رہے ہیں اس میں اضلاع کے نام دئے ہیں اس میں کھران ڈویشن کا کوئی نام نہیں ہے اور ضلع وار تفصیل نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: اس کا ذکر ہے کھران کے دواضلاع نجکور میں تین سینٹر ہیں اور ضلع

تریت کے تین سینٹر ہیں اور آواران نظر نہیں آ رہا ہے اس میں کوئی سخت نہیں ہے۔

میر محمد اسلم پچکی: کوئی آواران کے لئے سینٹر یا غور ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: اگر کوئی اسکیم آئی تو ضرور دیں گے سخت۔ اور آواران کے لئے یقین دہانی کرتے ہیں جو رہ گئے ہیں۔ ہمیں تھک ہے یہ سینٹر وہاں نہیں ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس میں پیش کے انہوں نے تو سخت بتائے ہیں کیا اسکے نام بتادیں گے۔ کیا انہوں نے درود کیا ہے ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں اس کوڈیفر کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: کل بتادیں گے۔ ہمارے وزیر صاحب دورے پر جاتے ہیں وہ بتادیں گے متعلق افسر درے کرتے ہیں۔ میں اس کی تفصیل بعد میں بتادیں گا اور جو سخت کام نہیں کر رہا ہے اس کا نام بتائیں ہم اسکے لئے بعد میں بتادیں گے۔

جناب اپنے کر: عبد الرحیم خان مندو خیل۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: پواخت آف آرڈر جناب جب چونہیں تاریخ کو کٹ موشن پیش کے جارہے تھے ذیماں اس میں ہمارے کٹ موشن تھی تعلیم کے بھکے میں خروبرد اور سرومنز کے فروخت کے بارے میں ہماری کٹ موشن تھی اور جب یہاں کٹ موشن مسترد ہوئی تو اس پر ہم نے احتجاج کیا اور واک آؤٹ کیا لیکن یہاں آج اخبار میں غلط طرز پر پیش کیا کہ اپنے کر نے اجازت نہیں دی اور واک آؤٹ کیا میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس پر احتجاج کیا تھا بجٹ کے معاملے پر اور حکومت نے اس کو مسترد کیا صحیح نہیں تھا پھر منہ صاحبان مکسی صاحب دیگر معزز زمہر آئے اور انہوں نے کمٹٹ دی جو سرومنز فروخت کے جارہے ہیں خروبرد کی کاروائیاں ہیں ایسے ہی بجٹ میں جو پی ڈی ایس پی میں ناجائز کام ہوئے ہیں ان سب کی اصلاح کی جائے گی اس لئے ہم یہاں آئے اور وزیر اعلیٰ صاحب کی تقریر کے دوران اپوزیشن یہاں پہنچی رہی اور ان کی تقریریں۔ لیکن اخبار نے اسکو غلط پیش کیا اور کل جناب والا یہاں ہاؤس میں وقف سوالات تھا تو اس میں میرے سوالات تھے۔ اسلم پچکی صاحب کے سوال تھے سوال کا وقت جاری تھا جب ہم نے پہنچری کی گزارش کی تو ایک طرف ڈپنی اپنے کر جو اپنے صاحب کی چیز پر بیٹھے ہوئے

تھے۔ انہوں نے ہمیں اجازت نہیں دی جو اجازت دینا چاہئے تھی دوسری طرف حکومت نے بحث مجھے اہم مسئلہ پر ہم نے اسملی کو چلانے کے لئے تعاون کا اعلان کیا اور جب ہمارے سوالات کا گھنٹہ جاری تھا وقت نے دیا واضح کرنا چاہتا ہوں اگر ہم ہاؤس کو اس طرح چلانیں گے حکومت کے ساتھ ہم تعاون کریں تمام مفسر کے ساتھ تعاون کرتے ہیں پارلیمانی مفسر نہیں ہے وہ بتائے رول کیا ہیں اور آپس میں تعاون کرے کیسے سوالات پڑیں ہو گئے ممبر ان کو موقع دیا جائے گا یا نہیں پارلیمانی امور تو یہاں نہیں ہیں اس کی ساری ذمہ داری چیف مفسر صاحب پر ہے یہ ذمہ داری سینئر مفسر صاحب پر کہ تمام پارلیمانی آفیز ہم جو ذمہ داری کریں گے ہم یہ گزارش کرتے ہیں اسپر ہمیں افسوس ہے جب کل ہم نے واک اوت کیا تو ہم ان کی خاطر آگئے ہمیں اسملی کا بایکاٹ کرنا چاہئے تھا اس طرف سے بالکل تعاون نہیں ہے ایسے اسملیاں نہیں چلتی ہیں ہم ان کا احترام کرتے ہیں ہم حکومت سے گزارش کرتے ہیں آئندہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرے کمٹٹی کریں۔

جناب اپیکر: شکریہ میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ حکومت کی جانب یہاں پر وہب نہیں ہے وہب ہوتا ہے جو حزب اختلاف اور اقتدار میں کوارڈینیشن کرتا ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ مقرر کریں تاکہ اسملی کے مسائل یہاں حل ہوں شکریہ آئندہ ایسا نہ ہو گا۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: جناب اپیکر عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب ہمارے معزز ممبر ہیں میں حکومت کی طرف سے یقین دہانی دلاتا ہوں کہ ہم اسملی کو جیبوری انداز سے چلانیں گے یا اسملی کا جتنا حق ہے اس سے بھی زیادہ ان کو دلائیں گے یہ فرم ان کے لئے ہے روڑ آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں لیکن فریڈری پیپلز کی طرف سے مکمل تعاون ہو گا۔

جناب اپیکر: شکریہ ہونا بھی ایسے چاہئے۔

بحث بابت سال 2000 - 1999 پر عام بحث

جناب اپیکر: مولا نا اللہ داد خیر خواہ بحث پر اپنے خیالات کا اعلان فرمائیں۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ (وزیر): الحمد لله و كفا بسم الله الرحمن الرحيم (عربی)
جناب اپیکر اگر میں بحث کے بارے میں یہ عرض کروں کہ اس موجودہ نظام کے تحت صرف ہماری اسملی کا

بجت نہیں بلکہ قومی اور چاروں صوبائی اسمبلی میں جو بحث پیش ہوتے ہیں جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ نہ ہے میں الاقوایی اصولوں کے تحت ہے اور نہ اسلامی اصولوں کے تحت ہے اور میں اس کو ہدایت کروں گا کہ کیوں نہیں ہے اور صرف اس موجودہ اسمبلی کے بارے میں نہیں ہے بلکہ جب سے ہمارے ملک کا یہ نظام بنتا ہے اس بحث کو پیش کر رہا ہے یہ خامیاں اس نظام کی وجہ ہیں بحث کا معنی میرانیہ ہے اب میرانیہ کے کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آمدی اور خرچ کو منظر کہ کر ضروریات زندگی کو ایک خاص توازن سے پورا کرنا میرانیہ کہلاتا ہے اب ہمارے ملک میں آمدی بھی ہا معلوم ہوتی ہے اور اخراجات اگر معلوم ہوں تو اس بنیاد پر اس کا اندازہ نہیں کیا جاتا ہے کہ اخراجات کس بنیاد پر کے جائیں ضرورت مقدم ہے سفارش مقدم ہے اور یا زور کی بات ہے یہ ساری چیزیں ہمارے بخوبی میں اثر انداز ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت ہی ایسی چیز ہے جس کو پیش نظر کہ بحث بنیاجائے تو بہتر ہو گا اب جب ہمارے ہاں بحث بنتے ہیں اول تو اپنے علاقے اور صوبے کا کوئی حساب نہیں لگایا جاتا کہ کون سی ضرورت زیادہ اہم ہے اور کون سی زیادہ اہم ہے بلکہ چاہے وہ حزب اختدار میں ہوں یا حزب اختلاف میں ہوں ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنے حلقے کے لئے زیادہ سے زیادہ روپے حاصل کروں اور اپنے حلقے میں کام کرنے کے لئے زیادہ رقم مختص کے جاتے ہیں ان پر اعتراضات ہو جاتے ہیں اور اس اعتراضات کو دور کرنے کے بعدے کے جاتے ہیں مگر سال کے آخر میں دیکھتے ہیں کہ جن کو شکایت ہے وہ شکایت بخارتی ہے اور جن کو ضرورت ہے وہ ضرورت بخارتی ہے میں عام طور پر یہ کہوں گا کہ میرانیہ بناتے وقت مشورہ۔ یہ حق میں حزب اختلاف کو بھی دونوں کا اس میں اس سے ضرور مشورہ کیا جائے چاہے یہ دور ہو یا دوسرا دور جو بھی حزب اقتدار میں وہ اسمبلی کے تمام ممبر انکو مشورے کی حد تک ضرور شامل کرے اور مشورے میں یہ ضروری نہیں کہ جو مشورہ دیا جائے وہ مان لیا جائے لیکن اگر سہ مشورہ ماننے کا تو ضرور مانتا جائے اگر اس طریقے سے ہم بحث بنانے کا فیصلہ کریں تو جو ہر حلقے کی ضروریات ہیں اپنے حلقے میں پوری ہو جائیں گی اور کسی کو شکایت نہیں ہوگی دوسری بات یہ ہے کہ جو رقم بحث میں لا آئی جاتی ہے اس کی حفاظت کی بات ہے میں یہ اس بحث کے مالکان سے نہیں بلکہ اس سے پہلے جو پاس ہوئے ہیں اور اب بھی مجھے خبر ہے اس کی صحیح معنوں میں اس کی

حافظت نہیں کی جائے گی حضرت یوسف علیہ اسلام نے اپنے آپ کو اگر وزیر خزانہ کے طور پر پیش کیا تو ساتھ یہ بھی کہا مجھے زمین کے خزانوں کا مالک بنایا جائے اس لئے کہ میں حافظت بھی جانتا ہوں میں ان کا حساب رکھنا اور حساب رکھنے کا علم بھی رکھتا ہوں اب یہ صرف وزیر خزانہ کی ذمہ داری نہیں ہے خاص کر حکومت میں سب وزراء صاحبان ہیں ان سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس حفاظت کے لئے اپنا فرض ادا کریں اور حزب اختلاف کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر کہیں یہ حفاظت نہیں ہو رہی ہے تو وہ بلا روک نوک اس کی نشان دہی کرے اور اسی طرح اس کا حساب خازن صاحب وزیر خزانہ صاحب خود اس کا حساب رکھے اور حساب دوسروں کو دے خازن کی یہ ذمہ داری ہے وہ حساب دے کہ میں نے یہ خزانہ کہاں خرچ کیا ہے یہ میں اس اسلوب کے لئے نہیں کہدا ہوں یہ ہر وزیر خزانہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ سال کے آخر میں حساب دے کہ یہ بجٹ پیش ہوا اور یہ جو میرے پاس پہنچے آئے کہ میں نے کیسے خرچ کے ہیں عملی ثبوت دے کہ یہاں خرچ ہوئے اور انصاف کے ساتھ خرچ ہوئے جو میری ذمہ داری بنتی ہے میں اپنی حکومت میں ہوتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی مدد کرتے ہوئے یہ ضرور کہوں گا کہ اس میں ہم سے کمی ہوتی ہے نہ ہم پہلے باقاعدہ حساب رکھتے ہیں اور نہ بعد میں حساب دیتے ہیں بھائی اس طرح بجٹ خرچ ہوا ہے اور یہاں یہاں خرچ ہوا ہم نے کبھی نہیں کیا اور اگر کسی نے کیا ہے تو مجھے اس کا علم نہیں ہے تیسری بات یہ ہے کہ بجٹ رکھتے وقت بھی یہ بات مدنظر رکھی جاتی ہے اگر ایک سڑک دس لاکھ سے پکی ہو سکتی ہے تو اس کے لئے چالیس لاکھ رکھتے ہیں چالیس لاکھ اس لئے رکھے جاتے ہیں کہ اس بجٹ میں اس چالیس لاکھ میں چھار اسی سے لے کر وزیر اعظم نکل سکتا ہے احمد ہوتا ہے اللہ ہمیں معاف کرے اب افران صاحبان ہیں پرسند کو اپنا حق سمجھتے ہیں جو پرستی نہیں دیتے ہیں ان کے کام رکے رہتے ہیں ان کے کاموں میں رکاوٹ آتی ہے اور وہ کام تھیں کونہیں پہنچ سکتا ہے مجبور یا کہنا پڑتا ہے کہ جہاں مجبوری ہو آپ رشوت دیں دینے والا مجرم نہیں ہے لینے والا مجرم ہے اس لئے آپ مجبور ہے وہ نظام اور وزیر بھی مجبور ہے وزیر کے کام بھی بغیر رشوت کے نہیں ہو سکتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ پورا پاکستان مجبور ہے اور اپنی مجبوری کا اعتراف کرے تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ رشوت دینا گناہ نہیں ہے رشوت دینے والا گناہ گار ہے رشوت اگر مجبوری نہیں ہے تو پھر کم سے کم

جس وقت اس کو پڑھیں گے اس وقت آپ کے آفس کا نرم ہی ختم ہو گا۔ اس نے کیا کیا دن تھا وہ ملین سیوئی سکس الفاظ مشتعل ایک ایسا باریک پرنٹ بنایا جو میکنی فائز گلاس کے بغیر اس کا پڑھنا ممکن تھا اور ہوا کیا کہ وہ پریزیڈنٹ دوسرے مرن میں منتخب ہو گیا تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بحث بنانے والے اسی روایات اور اسی طریقہ کا رپورٹ کاربنڈ ہوتے ہیں اور یہ بحث بناتے ہیں۔ اس سے چیئٹر کہ میں بحث کی خامیاں اور خوبیاں بیان کروں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ موجودہ بحث عوام کی خوشحالی اور ترقی کے لئے نہیں ہے یہ بحث جو ہم بناتے ہیں یہ بحث یہ رپورٹ کریں ہم جیسے سیاستدانوں کے لئے بنتے ہیں اور اگر فائدہ پہنچتا ہے چند فور تھا اور تحریک کلاس ملازم میں کو جو ہر سر روز گا جیں ان کو تجوہ اعلیٰ اور اسی سے وہ روزگار کرتے ہیں باقی یہ ترقی و رفتی کا جو ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں مجھے تو نہیں نظر آتا۔ عوام کو آزادی، خوشحالی اور آسودگی دلانا ممکن بلند و بالگ اور مبالغہ آئیز دعووں کے سوا کچھ نہیں کیونکہ کرپشن، بعد عنوانی، رشوت، اولٹ ماراتنی عام ہے چکی ہے جس پر قابو پانا ممکن اور اصلاح احوال کی توقع رکھنا ممکن ہے، ہمارے تمام ادارے چاہے وہ وفاقی ہوں یا صوبائی ہوں آقریباً ناکام ہو چکے ہیں تعلیم کے نام پر بے قاعدگیاں مٹھکد خیز پست تعلیمی معیار صحبت اور علاج کیلئے ہمویات کی عدم فراہمی اور احتساب کی کمی دوائیوں میں ملاوٹ یہ تمام دجوہات ہیں جو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ بحث بنائے ترقی کی راہ پر لوگوں کو خوشحالی دے سکیں گے یہ ورنہ قرض لے کر واٹر سپلائی کے کروڑوں روپوں کی لاگت سے اسکیم بنائے گے۔ میں پچھلے دنوں بلکہ دس جون کے بعد آواران حلقوں میں جو بہت گرم علاقہ ہے دورے پر گیا ہوا تھا وہاں اس تھی ہوئی دھوپ اور گردی میں عوامیں اور پچھے میلیوں دور پانی لاتے تھے اور سمند کے بنے ہوئے نوئے پھوئے نیکس جو صرف پانی کے تصور کو سمیئے ہوئے دکھائی دیتے تھے اسکے سوا کچھ نہیں تھے۔ یعنی واٹر سپلائی جو روزوں روپے کے قرض کندھوں پر اٹھائے وہ ناکام ہیں اور پانی کیلئے لوگ تڑپ رہے ہیں۔ اس حقیقت سے کسی کو ان کاربیس کو صوبہ بلوچستان کے نصف حصے کے برابر ہے یہ اپنے وسائل اور معدنی دولت کے حوالے سے اور کم آبادی کے پیش نظر یہ نہ صرف پاکستان بلکہ میں کہتا ہوں پورے خطے میں اسی مرتبہ ایک وحدت ہے لیکن اس کو ایک کمتر دولت کو مغلوق الحال عوام کی ترقی اور آسودگی کی بجائے ہمارے ہی وسائل کو لوٹا جا رہا ہے اور ہمارا صوبہ ہر لحاظ سے محتاج اور پسمند ہو کر رہ گیا ہے یہیں یہ کیفر القوامی ریاست میں ہمارا بھی مطالبہ رہا ہے کہ ہمیں برابری کی نگاہ سے دیکھا جائے لیکن یہاں کے با اختیار

اور زور آور حکمران ہمیشہ اس نقطے پر اعتراض کرتے چلے آ رہے ہیں اور ہمیں ہمارے حقوق سے بہر آ کیا جا رہا ہے، ہم ترقی کی بات کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس صوبے کو بھی ہم ایکسوں صدی کے تقاضوں میں لانے کے لئے تیار کر رہے ہیں لیکن میں تو کہتا ہوں کہ ابھی تک بنیادی جوانفرائیگر infrastructure ہمیں ایکسوں صدی کا کیسا مقابلہ کرنا ہوگا۔ تو اس لئے ترقی کے نام پر یہ نظرہ دینا یہ دعویٰ کے سوا اور کچھ نہیں ہے میں تو سمجھتا ہوں جو چیز ہمارے پاس تھی اس سے ہم محروم ہے ہمیں کچھ دیا نہیں گیا فارسی کا اگر میں ایک جملہ استعمال کروں کہ آمدن بردن دشمن اس کی مثال درست ثابت ہوگی بجائے کہ ہم جو کچھ تھا اس کو بھی لیں گے لمبداً نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود صوبہ بلوچستان کے لوگوں پر جوتا رہا سلوک رکھا گیا اور مسلسل جاری ہے اب یہ وقت آ گیا ہے کہ ہم یہ فیصلہ کرے تمام بلوچستانی بغیر پارٹی اور قومیت کے سب بلوچستان کے بائی ہیں ملکر یہ فیصلہ کریں کہ جب وہ اپنے غصب شدہ حقوق حاصل نہیں کریں گے ایک منظم جدوجہد اس وقہنہ جاری رکھے جب تک ہم اپنے عوام کے قومی حقوق مکمل صوبہ خود مختاری اور آزادی حاصل نہ کر سکیں بجٹ کے فیکلش اینڈ فیکٹر کے بارے میں ہمارے ساتھیوں نے اختر جان اور مندو خیل صاحب آگے بولیں گے میں زیادہ بولنا نہیں چاہتا صرف میں صفحہ پی ایس ڈی پی میں ۱۲۸ اور ۷۶ میں کچھ حوالہ جات دوں گا ہوں روڈ سینی پر اجیکٹ ان بلوچستان ۱۲ ملین سے پواخت ۲۰ بلک ایلوکیشن روڈ برائے روڈ ۱۲۰ ملین روڈ سینی پر اجیکٹ ۲۱ پر ایلوکیشن ورک اینڈ ویسٹرن بھائی پاس ۵ ملین اسی طرح others ایکم میں صفحہ ۷۶ پر کمپلیشن اور ان کمپلیٹ ایکم بلک ایلوکیشن ۹۴ ملین بلک ایلوکیشن پر ارزہ ایکم ۳۰ بلک ایلوکیشن for neglected areas ۱۰ یا ۱۰ ملین بلک ایلوکیشن برائے واٹر سپلائی ایکم ۳۰ ملین جتاب یہ ایلوکیشن کا چکر اس کا مقصد ہی ہے کہ یہ جو ہے مخصوص اس پر استعمال نہیں ہو گئے میں واٹر سپلائی کی بات کر رہا ہوں ہمیں کوئی ایکم نہیں دیا گیا جو پر اپنی ایکم کے نام سے جہاں پر اس کی ضرورت ہے اس کے لئے انہوں نے کہا کہ ہم ایکم نہیں دے رہے ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں یہ جو واٹر سپلائی ایکم کے لئے ۳۰ ملین ہیں یہ کس جگہ خرچ ہو گئے یہ جو ایلوکیشن ہے ایلوکیشن کا مطلب یہ ہے کہ یہ صحیح جگہ پر خرچ نہیں ہو گئے لمبداً بحیثیت عوای نمائندہ ہم پر یہ فرض بتاتے ہے کہ ہم اس کی نشاندہی کریں اور

وزیر تو اپنائی قوت بتا دے کہ میں بغیر شوت دئے اپنا کام کر سکتا ہے کر کے دکھائے کم از کم میں یہ جرات نہیں کر سکتا کہ ہمارے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ ہم پر سُنج نہ دیں تو پھر آپ یہ حقوق ہمیں دیں یہ اجازت دیں کہ ہمارے حلقوں میں کوئی کام نہ ہو۔ اگر آپ نے کام کرانے ہیں تو پھر آپ خود نہیں کرتے ہمیں اجازت دیں ہم افسر صاحب اکاؤنٹر پر سُنج دیں اسکے علاوہ بھی انکو خوش کریں تاکہ اپنے کام ان سے نکال دیں یہ ایک ایسی وباء ہے کہ میں کہتا ہوں کہ اس سے کوئی بچا ہو نہیں ہے خدار اسکاروک تمام کیا جائے اس سے صرف ہمارا ہی نقصان نہیں کہ وہ لاکھ جہاں خرچ ہوتے ہیں چالیس لاکھ دینے جاتے ہیں اور پھر جب تک وہ تھیں لاکھ تقسیم نہیں ہوں گے اسوقت تک وہ وہ لاکھ بھی مکمل نہیں ہو گا۔ اسکا اگر بیہاں ہم سے پوچھا نہیں جائے گا تو انش اللہ ایک دن آئے گا کہ اسکی پوچھ ہو گی اور یہ دخت پوچھ ہو گی اسکے لئے میں ان افسروں پر بھی رحم کھاتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ خدار اس آمدی کو ہم آمدی نہ سمجھیں یہ آگ کی کمائی ہے اس سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔ میں خیر مقدم کروں گا اس بھلی کے فلور پر کہ ہمارے کوئی کے ذمی عارف جیلانی صاحب نے وہاں وعدہ دیا کہ میں کیش نہیں لوں گا خدا کرنے کے وہ اس وعدہ پر قائم رہیں اس طرح سے میں کہتا ہوں کہ میں نے صرف حصہ اپنے تھی میں یہ جو صرف دوائی اور خواراک میں فشر کو دیا جاتا تھا اس سے میں نے انکار کیا نہیں لوں گا اس سے اتنا فائدہ ہوا کہ دوسرے افسر بھی سنبھل گئے میں یہ نہیں کہون گا کہ انہوں نے بھی اپنا حصہ نہیں لیا ہے بلکہ مجھے یہ بھی خوف ہے کہ میرا حصہ جو ہے انہوں نے تقسیم کیا ہو گا۔ لیکن اتنا ہے کہ وہ پر خوف ضرور ہیں کہ فشر نے خود جو ہے اپنا حصہ نہیں لیا تو ہمارے حصے کے بارے میں اگر علم ہو تو شاید ہمیں سزا میں ملے اس لئے وہ اپنا حق سمجھ کر نہیں لے سکتے لیکن چکے سے میں یہ بدگمانی نہیں بلکہ شاید حقیقی شواہد سے نہیں بتایا گیا ہے کہ پھر بھی وہ حصے لئے ہے تو اگر پوری آسمبلی اور حکومت کے وزراء اس پر متفق ہو جائے کہ چاہے ہمارے حلقوں کے کام ہوں یا نہ ہوں ہم افسروں کو تباہ تو ضرور دیں گے لیکن ہم یہ پر سُنج نہیں دیں گی اس بھلی کے فلور پر فیصلہ ہو جائے تو افسر صاحب اتنے طاقتور بھی نہیں ہیں کہ پھر ہو پھر بھی کہیں کہ ہمیں پر سُنج ملے ورنہ کام نہیں ہو گا اگر سب تو پر سُنج دیتے رہے اور ایک کہتا ہے کہ میں پر سُنج نہیں دوں گا تو سوائے اسکے کہ اس کا کام رکار ہے گا باقیوں کا کام ہو گا اس سے مشکل دور نہیں ہو گی میں یہ کہون گا کہ

اسکلی میں فوری طور پر یہ قانون لائی جائے اور اس قانون پر فوری طور عملدرآمد کی جائے کہ بھی یہ افران صاحبان کو ہم کسی بھی صورت میں یہ ناجائز رشتہ نہیں دیں گے انکی کی ذمہ داری بھی ہے وہ تجنواہ لیتے ہیں یہ کام نکالنا انکا فرض منصی ہے وہ ضرور اس کام کو انجام دیں تو انشاء اللہ اس پر ضرور عمل ہو گا اسکے علاوہ چونکہ دس منٹ مجھے بات کرنے کی اجازت ہے آگے میں تفصیلات میان نہیں کر سکتا صرف یہ عرض کروں گا کہ اگر ہم صرف یہاں اس لئے باتمیں کرتے ہیں کہ اخبار میں نام آئے کہ میں نے بھی بحث پر تقریری کی تو میں کہتا ہوں کہ اس نام کے آنے سے نہ آنا بہتر ہو گا کہ اللہ ہمیں عملی طور پر کام کرنے کی توفیق دے۔

وآخر الدعوان الحمد لله رب العالمين.

جناب اپسیکر: شکریہ جناب جذک اللہ۔۔۔۔۔۔ (ارکین نے ڈیک بجائے)۔

جناب اپسیکر: اب میں میر محمد اسلم گچکی سے گزارش کروں گا کہ وہ فکور سن چکا ہے۔

میر محمد اسلم گچکی (وزیر): جناب اپسیکر میں آپ کا ملکوں ہوں کہ آپ نے بحث پر مجھے اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقع دیا۔ بحث جو ہر حکومت اپنے آمدن اور اخراجات کے خواലے سے بناتی ہے جس میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مددیں شامل ہوتی ہیں یہ کام اتنا آسان نہیں جتنا ہم قصور کرتے ہیں بلکہ جیسا کہ عام مسحور ہے چونکہ یہ حساب کتاب کا مسئلہ ہے جمع تفریق کا مسئلہ ہے اس میں شعبدہ بازی بھی ہوتی ہے اور ہمیں خوبصورت کتاب کی مشکل میں یہ پیش ہوتا ہے لیکن اگر حقیقت کو دیکھا جائے اکثر معاملہ بر عکس ہے اس کے وفاقي بحث ہوں جب ہر سال یہ بحث بننے ہیں دعویٰ تو یہ کیا جاتا ہے کہ اس بحث کے بعد تمام مسائل حل ہو گئے کوئی معاشی مسئلہ باقی نہیں رہا لیکن سال گزرنے کے اختتام پر معلوم ہیں ہوتا ہے کہ ہم جوں کے توں بلکہ اس سے بھی دو چار قدم پیچے جا رہے ہیں۔ میں نے ایک دن روز نامہ ڈان میں ایک آرٹیکل پڑھا وہ آپ ایک قصہ کہیں یا جوک joke کہیں اس میں لکھا تھا کہ ایک سابق امر کی صدر کو ایک ڈسپٹ بحث کا سامنا تھا وہ بہت پریشان ہو گیا اس نے کہا کہ میں کیا کروں شاید اگلے مُرُن میں مجھے الیشن جتنا بہت مشکل ہو تو سیکرری فائننس نے کہا کہ جناب یہ تو آسان مسئلہ ہے۔ اس نے کہا کے کیسے؟ اس نے کہا کہ میں یہ کروں گا کہ میں ایک ایسا لہبہ اور باریک پرنسٹ میں بحث پیش کروں گا کہ عوام اور خوب نمائندے

کرنے کے حوالے سے ریکارڈ بھی اچھا نہیں رہا ہے۔ (مدائلت)

سعید احمد ہاشمی وزیر: انہوں نے کابینہ میں پہلے کہا ہے۔

بسم اللہ خان کا کڑ: جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے مرکزی حکومت کے تعاون نہ کرنے سے یا فنڈر دینے کے حوالے سے جو ہمارا پی ذی ایس پی بنتا ہے۔ وہ کام جو ہم نے بارہ میئنے میں کرنا تھا جو بارہ میئنے میں ہونا تھا بجت بر وقت نہ دینے کی وجہ سے آئیں میں جو طریقہ کارہے اس کے مطابق نہ دینے کی وجہ سے ہمارے پاس محاذ کے نہ کچھنے کی وجہ سے ہمیں بارہ میئنے کے پیسے صرف ایک میئنے میں جو ضمی مطالبات زر میں ہم ۲۶ کروڑ روپے کا ترقیاتی ڈیماڈ کیا اس کے حوالے سے جو میں نے دیکھا میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک مرکز کے حوالے سے ہماری یہ اسلی حقیقت پسندادہ طور پر اس سے پہلے بھی مثلاً ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے کئی پارسارے جماعتوں کو جوڑی پڑی پیغام میں نہیں تھے کہ جی اکٹھے جائیں گے اور وہاں یہ کریں گے جس پر کبھی عمل نہیں ہوا آج بھی ہم بارہا کہتے ہیں کہ بلوچستان کے حقوق کے حوالے سیاہی وابستگیوں سے بالآخر ہو کے اور ہم یہ کہیں گے کہ آئین کے اندر رہنے ہوئے ہم اپنے حقوق وہ جو NFC ایوارڈ جس سے ہم مطمئن بھی نہیں اس کے مطابق کیوں نہیں مل رہے ہیں یہ کیا ایک وزیر اعلیٰ جو بیٹھا ہوتا ہے اس کا مسئلہ ہے یا جو وزیر ہوتے ہیں یا یہ پورے بلوچستان کو اور بلوچستان کے عوام کا منتخب نمائندوں کا مسئلہ ہوتا ہے اور اس کو ہم پارٹی اقتدار یا حزب اختلاف سے ہٹ کے کیا آپ بلوچستان کے لکھپت میں دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے یہ حقوق ملے کب تک ہم یہ حقوق نہ ملنے پر روانہ ہی روتے رہیں گے اور یہ ڈھنڈ و راہی پہنچتے رہیں گے اب میں سمجھتا ہوں کہ وقت آگیا ہے کہ ہماری حکومت ہمارے صوبے کے دوست صوبوں کے مالی خود انحصاری کے لئے تینی بانے کے لئے چند درست آئینی اقدام کریں چاہے اس کے لئے ہمیں پاکستان کے عدالتوں میں جانا پڑے تاکہ وہ حقوق جو اس ملک میں شامل ہوتے ہوئے ہمارے صوبے کی ہیں انکو پر ویکٹ کر سکیں ان حالات میں سمجھتا ہوں کہ جب مرکز میں ایسی حکومت بیٹھی ہو غیر ترقی یافت ہونے یا پسمند ہونے کے حوالے سے آپ کو فنڈ دینے کی بجائے آپ کا آئینی حق بھی دے رہا ہو ان حالات میں ایسا ایک بجت جو ہمارے مکمل خزانہ کے دوستوں نے بنایا ہے PSDP جو ہماری منصوبہ بندی

اور ترقیاتی ذیپارمنٹ کے دوستوں نے بنائی ہے میں سمجھتا ہوں ان حالات میں پھر بھی مختلف حوالوں سے
نہ صرف متوازن بلکہ سابقہ اس کے حوالے بہت بہتر ہے کہ اس میں پہلی دفعہ ہماری حکومت نے کوشش کی کہ
جو ایک منفی رجحان ہوتا تھا کہ جو بھی حکومت ہوتی تھی وہ اپنی اسکیمیں رکھ دیتی اور بڑی اسکیمیں رکھ کر کچھ رقم
دے کر اور پھر آن گونگ یہ چلے آتے تھے اور شروع ہوتے تھے پہلی دفعہ اس حکومت نے PSDP میں یہ
کوشش کی ہے کہ ایسی اسکیمیں رکھی جائیں جو زیادہ تین سال میں مکمل ہوں۔ یہ پہلی دفعہ اس گورنمنٹ کی
ایک وہ ہے اگر میں آپ کو ایک اندازہ بتاؤں جناب اپنے سابقہ حکومتوں کے غلط ترقیاتی پروگراموں
یا منصوبہ بندی کی وجہ سے اس وقت ہمارے پاس ۵ ارب ۲۰ کروڑ روپے کی PSDP میں ۵ ارب کے
آن گونگ اسکیز آری ہیں ہمارے پاس صرف ۶۰ کروڑ کے ہوتے ہیں جن سے ہم یہ کام اس میں لیکن
ہر آنے والے کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جب میں ہوں میں علاقے میں پہلی دفعہ اس گورنمنٹ عملانی کوشش
کی ہے کہ جو بھی اسکیمیں ہیں ان پر کہا گیا ہے کہ وہ اسی اسکیمیں ہوں جن کی محیل زیادہ سے زیادہ تین
سال میں ہوں پہلی دفعہ ہمارے P&D کے دوستوں نے ڈسڑکٹ واائز ایک پروفارمہ جاری کیا کہ
بلوچستان کے ۴۲ ڈسڑکٹ میں کیا کیا کام ہو رہے ہیں اور ان کی ایلوکیشن کتنی یہ ہے کہ اگر آپ دیکھیں
میرے پاس ایک ضمنی پڑی ہے جو عکاس کرتی ہے پھر حکومتوں کے جو غلط انہوں نے یا اپنے علاقائی
مفادات کو بلوچستان کے مفادات سے ہٹ کے جو جہاں سے بھی آیا آپ دیکھیں بعض ڈسڑکٹ میں پانچ
پانچ چھ چھ سو سات سات سو لیکن کی آن گونگ آرہے ہیں اور بہت سے ایسے ڈسڑکٹ ہیں جو آن گونگ
کے حوالے سے ٹل ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ پچھلے آدوار میں ان ڈسڑکٹ کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی
گئی تھی اور جو دوست آئے جن کو جو بھی موقع ملا انہوں نے کروڑ روپے کی اسکیم داخل کر دائے جو آب پتہ
نہیں کب تک اس کو جھکتیں گے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس گورنمنٹ کا ایک یعنی جو بہتر اقدام ہیں جو پلانگ
اور فناں ذیپارمنٹ سمیت پورے بلوچستان کے عوام کے مفادات کو کور کرنے کے لئے پورے بلوچستان
کے مختلف علاقوں کے اپنے حصے کا ترقیاتی فنڈ دینے کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ آج سے پہلے جتنی بھی
حکومتیں گزری ہیں اس حکومت نے بہتر اس میں کیا اور دوسری حکومت اپنی ترجیحات جو معین کرتی

وزیر اعلیٰ صاحب جو اس وقت یہاں ہال میں موجود نہیں جو کہ اس سے پہلے تشریف فرماتے ان سے میں درخواست کروں گا کہ ان ایلوکیشن کو تبدیل کر کے جو تم ہے میرے نزدیک اور مجھے پہنچے ہے کہ یہ خرچ نہیں ہو گئے یا آپس میں بانت دیئے جائے عوام کیلئے خرچ ہو گئے صحیح خرچ نہیں ہو گئے ان کو تبدیل کر کے مخصوص اسکیم دیدے اور لوگوں کو معلوم ہو کہ کہاں اور کس مقام پر ہنا یا جا رہا ہے اس کے علاوہ ایک جواہم مسئلہ ہے جس پر میں بات کرنا چاہون گا وہ سیندک پراجیکٹ ہے سیندک پراجیکٹ ہم سمجھتے تھے کہ یہ ہمارے صوبے کیلئے اور میزول mineral ڈپلومنسٹ کے لئے ایک بہت بڑا پروجیکٹ تھا تھا ہو گا لیکن یقین دھانیوں کے باوجود اب یہ معلوم ہو رہا ہے کہ وفاقی حکومت اس پر پراجیکٹ کو نظر انداز کر رہی ہے نہ صرف نظر انداز کر رہا ہے بلکہ میں کہتا ہوں ایڈمٹ چھوڑ رہا ہے تو میں وزیر اعلیٰ سے ایک بار پھر درخواست کرتا ہوں کہ وفاق کو کہا جائے کہ اس کیلئے رقم فراہم کریں اگر وفاق اس کیلئے آمدہ نہیں اتنے کروڑوں روپے ضائع ہونے کے بعد اس کو بند کرنے کا کیا تحکم تو وزیر اعلیٰ اپنے صوبائی حکومت کے ذریعے اس کا انتظام سنپھال لے اور اگر صوبائی حکومت کے پاس وسائل نہیں ہیں تو وہ ولڈ بینک سے قرض لیکر اس کو ایمانداری سے کامیاب کریں کیونکہ اس پر پروجیکٹ میں نہ صرف میزول پویشن ہے بلکہ اس میں ہمارے مقامی افراد کیلئے روزگار کے موقع ہیں اس کے علاوہ دو بینکاں مذاکرہ اور دوسرا سریا ب میں جو ایران کی مدد سے قائم کر دیئے گئے اور آج تک یہ بند پڑیں ہیں۔ کبھی کہتے ہیں اس کو بچ دیتے ہیں پر ایسوں نامہ زکرتے ہیں اگر آپ کے پاس بننے ہوئے تیار بینکاں مل جن کی ملک میں بڑی اہمیت ہے اور صوبے میں خاص کر، اس کو بچنے کے لئے تیار ہیں اور اس کو چلانے کی الیت نہیں رکھتے ہیں میں صوبائی حکومت سے درخواست کروں گا کہ وہ ان طقوں کا انتظام سنپھال لے اور چلائے اور ان کو کامیاب کرے اس بینکاں احمد شری میں جیسیں فائدہ ہو گا اور اس کے علاوہ لوکل وس ہزار افراد کو روزگار کے موقع میں گے۔ سیاسی صورت حال کا میں اس طرح ذکر کروں گا کہ ہندوستان اور پاکستان جنگ کے دہانے کھڑے ہیں یا پاکستان اپنی تمام ترقوت کشمیر اور پنجاب کی سلامتی پر حراکز کر رہا ہے بلوچستان جو رقبے کے لحاظ سے جو سماں سے سمات سویں لمبا ساحل ہے اور تقریباً دو ہزار کلومیٹر پر پھیلا ہوا علاقہ افغانستان اور ایران سے مسلک بارڈر ہے معاشر ترقی معاشر بدحالی اور پسندگی تو اپنی جگہ پر رہی۔ ہمیں تو یہ خدشہ ثابت سے محسوس

ہورہا ہے کہ یا پاکستان کی ایک وحدت کی حیثیت سے بلوچستان کی سلامتی اور سیکورٹی کو خطرہ ہے جسکی ہم یقین دہانی حکمرانوں سے چاہتے ہیں اس کی سیکورٹی اور تحفظ چاہتے ہیں کہ انکے لئے کیا اقدامات ہیں جناب اپیکر میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ وقت نہیں ہے صرف ایک رائے ہے یہاں اسمبلی اور ایم پی اے باشل کے عازمین کیلئے جو ایک ماہ کی تجوہ کی روایت ہے وہ دی جائے شکریہ۔

جناب اپیکر: اب میں بسم اللہ خان کا کڑ سے گزاش کروں گا کہ وہ فلور سنجال میں اور تقریر کا آغاز کریں **بسم اللہ خان کا کڑ:** شکریہ جناب اپیکر صاحب۔ کہ بجت پر مجھے موقع دیا اور مجھے اس کی دلی مسرت ہوئی ہے کہ آج ہماری اسمبلی جمہوری حوالے سے ایک مکمل اسمبلی کھلانی جائیگی ہے کہ ہمارے حزب اختلاف کا اور حزب اختلاف کا تو میں قائد سردار اختر جان اور ذی پی قائد حزب اختلاف کو بھی مبارک باد دیتا ہوں یہ ایک جمہوری عمل اور صوبائی اسمبلی کے لئے ایک نیک ٹیک ٹیکوں ہے۔ جناب والا بجت کو اگر ہم دیکھیں یہ ملک یا صوبے میں متوقع آمدی کا گوشوار ہوتا ہے اور سال کے دوران اخراجات کرنے کا ایک تجھیہ ہوتا ہے جو ایک سیاسی حکومت کے political vision اور socio economic کا مظہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی ترجیحات کو کس طرح سے متعین کرتے ہیں اور بجت ان کے ارادے کو انکاں کرتا ہے وہ کیا کرنا چاہتے ہیں ترجیحات کیا ہے وہ اپنے عوام کے لئے کیا کرنا چاہتے ہیں اور ان کے لئے کیا ایلوکیشن کرنا چاہتے ہیں لیکن بلوچستان میں اپنے حاصل پر نظرڈائیں تو پورے بجت کے جو حاصل ہیں وہ صرف چار فی صد ہیں باقی تمام حاصل کے حوالے سے ڈوڑھیں پول کے حوالے سے این الیف سی کے حوالے سے اور دوسرے حوالے سے چھانتوں نے فی صد تین فیصد حکومت کے امداد حاصل پر اختصار کرنا پڑتا ہے کہ اس صوبے کی ترقی کا دار و مدار مرکز کی صوابیدیہ اور فیاضی پر محصر ہے کہ مرکز ہمیں کس حد تک آئینی حقوق اور پاکستان کی ایک وحدت ہوتے ہوئے وفاق کا ایک یونٹ ہوتے ہوئے ہمارے صوبے کی ترقی کے لئے کس حد تک فیاضی کرتا ہے اور ہمارے آئینی حقوق دیتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے اس وقت کی مرکزی حکومت سے گلنہیں کروں گا جو پہلے مرکزی حکومت آئی ہے بلوچستان کے حقوق اور اس کی پسمندگی دور

ہیں ہماری حکومت نے بلوچستان میں آپ کو پہنچنے والی طور پر ایک زرعی صوبہ ہے جہاں آج بھی ۸ فیصد آبادی کسی نہ کسی حوالے سے زراعت سے بخوبی ہوئی ہے یا اس PSDP میں اگر آپ دیکھیں تو سب سے زیادہ رقم جو تین گھنی ہے وہ زراعت کے لئے ہے زراعت کے حوالے سے میں یہ کہوں ایریکیفون بھی زراعت کے پیداوار کو سپورٹ کرنے کا وہ ہوتا ہے جب آپ واٹسیشن کی بات کریں گے وہ بھی زراعت کیلئے ہوتا ہے جب روڈز کی آپ کی بات کریں گے وہ بھی زراعت کیلئے بغیر روڈز کے بغیر منڈیوں کے آپ کے زراعت کا پروڈکٹ جو ہوتا ہے اس کو منڈیوں تک پہنچانے کیلئے ایریکیفون کے فرائیز اسم کے بغیر زراعت ترقی نہیں کر سکتی ہے اگر آپ زراعت ایریکیفون اور روڈز کے لئے فنڈ کو دیکھیں تو کل PSDP کا ۷۱ فیصد اس مقدمہ کے لئے مختص کیا گیا ہے جو کہ بلوچستان کے ۸۰ فیصد عوام کا بلواط روزگار رکھی ہے دوسری سب سے زیادہ پڑاڑی تعلیم کو دی جائی ہے جاتب والا تعلیم کی کمی اس صوبے میں میں تو یہ جسارت کر دیا گا اگر دوست محسوس نہ کریں اس ایوان میں بھی ہم اس صوبے کے قلعیں پسندگی کو محسوس کرتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبے میں جس معاشرے میں تعلیم کم ہو ہاں پر ترقی کا سوچنا یا ترقی کی درست منصوبہ بندی کرنا یہ عبیث ہوتا ہے اس لئے گورنمنٹ نے دوسری ترجیحی کے طور پر تعلیم کو رکھا ہے اور اسی دامان کو رکھا ہے صرف یہیں کہ میں یہ کہوں ہمارے جو محمد دوسماں ہیں اس گورنمنٹ نے اسکا سیاست کیلئے کوشش کی ہے کہ ہم اقدامات اٹھائیں ایک دوسری بڑی بات جو میں کہوں گا اور اس پر جیک ہمارے اپوزیشن کے دوست بھی کل مزاںیہ جو ہم وہ کیا ہے ۲۲ ارب روپے کا جس میں ۱۵ ارب روپے ترقیاتی ہیں ۷ ارب روپے ہمارے نان ڈیپلمٹ ایکسپرنس پیچ ہوتا ہے جس کے بارے میں عام تاثریہ ہوتا ہے کے یہ تجوہوں کیلئے ایسا نہیں ہے کہ ارب میں سے ۹ ارب روپے تجوہوں کا بجٹ ہوتا ہے جس کو Non Salary بجٹ کہتے ہیں ۸ ارب روپے Say کو شامل کرنا کہ اس میں ہماری رائے ہو یا اس پر ہمارا کنٹرول ہو یہ ۸ ارب روپے کا وہ اس پر بھی ہمارے دوستوں کا اس میں اگر مثلہ ہمارا افغانیس ڈیپارٹمنٹ

اس کا تخمینہ کرتے ہوئے اندازہ کرتے ہوئے margin of Error کو بہت کم رکھا جانا چاہیے اگر ہم اس کا تخمینہ لگاتے ہیں وہ بالکل درست نہیں ہے اس میں تین چار فیصد تک Margin of Error ہوتا ہے لیکن اگر اس میں گیارہ فیصد یا دس فیصد Margin of Error آجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ درست بجٹ نہیں کہہ سکتے ہیں جس میں دس یا گیارہ فیصد تک Margin of Error ہوں تو تین فیصد تک زیادہ سے زیادہ میں یہ خواہش کرونا گا ہمارے دوستوں کی بلوچستان کے عوام کا پیسہ ہے اور ہم بھیش روئے ہیں بڑی محنت بڑی مشقت سے ملتا ہے اس پیسے کو کنٹرول کرنا یہ اس میں اپنی رائے دینا کہ جو Salary Non نان ڈوپلمنٹ بجٹ ہے اس میں منتخب ارکان کی کیا رائے ہے اسکو ہم کس طرح کنٹرول کر سکتے ہیں یہ بھی ایک بہت بڑی وہ ہے جناب والا آب میں ملک میں جو پوری وہ ہے ہائی صاحب پھر وہ ہو گی۔ ایک حکومت ہوتی ہے بلوچستان پاکستان سے علیحدہ نہیں ہے اس وقت ملک میں پولیکل گورنمنٹ آئی ہے جنکا دعویٰ یہ ہے کہ وہ عوام سے بہت بڑا مینڈیٹ لے کر آئی ہے اور ہو مینڈیٹ چار میں نکالت پر آیا تھا ملک میں کرپشن کا خاتمہ بے روزگاری کا خاتمہ مہنگائی کا خاتمہ لا اینڈ آرڈر کو درست کرنا اور ملک کے معاشی حالات کو سدھا رتایا وہ ایک ذمہ احترا جس کی بنیاد پر ایکشن لڑا گیا لیکن نتیجہ میں ہوا کیا کرپشن کو ختم کرنے کی بجائے کرپشن کا ایک ادارہ سیف الرحمن کی سرکردگی میں شروع کروایا گیا اور اس وقت تمام دنیا میں کفس کیا جا رہا تھا اور تمام وزراء بھی اس امداد دینے والے ادارے بھی اس چیز کو محسوس کر رہے ہیں کہ ہماری رقم مخصوص نہیں یعنی پاکستان میں یہ بات کبھی نہیں آئی تھی جیسے آج۔ (مداخلت) دوسری بات یہ روزگاری کی کی گئی ہے بے روزگاری ختم ہونے کی بجائے ہم دیکھ رہے ہیں کہ بزراروں کی تعداد میں برسر روزگار لوگوں کو بے روزگار کیا جا رہا ہے یہ وہ اعلان تھا جس کو نہیں کیا مہنگائی کو ختم کرنے کی بجائے مہنگائی کی فی صد پڑھتی لایندہ آرڈر کو کنٹرول کرنے کی بجائے قتل گا ہیں ہنالی اور غیر ملک کا اعتقاد کرو گے تو تخفی میں گے ورنہ ہمیں تم پر اعتماد نہیں ہے ورلڈ بینک کی اپنی شرکت ہیں یہ معاشی حالات کی بات ہے جو ملکی حالات پر اثر انداز ہو گئی عوام کو کس چیز پر وہ کر رہے ہیں کہ غوری میزائل ہو گا دنیا نے افغانستان میں جنگ جیت سکا یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جنگ اسلو سے نہیں لڑا جاتا ہے جنگ زمین کے شوت

لڑتے ہیں لیکن لوگوں کا توجہ ہٹانے کے لئے بھی غوری میزاں اور کارگل سکیز پر کشیری بھائی مر رہے ہیں لیکن پوری توجہ ہماری پوری رقم اتوار کے دن لندن کے جواگروں پر تھی تھی کی طرف توجہ تھی وہاں ہماری قوم شہید ہو رہے ہیں اور وہاں آزادی کی جنگ لڑ کر ہمیں اس طریقے سے اصل مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی گئی ہے میرے حوالے سے سردار اختر مینگل نے کہا میں یہ کہتا ہوں کہ میں ایک سیاسی پارٹی کا رکن ہوں میں یہ کہتا ہوں کہ بلوچستان میں مخلوط حکومت ہے بلوچستان میں مسلم لیگ کی حکومت نہیں ہے جس کو ہمارے وزیر اعلیٰ کنی بار کہہ چکے ہیں اسی طرح ایک مخلوط حکومت کے سردار سردار مینگل بھی رہے تھے جس دن میری پارٹی کے قائد یہ فیصلہ کریں گے کہ مجھے اس حکومت میں نہیں رہنا چاہئے میں اس فلور پر کہتا ہوں میں ایک سکھنے کیلئے بھی نہ رہوں گا لیکن یہ مخلوط گورنمنٹ ہے اس وزیر اعلیٰ کو ہٹانے میں ہمارا جدوجہد بھی ہے لیکن لوگوں کو دوسروں کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنے گریباں میں بھی دیکھنا چاہئے جس وقت وہ خود وزیر اعلیٰ تھے تو اس وقت پچاس پچاس فٹ کے بیزرنواز شریف کے لئے بسم اللہ نے زرغون روڈ پر نہیں لگائے تھے وہاں پر سردار اختر جان کا نام لکھا ہوا تھا۔ جب جلوس گزار رہا تھا تو اختر نواز شریف بھائی بھائی، بسم اللہ بھائی بھائی نہیں تھا۔ اختر مینگل بھائی تھا لہور یونیورسٹی کے پاؤں چونے کے لئے بسم اللہ نہیں گیا تھا نہ کل جائے گا نہ اس وقت کوئی پنجابی کا تصور تھا کہ پنجابی وزیر اعلیٰ ہے یہ پنجابی پنجابی کی بات جیسا کہ سرورخان نے کہا جب ہم افکدار سے ہٹ جاتے ہیں اور آج جو یہ بات ہو رہی ہے کہ راس کوہ کی پہاڑیوں کے دامن میں نواز شریف کے ساتھ رکھا ہوا تصور بسم اللہ کا نہیں ہے کسی اور کا ہے وہ اس کو دیکھیں پھر جا کر کسی اور کے بارے میں بات کیا کریں۔ اور یہ جو آج بیٹھے ہوئے ہیں تو کاش میں یہ کہتا ہوں کہ ایک سال جو یہ مردم شماری کے حوالے سے ہمیں جو جھٹکا کھانا پر اہماً آبادی آبادی جو پچاس فٹ صد کٹ پر آگئی اختر جان اور رحیم جان کے حوالے سے بلوچستان کا وہ نقصان ہوا ہے جس کا شاید ہم ازالہ کبھی نہ کر سکیں اور دوستوں سے کہوں گا کہ وہ حوصلے سے میں۔ شکر یہ۔

پہناب اپنیکر: اب میں سردار غلام مصطفیٰ ترین سے کہوہ فلور سن چاہیں اور اپنی تقریر کریں۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جتاب اپنیکر میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ

نے 1999-2000 کے بجٹ پر نئیں بولنے کی اجازت دی جتاب والا بجٹ حقیقت میں جو ہے (اس موقع پر جتاب ذپی اپنیکری صدارت پر تسلیم ہوئے) بجٹ میں مخالفات کا جائزہ لیکر عوام کیلئے بجٹ بنایا جاتا ہے لیکن جتاب والا یہاں پر رسم اس طرح ہو چکا ہے کہ عوام کو ظفر انداز کیا چاہا ہے اور یہاں جو بجٹ پیش کی جاتی ہے کابینہ سے پاس کر کے اس اسی میں آتے ہیں تو جتاب والا ہرگز کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اس بجٹ پر اپنے خیال کا اطمینان کرے لیکن یہاں جتاب والا روایت اس طرح ہو چکی ہے کہ بجٹ پر تو حزب اختلاف والے ہم عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جتاب یہ بجٹ ہر سال پیش کی جاتی ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کل بھی یہ بجٹ پیش ہو چکا تھا سردار اختر مینگل جب وزیر اعلیٰ تھے تو یہ اسم اللہ خان بھی مولا نادا سح ما صاحب بھی خیر خواہ صاحب بھی لوگ اس بجٹ کی تعریف کرتے تھے کہ اس سے اچھا بجٹ اور کوئی نہیں لاسکتا ہے انہوں نے جو چچے گیری کی کہ اختر مینگل صاحب نے اچھا بجٹ پیش کیا ہے جتاب ہم حقیقت کو نہیں کہہ سکتے ہیں سچ کوچ نہیں کہہ سکتے ہیں اپنی چند لوگوں کی خاطر اور اپنے پیے جوان کوں رہے ہیں وزیر اعلیٰ جوان کی میبوں میں ڈال رہے ہیں جتاب یہ چند لوگوں کی بجٹ ہے سردار اختر نے تو یہ کیا وہ حکومت میں بھی تھے وزیر اعلیٰ تھے مگر انہوں نے بجٹ بتاتے وقت حزب اختلاف کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی کہ آؤ یہاں بیٹھو۔ لیکن جتاب والا اس پر کسی نے نہیں بولا کہ یہ بجٹ عوام کا بجٹ ہے لیکن انہوں نے تعلیم کیا ہے کہ یہ بجٹ ان کی جیب سے دیا جا رہا ہے یہ پیسے ان کی جیب سے نہیں دیے جا رہے ہیں جتاب والا یہ عوام سے نیکیں وصول کر کے عوام کیلئے خرچ کے جاتے ہیں جتاب والا آپ دیکھو بجٹ میں کروڑوں روپے ہمیں رکھے ہوئے ہیں پچھلے سال بھی رکھے ہوئے تھے کیا یہ حکومت یہ تماکن کی کہ تعلیم کے شعبے میں کروڑوں روپے بجٹ رکھا جاتا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ وہ پیسے کہاں خرچ ہوتے ہیں کہاں چلے جاتے ہیں یہ کوئی نہیں بتاتے ہیں کہ کروڑوں روپے جو تعلیم کے لئے دیتے ہیں اس وقت یہ تعلیم کیلئے دیتے ہیں اس وقت یہ تعلیم آگے جاری تھی ترقی کر رہی تھا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کروڑوں روپے دے کر یہ تعلیم پیچے جاری ہے ہماری تینی نسل کا مستقبل انہی گورنمنٹ کی نمائندوں کی وجہ سے خراب ہو رہی ہے یہاں تک کہ جتاب والا سردار ثار صاب تو اپنی نیچری کے نو کریوں

پہچاں سانحہ ہزار روپیہ ریٹ رکھا ہوا ہے وزیر اعلیٰ کو اس بات کا پتہ ہے لیکن افسوس ہمیں وزیر پر ترس آ رہا ہے کہ وہ اس گورنمنٹ میں کرپشن کو دیکھتے ہوئے بھی کچھ نہیں کہہ سکتا چاہے اس کا دل چاہے بھی لیکن وہ نہیں کر سکتا ہے انکی چند مجبوریاں ہیں ایک وزیر سردار غارجوکہ اوپن اعلان اپنے تو کریوں پر وہ بھارتے جا کر کے کسی سے قرض لیکر کہ اگر اجازت ہو تو جتاب والا میں یہاں فلور پر لوگوں کو پیش کر سکتا ہوں وہ جس سے غارہ ہزارہ نے پیسے لے ہوئے ہیں اور ان کو تو کریاں دی ہوئی ہیں تو جتاب والا کیا یہ ہماری تعلیم کی خدمت ہے۔

(اس موقع پر جتاب ڈپٹی اسپیکر کی صدرت پر مستحسن ہوئے)

جتاب ڈپٹی اسپیکر: اس کا بحث کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: تو نیک ہے بحث کیسا تھا تعلق نہیں ہے جتاب والا یہ ہو رہا ہے عوام کی بات کو آپ نہیں سنتے ہیں عوام کے نمائندے کی بات آپ نہیں سنتے ہیں تو پھر ہم کون سے فلور پر یہ بو لے جائے جلوس کریں کل ہم نے اس ایسی کے سامنے اس کرپشن کے خلاف جلوس نکالے تو آخر حصہ آپ نہیں اس نقطے پر لے جائیں گے کہ ہم عوامی حکومت کا عوامی قوت کا مظاہرہ کریں کہ اس گورنمنٹ میں ہمارا بحث نہیں ہے یہ کرپشن کے لئے پیسے رکھے جاتے ہیں تاکہ یہ لوگ اپنے جیب میں ڈال سکے جتاب والا آپ تعلیم لے لیں وہاں بلڈنگس بنتی ہیں لیکن جتاب والا آپ دیکھیں کہ وہاں تعلیم کا کیا حال ہے وہاں تعلیم ہو رہی ہے نہیں ہو رہی ہے جتاب والا کیونکہ یہاں تعلیمی نظام روز بروز ہم لوگ خود جو کہ ہم اس صوبے کے عوامی نمائندے اپنے آپ کہتے ہیں کہ بھائی ہم نے اس صوبے کے عوام کیلئے کیا کرنا ہے اس کے مسئلکات حل کرتا ہے لیکن جتاب والا تعلیم کا کروڑوں روپے ضائع ہو رہا ہے اور اس کو صحیح طور پر تعلیم نہیں دی جا رہی جتاب والا تعلیم کے کمرے بننے ہوئے ہیں جا کر کے آپ دیکھیں وہاں پر یا تو بھیز بکریاں باندھی ہوئی ہیں وہاں تعلیم ہے ہم اگر جتاب والا یہ دیکھیں یہ ہمارے صوبے کے عوام کیسا تھا ایک قسم کی دشمنی کر رہی ہے کہ ان کو تعلیم سے دور رکھا جائیں تاکہ یہ آگے ترقی نہ کر سکے تو جتاب والا وزیر اعلیٰ صاحب نے جب پہلے بھی میں انکو کوئی دفعہ کہا ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ جب چہل بار بنا تو انہوں نے سب سے پہلے یہ اعلان

کیا کہ میں تعلیم پر خاص توجہ دوں گا لیکن جناب والا وزیر اعلیٰ کی مجبوریاں سب عوام بھی جانتے ہیں، ہم لوگ بھی جانتے ہیں لیکن وزیر اعلیٰ سے ہم لوگ یہ گزارش کرتے ہیں کہ خدا را اس طرح نہیں کریں آپ صحیح کام کریں عوام کے مفاد کی کام کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ کسی سے نہیں ڈرے لیکن خدا کو ماں اس وقت جو کرپشن ہو رہی ہے جناب والا اسکو دکا جائے تو جناب والا ہمارے محنت کو آپ دیکھیں جناب والا ہمارے علاج معاملجے کی کیا حالات ہے لیکن یہاں دیکھوں پچھلے سال بھی اربوں روپے خرچ ہو چکے اور پھر اربوں روپے خرچ ہو رہے ہیں لیکن آپ بتائے کہاں ہمارے آپ باقی چھوڑیں آپ جا کر کے کلیوں اور دوسرا سے جگہوں کو آپ چھوڑیں آپ کو نہ Hospital لے لیں کہ اس کو نہ کے ہا سپیت میں کیا ہو رہا ہے دوائیاں کہاں جا رہی ہیں ایک غریب آکر کے یہاں اس کو جگہ بینے ملتی ہے دوائیں وہ خود خریدتے اور ڈاکٹر صاحبان جناب والا وہ یہاں پانچ منٹ بینے کر کے یہاں سے اٹھ کر کے وہ اپنے کلینک میں چلے جاتے ہیں اور وہاں سے لاکھوں روپے کماتے ہیں لیکن بار بار اسمبلی کے فلور پر ہم لوگوں نے یہ کہاں ہے جناب والا اک اس کے لئے کوئی قانون بنایا جائے کہ عوام پر ایک طرف سے ڈاکٹر قلم کر رہا ہے جیسا کہ سی۔ ایم۔ ایم۔ ایم جناب والا وہاں ڈاکٹر بینے ہیں اور اس ہا سپیت کو بھی وہ کچھ دے دیتے ہیں تمام ڈاکڑوں کو اسی ہا سپیت میں شفت کیا جائیں تاکہ جو پرائیویٹ جو بھی نائم ہے وہ اسی ہا سپیت میں بینے کر کے لوگوں کے علاج کیا جائیں یہ نہیں ہے کہ جناب والا کو وہ اربوں روپوں کا وہ کلینک خریدتے ہیں کہاں سے آیا پسیے ان کے پاس جناب والا آپ خود سوچیں آپ جا کر کے ڈاکڑ کو دیکھیں جو آج کروڑوں کے مالک ہے انہوں نے اس غیر عوام کا خون چوں کر کے یہ بلڈ تیس بنا لی ہے اس تو جناب والا یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ ایک طرف تو آپ کروڑوں اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں اور اسکے باوجود لوگ مجبوری کے تحت جا کر کے پرائیویٹ کلینک میں علاج کرنے کے لئے انکے پاس پیسے نہیں ہیں وہ خوشی سے نہیں جاتے ہیں جناب والا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مصطفیٰ خان صاحب ذرا نام کا بھی خیال رکھیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: نحیک ہے جناب والا تو جناب والا ہمارے صوبے کے ایک

اہم مسئلہ ہے اس پر ہمیں خاص توجہ دینی چاہئے آپ جا کر کے ڈویشن ہیڈ کوارٹر کو دیکھیں وہاں کچھ آپ
کو نہیں ملے گا وہاں پر بھی آج کل یہ ہے کہ ہر ضلعے میں ہی ڈاکٹر جوہا کوٹل میں ہوتے ہے جناب والا
میں آپ کو پیشمن کی مثال دیتا ہوں وہی ڈاکٹر انہوں نے اپنے کلینک وہاں کھولے ہوئے ہیں اور جو سرکاری
ادوبات ہیں جناب والا وہ اپنے کلینک پر استعمال کر رہے ہیں یہ جناب والا اس پر گورنمنٹ کوئی توجہ
نہیں دیتی ہیں کہتے ہیں کہ بس بجت بنالیا اور بس بیٹھ کر کئے اس میں بندرا باشت کرتے ہیں کہ یہ آپ کا یہ
آپ کا جناب والا ہم لوگ تو کہہ رہے ہیں لیکن وقت آیا گا کہ عوام نے ان کا حساب انہی گورنمنٹ سے لیا
جائے گا جناب والا امن و امان کا مسئلہ ہے یہاں پر کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں لیکن آپ جناب
دیکھیں آپ ریکارڈ پر چیک کریں کہ کتنی جائیں ضائع ہو چکی ہیں کتنے لوگوں کو قتل کیے جا چکے ہیں کتنے
ڈاکے ہو چکے ہیں کتنی لوٹ مار ہو چکا ہے انہوں ہو چکی ہے امن و امان پر اگر ہم لوگ کروڑوں روپے خرچ
کر رہے یہ پیشمن میں آج کل بسم اللہ خان بھی ہمارے علاقے میں جناب والا ڈاکے ڈال رہا ہے انکے
علاقے سے واردات ہو رہی ہیں واردات بسم اللہ خان کے علاقے سے ہو رہی ہے کسی سے گازی چیزیں لیتی
ہے کسی کو انہوں کر لیتا ہے کسی کو کیا کرتا ہے جناب والا یہ میں نے پہلے بھی کہا تھا تو جناب والا کم سے کم ہمارا
پیشمن علاقہ جو تھا ایک پر امن علاقہ ہے اور ہم چاہئے ہیں کہ اس کو مزید پر امن ہنا کیس اس کیلئے جناب
والا بھی بار بھی میں نے کہا پورے ضلع پیشمن میں لیویز والے ہیں جو کہ بارڈر کا علاقہ بھی ہے پانچ سو میں
وہاں صرف لیویز موجود ہیں اور جناب والا آپ کو معلوم ہو گا اور آپ پوچھیں بھی کہ وہاں صرف ان کے پاس
دو تین گاڑیاں ہیں تو جناب والا بارڈر کا علاقے بھی اور بسم اللہ خان ڈاکے بھی مار رہا ہے دوسری طرف سے
بھی ہم نے لوگوں کو بھی کنٹرول کیا تو اس لئے اس پر خاص توجہ دینی چاہئے اور وہاں لیویز کا کوئی بڑا ہوا یا جائے
وہاں اس کو گاڑیاں دیا جائے تاکہ یہ کم سے کم ہم لوگوں کو وہاں امن مل سکے جناب والا وہاں آب نو شی
کا مسئلہ ہے۔

بسم اللہ خان کا کڑوزیر: یہ ریکارڈ پر لانا ہے کہ بسم اللہ خان ڈاکے مار رہا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: X X X X X X

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار غلام مصطفیٰ خان کے الفاظ کا رواوی سے حذف کئے جاتے ہیں وہ یہ الفاظ استعمال نہ کریں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: تمیک ہے جناب والا۔ تو لوگوں کے پیسوں کا پانی کا سکدے ہے۔ پینے کا پانی۔ اس کے بارے میں ہم نے یہاں بار بار کہا ہے وہاں کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں لیکن عوام کو صحیح معنوں میں پانی نہیں مل رہا ہے جناب والا یعنی سال بھی آپ لوگوں نے وہاں بورگاۓ وہاں ان کو بند کیا اس پر آگے کوئی کارروائی نہیں ہوتی ہے بھلی بار بھی یہاں مولوی امیر زمان نے کہا تھا کہ ہم کوئی نئی ایکسیم نہیں دیں گے پرانی ایکسیم جو ہے انکو ہم آگے کریں گے اور اس کو آخر تک ہم کا میاب کریں گے لیکن جناب والا ایسا نہیں ہوا میں اپنے حلقوں کے بارہ بورگاں کا ہوں کہ گورنمنٹ نے اس پر کروڑوں روپے خرچ کئے ہوئے ہیں بند پڑے ہوئے ہیں لوگوں کو بورگا کر کے اس کو سیل کر کے اور چلا جاتے ہیں لوگ بے چارے ترک رہے ہیں کہ بھائی اگلا بجٹ آ رہا ہے کہ اس بور پر مشین وغیرہ لگ جائیں گے اور ہمیں پانی ملے گا لیکن جناب والا ہمارے خیال میں سارے صوبے کے نئی حالات یہ بھلی بار بھی میں نے وزیر اعلیٰ کو یہ کہا کہ ہمارے حلقوں میں اس وقت بارہ تیرہ بورائیے ہیں جو کلیوں میں لگائے ہوئے ہیں اس کو بند کئے ہوئے ہیں لوگوں کو پانی نہیں مل رہا ہے تو جناب والا ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ صحیح معنوں میں ہوام کی خدمت کریں پانی جیسے نعمت جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے آپ نے بورگاۓ ہوئے ہیں اس پر کروڑوں روپے خرچ کئے ہوئے ہیں ابھی تو اس کو کم سے کم لوگوں کے استعمال کے قابل تونا میں لیکن اس کو بند کیا ہوا ہے اور اس سال پھر نئے بورگاں میں گے اور لوگوں کو سیاسی طور پر تقسیم کریں گے عوام کو خوش کریں گے لیکن خالی بورے جناب والا کچھ نہیں بتتا ہے ہم لوگ یہ چاہتے ہیں کہ جو بورنہوں نے لگائے ہیں اور بند پڑے ہیں اس کو فوری طور پر قابل استعمال بنائیں تاکہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور لوگوں کو پینے کا پانی مل جائے جناب والا زراعت جیسا کہ ہم کو معلوم ہے کہ ہمارے صوبے کے تمام لوگوں کا دار و مدار زراعت پر ہے بلکہ اگر نوے فیصد کا انحصار اس زراعت پر ہے لیکن جناب والا زراعت کے ساتھ ہم کیا لوگوں کی ہم نے کوئی

XXXXXX بحکم جناب ڈپٹی اسپیکر الفاظ کا رواوی سے حذف ہوئے۔

مشکلات حل کی ہیں نہیں جناب والا اگر ہم زراعت کو صحیح معنوں میں ترقی دیں گے تو اس صوبے میں کم سے کم مشکلات کم ہو سکتے ہیں اگر ہم زراعت کو اسی طرح کریں جیسے ابھی چلتا رہا ہے تو یہ ہم اور عموم اور مشکلات سے دوچار ہوتے جا رہے ہیں جناب والا میں خاص کر کے میں بھلی کی بات کر رہا ہوں لوگ پہلے خوش تھے کہ نواز شریف نے واپڈا کے لئے فوج کو بلا یا اور فوج نے زور سے لوگوں سے پیسے تو وصول کے لیکن جناب والا خود ویکھیں پھر اس میں سے وہی حالات ہیں لوڑ شیندگ ہے وہی بھلی ہے لوگوں کی موڑیں جل رہی ہیں لوگ در بدر ہو رہے ہیں ابھی اس کو کون بولے ابھی ملٹری والا آ کر بیٹھ گئی ہے اس سے کوئی بات کرنے والا نہیں یہ جرم ہے ہم وزیر اعلیٰ سے یہ کہتے ہیں کہ بھائی کم سے کم جس کا معاملہ ہوا تھا ہم اسلام آباد گئے لیکن وہی حشر ہے جو پہلے تھا تو اس پر خاص توجہ دی جائے اس کا بلیدی صاحب کو پڑھے ہے یا نہیں۔ جو ہم اپنے پیسوں سے کچھ جو بلڈوزر کے گھنٹوں کے لئے پیسے رکھتے ہیں تو اس وقت ہمارے حلقت میں کوئی بلڈوزر نہیں چل رہا ہے۔ بسم اللہ خان پھر غصے میں ہو جائیں گے جناب والا ہمیں چار بلڈوزر دے گئے تھے ایک تو بسم اللہ خان لے گیا۔ کہتا ہے کہ وہاں کیا کرتا ہے بسم اللہ خان نے اپنا بلڈوزر نہیں دیا پھر سن سے ایک بلڈوزر دے لے گیا بسم اللہ خان اپنا بلڈوزر نہیں دے سکتے تھے چارڈوزر ان کے پاس ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محترم وزرا وقت کا خیال رکھا جائے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: تو میں یہ وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں لاتا ہوں کچھ بلڈوزر کے افران ہمارے پاس آئے ان کو کہا ہمارے علاقے کے کچھ گھنٹے ہیں کیوں نہیں چلا رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہ بلڈوزر چار میں سے ایک ہے یہ تو انہوں نے کہا ہمارے بلڈوزر خراب ہیں ہم نے کہا کہ آپ اپنے بلڈوزر نجیک کریں بولتا ہے کہ آپ تو بادشاہ آدمی ہیں ہم نے کہا کیوں؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم ممبر سے گھنٹے لے کر پھر بلڈوزر بناتے ہیں بھائی آپ کو وہاں سے جو محکے سے فنڈل رہا ہے ہو کہتے ہیں کوئی فنڈ نہیں ہے وہ ہمیں کہہ رہا ہے کہ آپ جانیں آپ کا بلڈوزر جانے آپ کا بناتا جائے ہم یا تو زمیندار سے پیسے لے کر بناتے ہیں یا ممبر سے کچھ گھنٹے لے کر اس کو فروخت کر کے بناتے ہیں۔ جو بلڈوزر کے پیسے ہوتے ہیں وہ وزیر یا محکے والے بل بن کر یا اپنی جیبوں میں ڈالتے ہیں۔ یہ ان کے افران کی بات ہے کہ ہم کسی اور بے

پیے لے کر بناتے ہیں اور اس کے پیے اپنی جیبوں میں ڈالتے ہیں تو جناب والا یہ اگر حالات رہیں تو زمینداروں کو ہم آپ کے پاس لے آئیں گے زمیندار سے وہ کتنے پیے لیتا ہے لیکن اس کے باوجودہ ہم اس کو بلند و ذریبیں دے سکتے ہیں۔

جناب و پی اسپیکر: سردار صاحب وقت کا خیال رکھا جائے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا آگے چلتے ہیں ہمارے نوجوان جن کی قسم میں اب روزگار بھی نہیں ہے اور ان کی در پری یہ ہے اس کے ساتھ ہم سپورٹس کی بات کریں گے جناب ہمارے ہزاروں نوجوان کی توجہ سپورٹس کی طرف ہو جائے ملازمت ان کو نہیں مل رہی کوئی روزگار ان کو نہیں مل رہا ہے کم سے کم اس سپورٹس پر ہمیں توجہ دیتی چاہئے اور ہم خاص کر کے بڑے افراد سے کہتے ہیں کہ آپ نے سپورٹس میں صرف چالیس لاکھ روپے رکھے ہیں دیکھو جناب والا ہمارے اس پورے صوبے میں آپ ہر ضلع کے یوں پر دیکھیں وہاں ہزاروں لوگ ایسے ہیں وہ کیا کریں اگر ان کو ہم قصد ابرانی کی طرف دھکلیں تو ہمارا خیال ہے پھر تو اس چالیس لاکھ سے بھی بے شک کم کریں اگر ہم نوجوانوں کو برائی سے بچانے کے لئے روزگار نہیں دے سکتے ہیں انکو سپورٹس کی طرف لا کیں تاکہ وہ ایسے معاشرے سے دور رہیں جو کہ وہ برائی کی طرف چلا جائے تو میں وزیر اعلیٰ سے خصوصی روکیست کروں گا کہ کھیل کے لئے ایک کروڑ سے زیادہ رکھا جائے اور جناب والا اس سے پہلے کا آپ ریکارڈ چیک کریں اس سے پہلے سپورٹس کے لئے پانچ کروڑ چالتا تھا لیکن افسوس کی بات ہے کہ آپ نے اس کو کم کر کے چالیس لاکھ روپے کر دیا ہے ابھی تو مولوی امیر زمان صاحب بھٹھ گئے ہیں پچھلی دفعہ انہوں نے یہ ہم سے وعدہ کیا تھا کہ میں چالیس لاکھ روپے اسکے ریلیز کروں گا لیکن انہوں نے اس چالیس میں صرف دیکھیں لا کھو دیئے ہیں صرف ان پہلوں کیلئے ہیں آپ دیکھیں کہ یہاں پر کتنے اضلاع ہیں جناب والا یہاں تو اس صوبے کے لوگ اتنے پیچھے گئے ہیں پہلے تو یہاں پر آں پاکستان نور نامنث ہوتے تھے یہاں شغل ہوتے تھے یہ سپورٹس کیلئے لوگوں کا رہجان کرنے کے لئے یہاں نور نامنث ہوتے تھے لیکن آپ دیکھیں کہ یہ کتنے سالوں سے بند ہیں کہ یہاں کوئی نور نامنث نہیں ہو رہے ہیں ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اس مد میں کروڑ سے زیادہ ہونا چاہئے تاکہ کوئی نور نامنث

آل پاکستان رکھا جائے کچھ اور مشتعل اضلاع کو دیا جائے بجٹ میں ہر ایک کو بولنے دیا جائے ہم ایک دفعہ بولتے ہیں اور حکومت والے دو دفعہ بولتے ہیں افسوس کی بات یہ ہوتی ہے جتاب والا کہ ان کے کابینہ میں یہ بجٹ پاس ہوتا ہے لیکن وہاں پر کوئی ممبر یہ بتائے کہ انہوں نے مرکز کے خلاف کچھ کہا جیسا کہ ہاشمی صاحب نے کہا یا کابینہ میں انہوں نے اس کیلئے کوئی پالیسی بنائی کہ وہ وہ عوام کے مقابلہ کیلئے ہوتا جتاب والا یہاں خیرخواہ صاحب نے خود اپنی تقریر میں یہ اعتراف کیا کہ یہاں کرپشن ہو رہی ہے خیرخواہ صاحب تو انھوں گیا میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے محکمے کے دبلڈوزر ہیں ایک تو خراب ہے تو دوسرا کہاں ہے اگر وہ ہوتے تو جواب دیتے یہ کرپشن نہیں ہوتی ہے کہ لوگوں سے پہنچنے کی وجہ کرپشن ہے کہ محکمے کا بلڈوزر لیا اور اب وہاں خراب کھڑا ہوا ہے اب وزیر اعلیٰ ان سے پوچھتے حکومت کا وہاں ڈیزل خرچ ہو رہا تھا اور اپنی ذاتی کام کیلئے استعمال کر رہے تھے وزیر اعلیٰ انکو اتری کر کے کہ وہ بلڈوزر رکھا کھڑا ہے کس لئے گیا تھا اور کہاں کھڑا ہے تو جتاب والا اسی طرح مولوی واسع صاحب نے کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ آپ کابینہ میں پا اجھ کیوں نہیں اٹھاتے ہیں وہاں آپ کو یہ جرأت کیوں نہیں ہوتی ہے یہاں آپ فلور میں آ کر کہتے ہیں لیکن کابینہ میں کیوں آپ ریکارڈ پر دکھائیں کہ آپ نے مرکز کے خلاف یا اس صوبے کے حقوق کیلئے کابینہ میں کوئی فیصلہ کیا ہے لیکن میں اس فلور پر اپنی پارٹی کی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ انھوں کھڑے ہو جائے اور کابینہ میں اس صوبے کے لئے ایسے فیصلے کریں کہ جو صوبے کے مقابلہ کیلئے ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن اس طرح غلط بیانی کہ کچھ اور بولتے ہیں اور کابینہ میں بیٹھ کر کے بندرا بانٹ کرتے ہیں اور اپنی میبوں کو گرم کر لئے ہیں جتاب والا یہ عوام کو دھوکہ دینے کیلئے یہ کر رہے ہیں اور اس دن ہمارے سردار صاحب نے یہاں تک کہا ہے کہ ہم لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس صوبے میں یہ کرپشن ہو رہی ہے یہ ہو رہا ہے یہ ہمارے سردار صاحب کہر رہے ہیں کنوش جان تو جتاب والا وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ کہر رہے ہیں کہ ہم لوگ لوٹ رہے ہیں آپ یہی ہمارے ساتھ ہو جائیں کریم نو شیر و اتنی صاحب یہ کہہ رہے ہیں ہم یہ کہر رہے کے آپ کرپشن کر رہے ہیں لیکن کریم نو شیر و اتنی صاحب کہر رہے کہ آپ ہمارے ساتھ مل جائیں تو جتاب والا یہ صوبے اور اس میں یہ حکومت اس طرح سے عوام کی خدمت کریں گے

آخر میں میں یہ کہوں گا کہ یہ بحث عوای بحث نہیں ہے یہ چند لوگوں کیلئے بحث بنایا گیا ہے اپنی جیبوں میں ڈالیں گے اور کرپشن کریں گے اور یہ بات میں پھر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وزیر اعلیٰ نے اس پر توجہ نہیں دی اور اس پر کارروائی نہیں کی تو ہم لوگ مجبوراً عوای قوت استعمال کریں گے۔ شکریہ جناب والا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مہربانی۔ میر اسد اللہ بلوچ صاحب۔

سردار عبدالرحمن حسینیان (وزیر)۔ جناب آج کے اخبار کوہستان میں ایک خوبصورت تصویر لگی ہوئی ہے تو اس میں ہمارے جماعتی صاحب بیٹھے ہیں اور ہمارے پرانے صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ایک گول دائرے میں پستول رکھا ہوا ہے۔ یہ وضاحت کریں کہ کس کا پستول ہے اور آپ نے بختی کی ہوئی ہے کہ کوئی اسلحہ نہ لائے ہم تو چاہو نہیں لاتے یہ کیا اسمبلی کے قواعد کے خلاف ہے اتنے چیزیں میں ہے۔

میر فالق علی جمالی: اس کی میں وضاحت کروں یہ نواب مگسی صاحب چھوڑ کے گئے تھے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب یہ ہمیں ڈال گتا ہے کہ جب فضل صاحب پستول لے کر آئیں ہم کیا کریں۔ ان کے خلاف ہمیں تحفظ فراہم کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مندو خیل بیٹھے ہوئے ہیں جو بھی ضرورت ہوانے سے بات کریں۔

میر اسد اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب آپ نے مجھے اس بحث پر بولنے کا موقع دیا جناب اسپیکر صاحب تین دن سے 2000-1999 کا جو بحث میں رہا ہے اس پر اپوزیشن کے دوستوں نے تعمیری تقید کی ہے بہت سے کمزور یوں کی نشان دہی کی ہے یقیناً یہ جمہوری گورنمنٹ اور ایک جمہوری دنیا میں اپوزیشن کا جو روک ہے ایک صحت مند جمہوری سٹم کے لئے ان کی تقید یہ ایک بہتر ماحول پیدا کر سکتی ہیں لیکن جہاں تک جمہوری دور میں اپوزیشن کے سیٹوں پر بیٹھ کر اپنے آپ کو فرشتہ سمجھتا باقی زریعہ میتوں کے جتنے قابل احترام دوست ہیں ان کو کرپشن کا بانی سمجھ کر نوازا یہی نا انصافی ہے۔ بلوچستان کا صرف یہ آج کا بحث نہیں ہے میں اپنی تقریروں میں مرکزی گورنمنٹ پر پاکستان کے آئینے میں رہتے ہوئے ملک کے اس فریم ورک میں رہتے ہوئے تعمیری تقید کا بھی حق رکھتا ہوں جناب اسپیکر اگر سرت کے ساتھ ہم یہ کہیں کہ یہ ایک انقلابی بحث ہے یقیناً ہم یہ کہیں نہیں سکتے ہیں کہ ہم نے یہ انقلابی بحث پیش کیا ہے

لیکن اس کی ذمہ دار اس اسیبلی میں جو بیٹھے ہوئے دوست ہیں جو بلوچستان کے غیور عوام نے اپنی مینڈیٹ ان کو دی ہے اس کے ذمہ دار یہ نہیں ہیں اس ملک کو پچاس سال ہوئے ہیں لیکن جب بھی ہم نے بحث بنا لیا ہے انہوں نے بھیک کے طور پر ہمیں کچھ دیا ہے حق ہمیں کبھی نہیں دیا گیا ہے اور بھیک سے ہم بلوچستان کی بھائی کی صفات نہیں دے سکتے ہیں چاہے اس بحث اختر مینگل پیش کرے یا جان بھائی صاحب پیش کرے یا کوئی اور۔۔ جب بحث کا سلسلہ شروع ہو گا تو یہاں بلوچستان کے فریزیری تیکھ کے دوست مرکز کے پاس جائیں گے بلوچستان کی پسمندگی کو مید نظر رکھتے ہوئے اپنے سائل پیش کریں گے تو ان کو ان الفاظ کے ساتھ خاموش کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ جناب بلوچستان میں کچھ پیدوار ہی نہیں ہے بلوچستان کے کچھ وسائل ہی نہیں ہیں اگر ہم بلوچستان کو ٹکھدے رہے ہیں تو وہ ہمارے اپنے سر کا ثواب ہے جناب اپنیکر جہاں تک مرکز کا یہاں رویہ ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کی سرزی میں مالا مال ہے مرکزی حکومت کو بلوچستان سے پچاس ارب روپے روپے روپے کشمذیوٹی سے وہ حاصل کر رہے ہیں ، چار ارب روپے گذانی شپ بریلنگ سے وہ حاصل کر رہے ہیں ، آنٹھ ارب روپے جو بینکوں سے انٹریسٹ حاصل کر رہے ہیں ، پیٹنی ایل سے چار ارب مل رہا ہے ، اور کم از کم سوئی گیس سے بارہ ارب روپے مرکزی حکومت کو روپے نیوٹل رہا ہے یہ سالانہ پچاس ارب کے قریب ہونگے۔ جناب اپنیکر صاحب ہمیں جو دے رہے ہیں اس وقت جو ہم نے جو بحث بنا لیا ہے باکس ارب روپے کا ہے جو وہ قطعوں کے حساب سے وہ ہمیں باکس ارب روپے ، چوہیں کروڑ روپے ماہانہ ہمیں دے دیں لیکن کبھی وہ پچاس کروڑ کبھی ستر کروڑ دیتے ہیں اس صوبے کا حال ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب وہاں جا کر بھیک مانگتے ہیں ابھی اپوزیشن کے دوستوں کو یہ چاہئے کہ صرف یہ تقدیمہ کریں کہ فریزیری تیکھ والے کیا کر رہے ہیں جناب اعلیٰ صاحب بھی جاتے تھے اور وہ بھی جاتے تھے انہوں نے کیا تکوار ماری ہے سوائے گوادر کے لوگ انتظار کر رہے تھے کہ جناب وزیر اعلیٰ آ کر موڑوے کا افتتاح کریں گے تالیاں بجا کیں گے یہ تالیاں تو انہوں نے نواز شریف کے ساتھ بجا کیں وہ تو قوم پرست کا بلند باغمدوے کر رہے ہیں کہ بھائی بڑے افسوس کے ساتھ جناب اپنیکر صاحب اگر بلوچستان میں وسائل نہیں ہیں بلوچستان مرکز پر بوجھے ہے تو خدارا بڑے بھائی نے

جہاں سے ہم نے اخیاں تھا انہوں نے اپنے کندھوں پر رکھ کر دے ہم ان سے یہ درخواست کرتے ہیں اور بلوچستان کے مجموعی مفادات ایک پارٹی کے ساتھ نہیں ہے یہاں جتنے دوست ہیں آسمی کے باہر وہ بلوچستان کے حقوق کے دعوے دار ہیں لیکن عملی مسئلہ پر انہوں نے اس کے لئے کیا کیا اس صوبے کو کیا دیا یہ فیصلہ آنے والا وقت کرے گا اور یہ عوام کسی کو نہیں بخشیں گے اور اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کو کہ بلوچستان کے غریب عوام کے نام پر انہوں نے نہ صرف اس ملک بلکہ بیرون ملک اپنے لئے بنگلے بنائے ان کو بلوچستان کے عوام کبھی معاف نہیں کریں گے جہاں مرکز کو اپنے حقوق پیش کرنے کا سوال ہے جماں کو تو طمعنہ دیتے ہیں کہ کمزور بندہ ہے ٹرانسلی غرب ہے انہوں نے تمیں چار دفعہ جس طرح سے بلوچستان کا کیس پیش کیا ہے کسی دیگر وزیر اعلیٰ نے نہیں کیا ہے میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے نام دیا اور بحث پر جب وہنک ہو گی تو ہمارا وہ فریڈری نیچ کا ہو گا۔ مہربانی شکر یہ۔

جناب ذ پی اپسیکر: میر محمد عاصم کرد صاحب۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو): شکر یہ اپسیکر صاحب۔ آپ تے بحث پر اظہار خیال کا موقود دیا ہے کافی دوستوں نے اظہار کیا ہے میں بھی کچھ اپنے خیالات کا اظہار کروں گا جناب اپسیکر صاحب جو بحث ہمارے صوبائی وزیر خزانہ صاحب نے پیش کیا ہے غیر ترقیاتی بحث سترہ ارب پندرہ کروڑ سترہ لاکھ روپے کا ہے اور جو ترقیاتی بحث ہے پانچ ارب بادن کروڑ ایک لاکھ ہے، نوٹل بائیس ارب ساسٹھ کروڑ اخہارہ لاکھ کا ہے۔ اپسیکر صاحب جہاں تک غیر ترقیاتی بحث کا تعلق ہے اس میں صوبائی وزیر خزانہ صاحب نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں بالکل مایوس کن ہیں اگر حکومت بلوچستان اور اس میں حصہ مخلوط پاریاں ہیں اگر ان کی کارکردگی یہ رہی تو دو سال بعد بلوچستان کے ملازمین کی تنخوا ہوں گے کہیں نہیں ہونگے۔ جناب والا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے جو ہماری صوبائی حکومت نے مرکز کے ساتھ مذاکرات کے تھے وہ ناکام ہو گئے ہیں مایوس ہو گئے اس لئے جو بحث پیش کیا گیا ہے یہ سارے بلوچستان کے لئے مایوس کن ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ روایت رہی ہے جس حکومت نے بحث بنایا ہے اس سے پہلے حکومت اور اپوزیشن کی پارٹیوں سے رابطہ کیا ہے اور ان سے مشورے مانگے ہیں تجاویز مانگی ہیں۔ مگر اپسیکر صاحب اس دفعہ ہم سے کوئی بھی تجویز

نہیں لیا گیا یہ بجٹ خود خرچ کر لیں گے اور ہم سے بھی نہیں پوچھیں گے اے ڈی پی ہمیں ایک سو سانچھی
اسکیمیں ڈالی گئی ہیں مگر اس میں ہمارے حلقے سے ایک بھی اسکیم نہیں ڈالی گئی ہے اپنے صاحب مسئلہ یہ ہے
کہ چاہے مینگل حکومت ہو چاہے جان جمالی صاحب کی حکومت ہو یہ مختد کا کبل ہے ہر طرف اپنی طرف
کھینچتا ہے کہ ہمیں مختد نہیں لگے تو اپنے صاحب جب مرکز سے علاقے کے حاب سے صحیح فند نہیں میں گے
تو یہ ہر دن کاروبار ہوتا ہے ہر سال ہم لوگ روتے ہیں اور کچھ نہیں ملتا ہے یہ صدمی ختم ہو رہی ہے لیکن آج بھی
بلوچستان میں بنیادی ضروریات نہیں ہیں آپ یقین کریں میں تو سارے بلوچستان کی بات کر رہا ہوں اور
جب اپنے حلقے بولان کی بات کرتا ہوں تو پینے کے لئے پانی نہیں ہے لوگ نکل مکانی کر رہے ہیں ہمارے
بند بنا نے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے ارکشن کی اسکیم ہیں جو بala ناڑی میں وہاں بن سکتی ہیں اگر آپ
صحیح معنوں میں وہاں بند بنا کیں تو گندم آپ کو باہر سے نہیں مٹکوانی پڑے گی۔ پینے کا پانی سیلا ب کا جو پانی
تالاب میں آتا ہے کہے بھیز بکریاں اونٹ گدھے گھوڑے سارے اس میں نہلاتے ہیں اور پیتے ہیں اور وہ
پانی بھی وہاں میر نہیں ہے کیا وہ بلوچستان اور پاکستان کے باشندے نہیں ہیں گندے صحیح بامدھے جائیں وہ
صاف پانی تو ہیں مگر اپنے صاحب لوگ وہاں احساس محرومی کی زندگی بسر کر رہے ہیں لوگ اجتماعی خودکشی
پسروں ڈال کر رہے ہیں۔ آپ کے وزیر اعظم کی کھلی کھریوں میں لوگ اجتماعی خودکشی کر رہے ہیں اس
کے علاوہ اور کاپنے نہیں ہے لوگوں کے پاس ذریعہ معاش نہیں ہے روزگار نہیں ہے لوگوں کے پاس کھانے
کے لئے کچھ نہیں ہے لوگ کیا کریں اپنے صاحب۔ آپ ان کے لئے ڈیم نہیں بناتے ہیں گندے نہیں
بناتے ہیں بے روزگاری۔ آپ یہ بھی نہیں کرتے ہیں اندازو لگا کیں دوسال ہو گئے ہیں آپ نے مرکزی
حکومت سے کچھ نہیں لیا ہے اور بلوچستان کا ایک یعقوب ناصرخا اس کو بھی بدنام کر کے نکالا گیا۔ بلوچستان
کی کوئی نمائندگی وہاں نہیں ہے مرکز میں۔ اور پنجاب میں ہائی وے بن رہے ہیں راولپنڈی تالا ہو رکا جو ہائی
وے بناتے ہیں اس لائلت سے بلوچستان کے تمام روڈ بیکٹاپ ہو جاتے تھے مگر اس کے باوجود یہاں کچھ نہیں
کیا گیا ہے جیسے ہمارے محترم وزیر اسد بلوچ نے کہا ہے پچاس ارب روپے مرکز کے پاس ہیں اور نہیں دے
رہے ہیں تمام فنڈ زمولانا امیر زمان لے گئے ہیں۔

ابھی میں یہ کہتا ہوں کہ مولوی امیر زمان نے یہ سارے فتنے لے گئے تو امیر زمان لا محال لے جائے گا۔ کیونکہ وہ بنا رہا ہے اگر میں خود ہو جاؤں میں تو اپنے حلقة کے لئے کالوں گاتا کہ میرے دوڑ مجھ سے خوش ہو جائیں۔ اگر کچھ زیادہ ہوں گے ساروں کو برابری کی بنیاد پر دیدیں گے مگر کیا کریں اپنیکر صاحب مرکز سے نہیں مل رہا ہے ہم اپنے جتنے بھی فریزر کے بھائیوں کو کہتے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ مود Move کرو اسلام آباد ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ فی نہیں اللہ نہیں کہ آپ پر احسان ہے نہیں بلوجستان کے حقوق کے لئے ہم آپ کے شانہ بثانہ ہیں آپ آگے ہو جائیں ہم دیکھتے ہیں آپ کو کیسے فتنے نہیں ملتے ہیں۔ آپ لوگ ایک بیان دیتے ہیں اس کے بعد بھی اپنیکر صاحب کیا کہوں ہمارے جو اسد بلوج نے کہا کہ ہمارے کی۔ ایم ہر ممینے کی تحریک لینے وہاں جاتے ہیں آپ اندازہ لگائیں تو خود مان رہے ہیں accept کر رہے ہیں ہر ممینے اپنیکر صاحب تحریک لینے اپنے آپ اسلام آباد جائیں گے۔ جائیں گے اپنیکر صاحب؟ اپنیکر صاحب ابھی کیا کہوں جی تو بہت چاہتا ہے مگر کچھ گلا بھی خراب ہے۔

جناب ڈپٹی اپنیکر: اختصار سے کام لیجئے جناب۔

میر محمد عاصم کرو (گیلو): جی؟

جناب ڈپٹی اپنیکر: وقت کا ذرا خیال رکھا جائے۔

میر محمد عاصم کرو (گیلو): برف والا پانی پیا تھا جناب اپنیکر۔ اپنیکر صاحب انسان کی اولین ضرورت پانی ہوتا ہے ابھی اپنیکر صاحب بشمول بلوجستان کی چاروں طرف پانی کی قلت ہے ابھی میرے بولان میں جناب جس آپ اسکوں بنا کیں گے کافی بنا کیں گے پاپیل بنا کیں گے روڈ بنا کیں گے جب پانی نہیں ہو گا تو آپ کیا کریں گے۔ شروعِ دن سے آخر دن تک آپ کو پانی کی ضرورت ہے میرے حلقة میں ایک بھی تجویز پانی کی نہیں ہے اور وہ سالوں سے درودر ہیں اپنیکر صاحب لاءِ انجذب آرڈر کا۔ ابھی لاءِ اینڈ آرڈر کے لئے ایک ارب تہتر کروڑ بہتر لا کہ اتنا لیس ہزار رکھے گئے ہیں آپ ان کا نصف دیدیں مجھے اپنیکر صاحب آپ کو بلوجستان میں کوئی بھی کرمن لنظر نہیں آئے گا ہمارے بیچارے ہوم فنڈر صاحب خود وہ اپنے آپ کو تحفظ فراہم نہیں کر سکتے ہیں اپنیکر صاحب اس نیک پر حملہ کیا گیا اپنیکر صاحب دو آدمی

مارے گئے اپنے صاحب اسکی مشینری کو تباہ کیا گیا اور وہ بے چارہ کچھ نہیں کر سکتا ہے تو اپنے صاحب کتے پسیے لاءِ اینڈ آرڈر پر جو آپ لوگ خرچ کر رہے ہیں اس کے نصف کو آپ دے دیں آپ دیکھیں بلوچستان میں آپ کو حلقہ کہتا ہوں کوئی کرامہ crime ہو ایں اسکا ذمہ دار ہوں اتنے پیسے دینے کے باوجود بھی لاءِ اینڈ آرڈر کنٹرول نہیں ہے شریف لوگوں کو ٹنک کیا جاتا ہے ابھی بھی کھلے عام پھرتے ہیں with weapons اپنے صاحب۔ شاید آپ نے بھی دیکھا ہو گا اسے کوئی کچھ نہیں کہتا جو شریف بندہ ہے اس کے گھروں پر چھاپے اسے لے بھی جا رہے ہیں اس پر ناجائز کیس بھی بنارہے ہیں ابھی کیا اپنے صاحب میں کھوں میں نے تو اپنے سی ایم کو کہا ہے ایسے ہمارے نائب تحصیلدار لگائے ہیں ان کے سربراہ لگ گئے ہیں پانچ ہزار FIR per میں نے ایک دن سی ایم صاحب سے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ میں آدمی گھٹے میں جاتا ہوں اور ایک آدھا یاف آئی آرچاک کر کے لاتا ہوں وہ سامنے بیٹھے ہیں ایف آئی آرچاک کر کے لاتا ہوں ناجائز پانچ ہزار اسکا ریث ہے جناب اپنے صاحب۔۔۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔۔۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو) : آپ خود ہی جائیں میں اسکا ایڈریس آپ کو دے دیتا ہوں تو اپنے صاحب تو یہ حال ہے آپ بتائیں جب تک آپ لوگوں کو ذریعہ معاش دیں گے تو اس وقت تک لاءِ اینڈ آرڈر کنٹرول نہیں ہو گا آپ لوگوں کو تو کریاں دیں ذریعہ معاش دیں پھر اسکے بعد جو کرامہ کریں اس کو آپ پکڑیں۔ اپنے صاحب جب لاءِ اینڈ آرڈر کنٹرول ہو گا اسکے بعد آپ دوسرے اپنے سارے ترقیاتی ایکیم وغیرہ جو بھی ترقیاتی بجٹ تو آپ ان چاروں پر implement کر سکیں گے جب لاءِ اینڈ آرڈر نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں کر سکیں گے یہ سارے فضول ہوں گے آپ کے ذپی کمشنز اسم اللہ خان ابھی گئے ہیں قلعہ عبد اللہ میں آپ کے ذپی کمشنز چون کو علی زنی کو پریشان اپنے صاحب اسے پکڑا مارا وہ بے چارہ دکان میں بجا گا۔ اس کے باڑی گارڈوں سے رائلیں چھینے گے وہ بے چارہ چیخنا رہا مجھے تباو۔ ابھی اپنے صاحب جس ڈسٹرکٹ کا ذمہ دکھنے کی وجہ پر آپ اس سے کیا توقع رکھیں گے وہ تو اپنے آپ کو تحفظ فراہم نہیں کر سکتا ہے۔ اپنے صاحب ابھی اے ذپی کی طرف آتا ہوں اپنے صاحب آپ سے اور چیف منٹر صاحب سے بھی ریکومنڈ ہے میرے حلقوے بولان میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: عاصم صاحب دس منٹ مقرر کئے گئے تھے۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو): جی۔ Equal سارے بہادران کے لئے دس منٹ ہے اسپیکر صاحب یا میرے لئے ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تو ایک مرتبہ غیر حاضر تھے۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو): نہیں ساروں کو برادری کی بنیاد پر یا یہاں بھی کچھ فرق ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سب کے لئے۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو): پھر حیم مندو خیل صاحب کو بھی دس منٹ دے دینا تو اسپیکر صاحب کچھ ہمارے جو زیریں بخوبی پہنچتے ہیں انہیں بھی بجٹ پر اعتراض ہے۔ چیف نیشنل صاحب کو میں یہی کہتا ہوں کہ اگر اس بجٹ کو کچھ روایا از کر دے تو بہتر ہے گا کیونکہ اس کے اپنے ساتھی چیزیں مگری صاحب پر سوں باائی کاٹ کر کے چلے گئے چیزیں جعفر خان مندو خیل صاحب نے بھی ایک بیان دیا تھا اسی طرح اگر اسکو روایا از کیا جائے کچھ روایا از کر کے کچھ ہماری اسکیمیں وغیرہ جو حلقوں کے مفادات ہیں اجتماعی مفادات ہوں اسپیکر صاحب اسکیمیں کر پشون وغیرہ کرنا نہیں ہے جو اجتماعی مفادات ہوں ہم لوگ اس میں پڑنا نہیں چاہتے ہیں۔ جو لوگ ہو اب ہے ہمارے اگر کچھ اسکیمیات وغیرہ چیف نیشنل صاحب سے بھی یہ ریکووٹ ہے کہ ہمارے اسکیمیوں کو ڈالا جائے تو بہتر ہے گا اور اسپیکر صاحب میں کہتا ہوں جو ہمارے ساتھی بلوچستان کے حقوق کے لئے اسکی مفادات کے لئے مرکز کے ساتھ جو لڑائی لڑیں گے ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور جو چاہے کہ مرکز سے جتنے بھی فنڈ پینڈ نگہداشتیں ہیں پہلے تو یہے خیال میں ۱۹۹۲ء میں ۳۰ کروڑ روپے تھے وہ بھی اور دوسرا سے جتنے مدد میں پڑے ہیں وہ لے لیں ہم ان کے ساتھ ہیں اسپیکر صاحب شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالحیم خان مندو خیل صاحب۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: اگر اجازت ہو تقریر کرنے کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: فرمائیے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر صاحب شکریہ بہت جب سے یہ حکومت بنی ہے تو

— میں تھوڑا سا مدد و دادر مختصر تقریر کر دوں گا اپنے حلقے کے متعلق تو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے جیسے ہی منتخب ہوئے تو اوس تھے محمد کا دورہ کیا اور وہاں ہر ایک جلسہ عام میں فیصلہ کیا کہ میں تمام بلوچستان کی نمائندگی کر رہا ہوں اور تمام حلقوں کا خیال رکھوں گا اور وہاں پر انہوں نے اعلان کیا تھا کہ میں پی بی ۲۶ کے روڈز کی بھی مرمت کراؤں گا اپنے اوس تھے محمد کے ساتھ ساتھ بھی اور تمام بلوچستان کا بھی جو بھی خراب حالات ہیں روڈ کے یادوں سے ترقیاتی کام میں تو اسکو ایک سال ہونے والے ہیں اپنے صاحب لیکن ذیرہ اللہ یار سے تحدید تک روڈ کا جوں کا توں حال ہے اور کوئی وہاں پر جو ہے روڈ کی مرمت کا کام نہیں ہو رہا ہے البتہ اوس تھے محمد جب اور دوسرے بھی فائیٹ علی خان کے حلقے ہیں اس پر ترقیاتی کام ہو رہے ہیں روڈ کی مرمت ہو رہی ہے دوسرے ایکیمات ہو رہے ہیں لیکن معلوم نہیں تمام بلوچستان میں صرف میرے حلقے کے ساتھ یہ خصوصی ان کی توجہ کیوں نہیں ہے اور مختلف کیوں ہے میری بھجھ میں نہیں آ رہا ہے اسی طرح میرے حلقے میں روڈ نہیں بنائے چاہے ہیں ہمیلتک کا کام نہیں ہو رہے ہیں واٹر سپلائی کے کام نہیں ہو رہے ہیں ذپنسریز وہاں پر کوئی دس کے قریب بننے ہوئے ہیں انکو حکومت اپنے حوالے کر کے دوائی وغیرہ نہیں دے رہی ہے اور نہ ہی اشاف وغیرہ اور نہ ہی میرے حلقے کو دوائی برابری کی بنیاد پر ڈسٹرکٹ جعفر آباد میں۔ دراصل اپنے صاحب یہ جو بجٹ بنائے اپنے خصوصی ٹریڈری پیچرے کئے یا چیف منڈنے اپنے حلقے کیا اپنے ساتھی کے لئے بنایا ہے جس میں جعفر آباد کے میرے حلقے نصیر آباد کے علاقے کو بالکل یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے تو اسکا میں احتجاج کرتا ہوں کم از کم چیف منڈن کو ایک ہی ڈسٹرکٹ میں ہوتے ہوئے ایسا نہیں کرتا جائیے سب کی برابری کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور کچھ ایسے معاملات ہیں جن میں ذکر کرو گا ریج کیتاں جو ہے وہ پہنچ فیڈر کے ساتھ بنا اور بن رہا ہے وہاں پر بھی ذاتیات ہو رہے ہیں جہاں تک میرے حلقے کا تعلق تھا تو وہاں parallel وقت آگیا نامہ یعنی اس حدود سے باہر نکال کر اپنے زمینوں کی طرف لے کر گئے یہ سراسر زیادتی ہے اور نا انصافی ہے۔ (اس موقع پر جناب اپنے صدارت پر مستکن ہوئے)

جناب اپنے صدارت پر مستکن ہوئے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: حالانکہ چیف منٹر سے میری ملاقات ہوئی تھی انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی اس کے باوجود رجیع کیناں صرف اپنے زمینوں کے لئے بنائے حالانکہ اس سے ایک ہفتہ پہلے میں نے ایک قرارداد پیش کی تھی کہ رجیع کیناں بنایا جائے یا پت فیڈر کے اوپر لفٹ پرپ کی اجازت دی جائے تاکہ میر ون کی زمین آباد ہو یکین وہ قرارداد نامنظور ہوئی اس کے ہفت بعد رجیع کیناں بنانا شروع ہوا تو یہ سراسر میرے حلقوں کے ساتھ نہ اضافی اور زیادتی ہے جناب اپنے کارکوئی ترقیاتی کام نہیں ہو رہا ہے کوئی پروگرام نہیں علاقت میں لیکن اصل مسئلہ میرے حلقوں کا اسون وaman کا ہے تمام بلوچستان کا بالخصوص جعفر آباد میں وہاں روزانہ موڑ سائیکل چھینے جاتے ہیں اور لوگوں کو گولیوں سے مارا جاتا ہے کئی لوگ اس طرح مارے گئے اور زخمی ہوئے پہنچے دنوں جب میں کراچی میں تھا تو روزانہ بھی فون آتے تھے کہ آج اس کا موڑ سائیکل چھین لیا گیا آج فلاں جگہ سے کسی کا موڑ سائیکل چھینا گیا موڑ کا بھی اسی طرح چھینے جاتے ہیں اور یہاں تک کے شام کے نائم روڈ بلاک کر دیئے جاتے ہیں جبکہ وہ اے ایریا ہے سارا اور تین دن تک متواتر روڈ بلاک کیا گیا۔ بڑے بڑے پھر اور اسٹینس رکھے گئے راستہ بند کر دیا گیا لیکن وہاں کی پولیس محبت کی بالخصوص جو کہ چیف منٹر کے حلقوں کے آدمی ہیں میں نے کئی دفعہ ان کو بتایا کہ وہ صرف رشوت کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اسون وaman کی طرف توجہ نہیں دے رہے تین دن راستہ بند تھا لوگ خوف وہر اس اور پریشان تھے کہ کیا کریں کوئی شناور نہیں وہاں پر ایک فیجر انگوہ ہوا پندرہ روز پہلے جعفر آباد میں یہاں تک ایک چھین پوسٹ بے دولت پور جیز دین میں وہاں پر ڈاکوؤں نے فائر گنک کی اس لئے کہ اس چیک پوسٹ والوں کو یہاں سے بچکا گیا جائے تاکہ اس راستہ کھل جائے اور ہم آزادی سے ڈیکھتی کریں چوریاں کریں اور بد امنی پھیلا میں فائر گنک کی اور فائر گنک میں پولیس والا زخمی ہوا اور پھر وہ چیک پوسٹ پولیس والے خالی کر کے بھاگ گئے اور وہ چیک پوسٹ ابھی تک خالی ہے اور میں نے ان کوئی دفعہ بتایا کل پرسوں کا مجھے پہنچنے کی طرح وہاں ایک گوٹھ ہے شش الدین کھوسہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا ہے ڈاکو تھے یا بد معاش تھے انہوں نے ایک حملہ میں چار آدمی قتل کئے میر محمد اس کا بیٹا اور بیٹی اور اس کی بیوی زخمی ہوئے آج تک وہ ملزم ان گرفتار نہیں ہوئے تو جناب اپنے کارکر میرے حلقوں میں ضرورت ہے اگر آپ ترقیاتی کام نہیں دے سکتے کوئی ڈوپلمنٹ نہیں کر سکتے

تو کم از کم وہاں اُسن دامان کی طرف توجہ دے کر اُس کو برقرار رکھنا چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک پلانگ
کے تحت میرے حلقة کو متاثر کیا جا رہا ہے ایک ہی ڈسٹرکٹ میں دوسرے حصے میں بد امنی نہیں ہے پی بلی ۲۰
میں بد امنی نہیں پی بلی ۲۱ میں بد امنی نہیں پی بلی ۲۶ میں بد امنی اور زیادتی ہے جناب اپسیکر وہاں پر کرپشن کا یہ
عالم ہے کہ وہاں ایک تحصیلدار ہے چھتر میں ہائی کورٹ میں فیصلہ کیا ہے کہ onlegal ان لیگل طریقے
سے یہ تحصیلدار بنانا ہے اس کو ہٹا دیا جائے وہاں سے اس پر عمل کر کے دوسرے دن تیرے دن اسی کو
دوسرے طریقے سے بحال کیا اس حکومت نے تو اگر میرے حلقة کو اپسیکر صاحب یہ لوگ ترقیاتی کام نہیں
دے سکتے کوئی اور چیز نہیں دے سکتے ہیں تو کم از کم یہ pre plan پری پلان طریقے بد امنی پیدا نہ کریں
اور اُس دے تو اس نے اپسیکر صاحب میں احتجاجاً اپنے بالخصوص اپنے حلقة میں ایک پلان کے ذریعے جو یہ
بد امنی پیدا کر رہے ہیں تو اس سلسلے میں بالخصوص ڈاکٹر شمس الدین کھوسے کے گاؤں سے ملزم کو گرفتار نہیں کر
رہے اس کے لئے میں احتجاجاً اسمبلی سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔ (معزز رکن اسمبلی ہال سے احتجاجاً واک
آؤٹ کر گے)

جناب اپسیکر: شکریہ۔

میر محمد عاصم کرد: پاٹکٹ آف آرڈر۔

جناب اپسیکر: پاٹکٹ آف آرڈر عاصم صاحب۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اپسیکر میں اپنے بجٹ تقریر میں بول گیا تھا کہ صوبائی اسمبلی سیکریٹریٹ کے
ملازم میں کو ایک ماہ کی تاخواہ بولنے یا جائے۔

جناب اپسیکر: This is no point of Order تشریف رکھیں۔ آپ تقریر کر چکے ہیں۔

میر محمد عاصم کرد: اپسیکر صاحب آپ مجھے بولنے نہیں دیں گے میں واک آؤٹ کروں گا۔

جناب اپسیکر: آپ بے شک واک آؤٹ کریں۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل فلور آپ کے پاس

عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب اپسیکر انہیں اپنی بات کرنے دیں۔

جناب اپسیکر: عبدالرحیم خان صاحب آپ تقریر نہیں کرنا چاہتے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تقریر کرنا چاہتا ہوں لیکن ایک معزز رکن کا حق ہے انہوں نے پوائش آف آرڈر پر کرتا چاہتے ہیں۔

جناب اپسیکر: نہیں جناب وہ دوبارہ تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

میر محمد عاصم کرو: نہیں جناب میں پوائش آف آرڈر پر ایک دو بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اپسیکر: بولیں جناب۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اپسیکر میں آپکی توسط سے چیف منٹر صاحب کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۹۸ء۔ ۱۹۹۹ء۔ آخر ہونے کو لیکن ایم پی اے فنڈ ز کے تحت جاری اسکی میں اب تک مکمل نہیں ہیں میں یہ کہتا چاہتا ہوں کہ ان اسکیوں کی رقم Lapse نہیں ہو جائے۔

جناب اپسیکر: یعنی کہ اس کو پی ایل اے میں ڈالا جائے۔ نہیک ہے لیڈ ریف دی ہاؤس نے کہہ دیا کہ ہاں ہو جائے گا۔ تشریف رکھیں۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتر ان (وزیر پرائزمری ایجوکیشن): جناب اپسیکر پوائش آف آرڈر۔

جناب اپسیکر: تجہی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتر ان (وزیر پرائزمری ایجوکیشن): جناب اپسیکر ایک بھرپور ۲۵ منٹ ہونے والا ہے۔ اور بیانے بول چال بولنے والا ہے تو کم از کم آدھ گھنٹے لے گئے تو میرے خیال میں اب اجلاس کو ظہر کی نماز کے لئے وقفہ دے کر دوبارہ ۲ بجے اجلاس بلا لیں۔

جناب اپسیکر: جو ہاؤس کی مرضی ہے۔

قائدِ ایوان: جناب اپسیکر نماز اور لیچ کا وقفہ دے کر اجلاس دوبارہ تین بجے بلاں۔

جناب اپسیکر: So the house is adjourned to meet again at 3:00 O Clock.

(اجلاس ایک بھرپور ۲۵ منٹ پر سچھر تین بجے تک کے لئے متوجی ہوا)

جناب اپنے کریم خان مندوخیل کو وہ فلور سنجا لیں۔

عبدالرحمٰن خان مندوخیل: جناب اپنے کریم خان مندوخیل کی طرف سے جو اس بحث کے مختلف پہلو ہیں کوشش کروں گا اس پر ہے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے جو اس بحث کے مختلف پہلو ہیں کوشش کروں گا اس پر بات کروں اور اپنی تجاویز بھی دوں جناب اپنے کریم خان مندوخیل کی طرف سے نشانہ ہی کی تو اس میں ایک بنیادی مسئلہ مالیات کا ہے آمدی بڑھانے کا ہے اس میں پہر میں حکومت کی توجہ اس طرف دلاتا چاہوں گا کہ وہ اپنے وسائل جو ہمارے اپنے صوبے کے ہیں جو ہمارے مالیاتی ذرائع ہیں اس کے بارے میں واقعی سنجیدہ اقدامات کریں صوبے کے جو حقوق ہیں اس کا تحفظ کریں یہ ان کی سیاسی اخلاقی آئینی ذمہ داری نہیں ہے جناب آپ کو علم ہے اور یہاں وزیر خزانہ صاحب نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ این ایف سی ایوارڈ میں جو ہمارے لئے مختص تھا جو دستخط شدہ چیز ہے انہیں ارب کی ہمارے آمدی جو ہے انہوں نے تسلیم کر لی تھی اس میں سے تین ارب روپے کم دیئے اور گیس سرچارج کا یا ذی ڈیپنٹ سرچارج کا دینے کا وعدہ کیا یا ایکسا پیز رائی یا دیگر میں اس میں سے بھی اسی کروڑ کی رقم ہمیں نہیں دی ہے اس کے معنی ہیں چار ارب کے وسائل جو ہمیں این ایف ایوارڈ سے ملنے تھے وہ نہیں دیئے گئے ہیں اور جو اس میں ابتدائی خای ہے اس سے پہلے جو این ایف سی ایوارڈ بتایا گیا ہے اس میں ہمیں رائٹنی کے حق سے محروم کیا گیا ہے اور گیس ذی ڈیپنٹ سرچارج کا ایک ایسا غلط فارمولہ تکمیل دیا گیا ہے ایک انتظامی فارمولہ بتایا گیا ہے جس میں ہماری گیس کے پیسے جو کچھ ہمیں ملنا چاہیے وہ نہیں دیا گیا اس میں سوئی نار درون کمپنی اس کا تمام خرچ ہم پر ہے اور اس کے ہزاروں ملازم میں اور ان کے بیڑے بڑتے مراعات یہ خرچ ہمارے صوبے پر ہے اور ہمارے گیس سے ہے۔ اس سے پورا کرتا ہے اور صوبوں کے گیس ذی ڈیپنٹ کا کرچ بھی ہم پر ہے اس کے بعد اگر کچھ بیج جائے وہ ہمیں دیا جائے یہ اتنا ظالمانہ فارمولہ ہے یہ ہمارے پہلی حکومتوں نے سردار اختر جان کی حکومت نے اور موجودہ حکومت نے اس کو بلا چوں چہاں منظور کیا ہے اور ان پر عمل ہو رہا ہے اور اس سے پچھلے سال کا چار ارب بھی نہیں دیا ہے اور اس سال پہلے نے لے گئے ہیں اور اس صوبے کی آمدی دیکھیں تو صوبے کی جو آمدی ہے اتحادیہ ہزار سات سو

چوئیں ملین اور سترہ ہزار ملین یہ تقریباً جو فیڈرل حکومت سے ہمیں ان حوالوں سے ملتے ہیں یہ ہماری آمدی جو کرنٹ خرچ ہے اس کو آپ مہیا کریں تو اس کے باوجود ہم سرپلس ہیں ہمارا بجٹ سرپلس ہے ہم ذمہ دش
نیں ہے اور ڈین سروز بھی کر لیں تین ہزار دو سو باون ملین کا جو ڈین سروز ہے اس کو شامل کر کے ایک ہزار پانچ سو بہتر ملین ہم سرپلس ہیں اس کے علاوہ ایک ہزار تین سو چھاس ہمارے اے ڈی پی کوپی ایس ڈی پی جو رقم ہم خود دیتے ہیں اپنے صوبے کے تمام مشکلات سے ایک ہزار تین سو چھاس ملین دین تو بھی دو سو بائیس ملین رقم ہماری سرپلس ہے اور مختلف ذرائع سے جو ہمیں ملتی ہے اس کے باوجود ایک ہزار دو سو سترہ ملین ہم قرض دار ہن्तے ہیں اگر اس سے ایک ہزار تین سو ملین جو ہم اپنے بجٹ کو دیتے ہیں اگر اس سے ایک ہزار دو سو سترہ کو نکالیں تو ہم پچاس کروڑ تک سرپلس ہمیں رہتے ہیں اسداللہ بلوچ نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ آپ کو دیتے ہیں میں کہتا ہوں نہیں ہم سب کچھ نکال کر بھی ہم سرپلس ہیں اس کے بعد حساب شروع ہے ہمارے پانچ ارب باون کروڑ روپے کی پی ایس ڈی پی ہے پانچ ارب روپے ہمارے اس سال نکال دیئے ہیں سب ملا کر پانچ ارب روپے کم دے رہی ہیں اور ہماری کل پی ڈی ایس پی پانچ ارب باون کروڑ روپے۔ یعنی جناب والا ہم ایک سرپلس صوبہ ہے ان تمام نارواں NFC ایوارڈ کے باوجود جو کچھ ہمارا شیز بنا ہے ڈیڑھل پول میں اور اپنے جو سرچار جیز ہیں یا رائٹنی ہے یا ایکسائز ہے ہم سرپلس اس کے بعد جناب والا ہاں پھر احسانات بھی شروع ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے کفالت گرانٹ ہے قلاں لوں ہے اور پھر چار ہزار ایک سو اٹھارا ملین روپے کا پھر یہ گورنمنٹ اور دوسرے پھر ان کا احسانات پھر دوں گالوں پھر اس پر سو دو پھر دوسری چیزیں یعنی اس میں یہ یعنی بھی سب کچھ یعنی جناب والا ہم ایک سرپلس صوبہ ہے میری عرض ہے اور یہ ہمیں جو ڈینیٹ صوبہ کوئی بنارہا ہے وہ مرکزی گورنمنٹ فیڈرل گورنمنٹ نے ہمیں ہمیٹیٹ بنایا ہے اور ہمارے صوبائی گورنمنٹ کے اور ہمارے صوبے کی اسلامی کی اور عوام کی اور ہماری پارٹیوں کی ذمہ داری ہے کہ اس مسئلے کو اس طرح لیں یہ کوئی مرکزی مخالف مسئلہ ہے نہ کوئی اور کسی پارٹی کے مخالف ہے یہ باقاعدہ ہمارے وسائل کا مسئلہ ہے اگر اس کو اس طرح آپ یہیں گے پانچ ارب روپے ہمارے اپنے پورے ہو گئے اور پانچ ارب روپے آپ سمجھیں ہم نے یہ قرضہ لیا جو یہ دکھار ہے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے آج

کا جوڑا پیپرٹ کا کام یعنی دو گنا Hundred پر سند بالا اس پر خرچ ہو گا اور ہم اپنی ڈولپرٹ کر سکیں گے تو میں یہ توجہ دلا اور انکا پھر گورنمنٹ کی کہ آپ مہربانی کریں اس مسئلے کو اپنے اقتدار کا یا ایسے کمزوری کا مسئلہ نہ بنا سکیں اور پھر ایک نیا مسئلہ پیدا ہوا ہے اسلام آباد کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جی بس فلاں ہیں فلاں ہیں فلاں ہیں ہم نے چونکی ختم کر دیا آپ نے جو چونکی ختم کر دیا ایک تو یہ لوکل گورنمنٹ یہ پراؤ نشل مسئلہ ہے آئینی طور پر لوکل گورنمنٹ صوبے کا مسئلہ ہے صوبے میں اس کے لئے قوانین اور اس میں جو سیف ہے جو فکریں ہیں جو دوسری چیزیں ہیں اور اسلام آباد نے اعلان کر دیا آپ چونکہ اس میں پاپولر پینگ کی جارہی ہے کہ کوئی یہ کہیں کہ جی وہ تجارت لوگ کیا کہیں فلاں کیا کہیں گے جناب میں ساری بات کروں گا ابھی انہوں نے سیلز نیکس لگایا ہے اور سیلز نیکس انکریز کیا آپ جانتے ہیں کہ سیلز نیکس انہوں نے انکریز کر دیا یعنی چند رہ پر سند سیلز نیکس تھا ابھی اس کو انحصارہ پر سند کیا یعنی ہمارے لوگ اپنی جیب سے وہ باقاعدہ نیکس دیں گے اور ابھی زرعی نیکس لگایا ہمارے لوگ زرعی نیکس دیں گے لیکن فرق یہ ہے کہ وہ زرعی نیکس اور وہ سیلز نیکس بجائے اس کے ہمارے شہروں میں اس کا استعمال ہو ٹھا، ہم یہاں سیلز نیکس کا پیسہ دیتے ہیں ہمارے کوئی کے ہر شخص سیلز نیکس کمزور نہ دینا ہے خریدار نے دینا ہے سیلز نیکس نہ تجارت نہ دینا ہے نہ کسی اور نہ دینا ہے جو شخص خریداری کرے گا وہ جو اس کا پے منٹ کرے گا اسی طرح آپ سمجھیں پہنیں لیں آپ خضدار لیں آپ قلات لیں ہمارے شہروں پر لگے کوئی دینا ہے لیکن یہ آمدی بجائے ہمارے شہروں پر لگے کوئی دینا ہے لیکن اس کے لئے متوکل میں لگے پہنیں میں لگے نہیں یہ پھر اسلام آباد جائیگی اور یہاں جو ہم پھر گورنمنٹ کو یہ کہیں گے بغیر اس کے ہم کوئی ایسی بات نہیں کریں گے کہ اس سے آپ کی سب کی جو یعنی آپ کو ہم ایسی ہی کہیں کہ وہ جو لفظاً استعمال کریں کہ کوئی کنفرمیشن کی پالیسی یہ کوئی کنفرمیشن کی پالیسی نہیں ہے سیدھی سادھی بات ہے کہ جب آپ NFC ایوارڈ کی رقم نہیں لاسکتے۔ آپ کو NFC ایوارڈ کی رقم کوئی نہیں دیتا کیا آپ سیلز نیکس کی رقم کیا آپ زرعی نیکس کی رقم یہاں لا سکیں گے ابھی یہ جو لوگ کہر ہے ہیں کہ ہم اپنے یہ میکسز اس شکل میں نہیں دیں گے آپ نے اس شکل میں نہیں دینا ہے سیلز نیکس میں دیں آپ کسی اور نیکس کی شکل میں دیں لیکن وہ صوبہ جمع کریں آپ بھی آپ نے دیکھا

ہے کہ سندھ اسیلی نے باقاعدہ مشترک قرارداد پاس کی کہ سیلز ٹکس کو صوبے کے حوالے کیا جائے مرکزی گورنمنٹ سیلز ٹکس سے دستبردار ہو جائے یعنی وہ ٹکس جو ہے جو بھی ٹکس ہمارے عوام کا کنز و مرکز کا سیلز کی شکل میں ہے یا زرعی ٹکس کی شکل میں ہے وہ ہمارے صوبے پر خرچ کیا جائے آپ اس کے لئے یعنی میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو سفارشی طریقہ ہے ہم جانتے ہیں مشترک صاحب سفارش کرتے ہیں کہ ہمارا فلاں کام کریں دوسرا شخص جانتا ہے کہ سفارش یہ سفارش کا مسئلہ نہیں ہے یہ آئینی حقوق کا مسئلہ ہے یہ آئینی ت Hutchinsonات کا مسئلہ ہے آپ آئینی ت Hutchinson کیسے کریں گے ابھی یہ اتنی بڑی رقم تقریباً ایک ارب سے زیادہ رقم اور ایک اور پہلو ہے کہ مستقبل قریب میں ہمارے شہر جو ہیں وہ باقاعدہ ان میں توسعہ ہو رہی ہے آر گنائزیشن ہو رہا ہے شہر پھیل رہے ہیں کیا بھی جو ۸۰ کروڑ یا ۲۰ کروڑ جو ہم وہاں جائیں گے میں اسداللہ خان بلوچ سے اس بات پر بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ کیا بحث آپ یعنی Beging سے بھکاری کی حیثیت سے آپ لے سکتے ہیں یا آپ بھکاری کی حیثیت بحث نہ سکتے ہیں یہ ممکن نہیں ہے اس لئے یہ تمام چیزیں جناب والا ابھی آپ دیکھیں کوئی میں مائیز سیلز ٹکس پر مائیز آنے والی اعلان کیا ہے اور یہ بھی ایسا کہ ہمارے جو یہاں مائیز کا خرچ اتنا زیادہ ہے پیداواری لاگت اتنی زیادہ ہے کہ اس میں ہم باقاعدہ یعنی اداجی نہیں کر سکتے ہیں سیلز ٹکس آپ وہ سیلز ٹکس پر ۲۵ جون سے Strict کر رہے ہیں اور اس کے بعد ۲۰،۰۰۷ ہزار مزدور بھی بے روزگار ہوں گے تو یہ تمام چیزیں جناب والا ہم ریکویٹ کریں گے گورنمنٹ سے کہ آپ یہ مسئلہ اس طرح لیں کہ آئینی طور پر جو پوزیشن ہے اس میں باقاعدہ ایسا روایت اختیار کریں اور اس میں ہم بالکل تعاون کریں گے۔ جناب بحث کے اپنے طور پر جوان کے مختلف پوزیشن ہے یا جوان کا نقش انہوں نے بنایا ہے اس میں جناب والا یعنی آپ دیکھیں کہ جو بحث بنایا گیا ہے وہ جتنی ایکمیں پچھلے سال کی تھیں اس میں سے اس سال پھر On going ایکم ۱۹۹۹-۱۹۸۵ ایکم پہلے تھی اور آب ۱۹۹۹ میں اور کل جو ایکم انہوں نے اضافہ کئے ہیں اور وہ ۱۰ ایکم ان کی بھی یہاں بسم اللہ خان نے بڑی تعریف کی کہ اس میں انہوں نے ایسے ایکم بنائے کہ تین سال میں ختم ہو گئے لیکن اس کی میں اتنی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں جناب والا کل ۲۸۳ میں روپے اس پر خرچ آئے گا یعنی ۲۸ کروڑ یعنی اس سال نے ایکمیں کا کل خرچ ۲۸ کروڑ روپے نے ایکمیں

کا ہے یہ ہے آپ کا نتھیں یعنی کس طرح آپ اپنے صوبے کو چلا کر میں گے کس طرح آپ بہاں جو ہمارے مختلف Slogans ہیں کہ غربت مناؤ یعنی غربت آپ کس طرح مناؤ میں گے یا زراعت کو ترقی دو یا آپاٹی کو ترقی دو جب کہ آپ نے کل یعنی کتنے ارب روپے کی رقم ہے اور اس میں جو کچھ یہاں آ رہا ہے ان میں سے صرف ۲۸ کروڑ روپے آپ نے ترقی کے لئے دیا یہ پوزیشن آپ اس سے آپ کیا ترقی دیں گے تو ہم یہ عرض کرتے ہیں جناب والا کہ یہ جو آپ نے بحث بنا لیا ہے اس بحث میں آپ نے بالکل یعنی ترقی کا بحث جس کے بداف ترقی ہوں ایسا بحث آپ نے نہیں بنایا اس میں میں آپ کو مثال دیتا ہوں جناب والا ہم جزء ایڈمنیشن کو لیتے ہیں جزء ایڈمنیشن میں ۳ کروڑ روپے پیک ریلیشن پلینی کے لئے یعنی کیا جواز ہے۔ اس کے بعد کے ملکے ان کو چار کروڑ اس مقصد کے لئے دیے کیا یہ پہلو روشنوت کا نہیں بتا ہے ہمارے کل کتنے اخبار ہیں ایک کروڑ ہمیں وہ اخبار چار کروڑ میں چالیس اخبار کو کرتے ہیں۔ یہ کس طرح اس کا جواز پیدا کریں گے غیر ترقیاتی اخراجات جو بالکل غیر ضروری ہیں اور اپنے وزیر اعلیٰ کے لئے چھ کروڑ روپے رکھے ہیں انگریز کے وقت کے لئے یہ ضروری تھی کیونکہ انہوں نے ہمارے لوگوں کو خریدنا تھا بات کیا جواز ہے اور اگر اب یہ ہمارے ترقیاتی امور پر خرچ کریں تو آپ ہمیں ترقی دے سکتے ہیں اور میں یہ کہوں گا بی ایڈ آر کو لیں سوں ورکس میں پچھلے سال انہیں کروڑ روپے رہبر کے لئے دیے گئے ہیں باقی ڈائیل بھی ہیں ہمارے صوبے کے روڑوں اور بلڈنگ کے رہبر پر پہلے ایک پیسہ خرچ نہیں ہوا۔ انہیں کروڑ روپے لے گئے جب کہ ہماری سڑکوں اور بلڈنگ پر ایک پیسہ ہی خرچ نہیں ہوا اور اس سال تنقیص کروڑ روپے ایک اچھے سڑک پر ایک ٹیبلچی مٹی نہیں فلتے ہیں اور اس میں تیرہ کروڑ یا چودہ کروڑ روپے اضافہ دے دیا ہے یہ تو سردمز کا مسئلہ ہے ملاز میں کا مسئلہ ہے ہم یہ مانتے ہیں کہ ملاز میں کو تجوہ اہملے ان کو حقوق ملے اور ان کا کام بھی کرنا چاہیے یہ اور پہلو ہے لیکن رہبر میں پچھلے سال انہیں کروڑ اور اس سال تنقیص کروڑ دیے ہیں یہ اضافہ ہوا جو کام بھی نہیں ہوا یہ رقم آپ بچا سکتے تھے۔ اس طرح کرنٹ ایکسپریس پر میں آپ کروڑوں روپے بچا سکتے ہیں کچھ بھی رقم ہو جو غیر ضروری یا غیر ترقیاتی آپ نے ترتیب دیا ہے کہ اربوں روپے ہے اس کو بچایا جا سکتا ہے اور اس رقم کو آپ اپنے ڈیولپمنٹ کے پروگرام میں رکھ سکتے ہیں اس کے ساتھ میں اس بات پر زور دوں گا

کہ کرنٹ ایکسپریس اور اس میں غیر ترقیاتی جو غیر ضروری اخراجات ہیں اور اربوں روپے کے ہیں ان کو کنٹرول کر کے ان کو ذیو پیمنٹ میں ڈالا جاسکتا ہے اور اپنی ترقی میں لا سکتے ہیں یہ جو نہ رہے ہے غربت مناؤ یا گاؤں کو سدھارو اس میں خرچ کر سکتے ہیں۔ اس وامان کے سلسلے میں یہ ہے پولیس لا اینڈ آرڈر پر پہلے کروڑوں روپے خرچ ہوا اب کروڑوں روپے نیا اضافہ ہے اب ہم یہ کہتے ہیں پولیس کو ایسے منظم ہونا چاہیے ایسے ترتیب دیئی چاہیے کہ پولیس اپناریکارڈ کیکٹی ہے لیویز اپناریکارڈ کیکٹی ہے کہ انہوں نے جرام کی شرح کیا کم کی ہے کیا کنٹرول کی ہے جرام کی شرح ہر مد میں بڑھ گئی ہے پھر آپ اس کو کس طرح اتنی زیادہ رقم دیں گے جو رقم دی گئی ہے وہ صحیح استعمال نہیں کر رہے لیکن اضافہ کر دیا گیا ہے اور الائی اور دوسرے روڑوں پر روزانہ ڈاکے پر اڑ رہے ہیں میں وزیر صاحب کی توجہ دلاؤں گا بچھلے دنوں میخ کے قریب ڈاکہ پڑا اس میں ڈرائیور مارے گئے جب عوام نے اور ڈرائیوروں نے احتجاج کیا تو ایف سی والوں نے پھر ڈرائیوروں پر گولیاں چلا کیں میں گزارش کروں گا حکومت سے جوان کو مجرم بھی معلوم ہیں جن کو تمام وزراء جانتے ہیں آپ کی پولیس لیویز۔ جرام کوں کرتے ہیں وہ خود اس میں شامل ہوتے ہیں اتنی رقم کیا آپ ان کو دے سکتے ہیں کیا ان کا یقین بنتا ہے اور پولیس میں ہمارے پتوں کو نظر انداز کیا ہے ہر سڑک پر نکالا گیا ہے اور نہیں لیا گیا ہے ہم یہاں کے لوگ ہیں ہم یہاں کے مالک ہیں مگر اس صوبے میں یہ طریقہ اختیار کریں کہ ہم اقلیت میں بدل جائیں اقلیت میں تبدیل کریں یہ جمہوری انداز اور جمہوری لوگوں کا طریقہ نہیں ہے اس لئے پولیس کے بارے میں یہ کہیں گے کہ ایک طرف شرح جرام کی بڑھ گئی ہے دوسری طرف پولیس میں جو بھرتی ہوئی اس میں وزیر اعلیٰ صاحب اور کابینہ کے ارکان کمپنی کریں جو ناجائز ہوا ہے ہمارے لوگوں کا مدد ادا کریں ہم یہ برداشت نہیں کریں گے۔ جناب والا مکمل تعییم ہے ہم یہ کہتے ہیں اس میں واقعی خرچ ہونا چاہیے اور اس بحث میں تعییم کو بہت زیادہ رقم دی گئی ہے ڈپی ایسیکر صاحب نے کہا ملاز میں بجٹ کا حصہ نہیں ہیں یہ ایسا نہیں ہے اور جب آپ کہتے ہیں کہ ہم چار ہزار اسامیاں نکال رہے ہیں یہ تو صحیح بات ہے اور اگر ملاز میں آپ نیلام کریں وزیر تعییم صاحب نہیں بیٹھے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ ستر ہزار روپے میں ایسیں ایسیں نی کو نکریاں نیلام ہوتی رہی ہیں اور نہیں اس ہاؤس کے ریکارڈ میں لانا چاہتا ہوں کہ اگر سر درز

اس طرح آپ لوگوں کو دیں گے تو خود بخود آپ صوبے میں بد امنی کو ہوادے رہے ہیں اس سے بد امنی پیدا ہوگی جب میراث نہیں ہے انصاف نہیں ہے ستر ہزار میں سروں ہے جب لوگ وہاں جاتے ہیں تو کہتے ہیں تمام لوگ چلانا چاہیں جو کچھ کریں۔ اسمبلیاں جس طرح چلانا چاہے چلائیں لیکن ہم نے سروں فروخت کرنی ہے۔ کیا ہم ایسے وزیر تعلیم کو جتاب والا دو ہزار چار ہزار سروں کا ان کے قلم پر دستخط کا حق دے سکتے ہیں یا ہم ان کو یہ بجٹ دے سکتے ہیں کبھی نہیں دے سکتے اسی طرح ہمارے دوسرے ازیں مل فنشر صاحب بردا افسوس ہوتا ہے کہ جتاب والا جہاں ہم کہتے ہیں کہ کروڑوں روپے بلندگی پر لگا و خرچ کرو لیکن باقاعدہ منسٹر صاحبان پوسٹ نیلام کرتے ہیں اور باقاعدہ افسروں کو بلا تے ہیں کہ یہ جو ہے آپ یہاں آجائے اور اتنے لاکھ روپے دے ورنہ فلاں آدمی کھڑا ہے انتظار کر رہا ہے اسکو اس نام لگائیں گے کوئی چاہتا ہے اسکے لئے انکو اسی کمیٹی بالکل گورنمنٹ کی پارٹی کے جو مخلوق گورنمنٹ کی پارٹی ہے وہ ان کی کمیٹی بنائے ہم ان کے سامنے اس کے پاس لوگ لا کیں گے کہ وہ واقعی اس طرح باقاعدہ پوسٹ نیلام کر رہے ہیں اب یہ اربوں روپے کروڑوں روپے اس طرح اگر گورنمنٹ کے لوگ اس طرح نیلامی کرے تو ہمارے لئے کیا بنیں گیں ہمارے لئے سروں زیاد کیا ہو گی اور ہم لوگ اسمبلی میں تو یہ سب کچھ آپ کے سامنے رکھ دیا اور اسمبلی نے قانون بنانا ہے اسمبلی نے پالیسی بنانی ہے قابینہ والوں نے کہ یہ مشرودہ مشر آپ کے کابینے کے ممبران یہ غلط کام کر رہے ہیں وہ اس کی اصلاح کریں جب آپ اصلاح نہیں کر رہے ہیں اور آپ اپنے کان بند کریں گے آپ اپنی آنکھیں بند کریں گے پھر عوام کا بالکل حق ہے کہ وہ آپ کی آنکھیں کھولنے کے لئے آپ کے کان کھولنے کے لئے واقعی حصہ سرودار مصطفیٰ خان نے کہا کہ واقعی عوای قوت کا مظاہرہ ہوا اور واقعی پھر یعنی جو کہتے ہیں کہ قیام ہوا واقعی عوام انھی کھڑے ہو اور ایسے اسمبلیوں کا مچھلے دن لوگ ناراض ہو گئے کہ یہ جی اسمبلی کی بد ناتی تو اس طرح ہوتی ہے بہر صورت جتاب والا تعلیم اب تعلیم کا ایک اور پہلو ہے جتاب والا آپ کے علاقے میں صوبے میں آپ دیکھ رہے ہیں پر اس بحث تعلیم نجی اسکول بن رہے ہیں بغیر کسی کی منظوری کے نجی اسکول بن رہے ہیں کوئی معیار اسکولوں کی نہیں ہے اور ہزاروں روپے فیس لیتے ہیں داخلہ فیس اور پھر ہزاروں روپے کافیں جتاب والا باقاعدہ اس کو ہر وقت بڑھاتے رہتے ہیں کوئی اصول تمام

صوبے میں نجی اسکولوں کے قیام کا اور نجی اسکولوں کے چلانے کا اصول نہیں ہے کسی قانون کے پابند نہیں ہے آپ نے دیکھا جتاب والا۔

جناب اپسیکر: عبدالرحیم خان 35 منٹ ہو گئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ذرا with due respect تو ہم یہ عرض کر رہے ہیں کہ آپ مہربانی کریں کہ آپ اس کے لئے ایک جامعہ قانون بنائے جاتا والا آپ مہربانی کریں کہ تعلیم کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب سے اور کابینہ کے ممبران سے ہم یہ request کریں گے کہ تعلیم کو ایک جامعہ قانون کا پابند کیا جائیں پر ایک بیویت نجی تعلیم تاکہ وہ فیس اور ان کا بڑھانا اور دوسرا ہے جو معیار ہے وہ ان کے ہواں کے ساتھ جناب والا صحت پا آتے ہے صحت میں جناب والا صحت کے بارے میں ایک اہم پہلو یہ ہے کہ یہاں ہسپتال کلینک ڈاکٹروں نے بغیر کسی معیار بغیر کسی اصول بغیر کسی قانون کے کلینک اور ہسپتال بناتے ہیں اور ڈاکٹرز یادہ فیس لے رہے ہیں اور لوگوں کو عوام کو بڑا استھان ہوتا ہے ہرے مشکلات سے ان کا سامنا ہے اسکے لئے ہم یہ بالکل مطالبہ کریں گے کوئی نہ اس پھوٹش کو بھی کنٹرول کریں اور اسکے لئے باقاعدہ قانون لائے اور باقاعدہ ایک جامعہ قانون کے یہ جو کلینک بننے ہیں جو ہسپتال بنائے جاتے ہیں جو ڈاکٹر فیس لیتے ہیں یادوں سے ان سے متعلق امور ان کو ایک قانون کا پابند کیا جائے اس کے ساتھ اسی میں صحت میں ایک اہم موضوع یہ ہے جناب والا کہ ابھی کنٹرول کیت پا ڈاکٹروں کو کوئی نہ اس ڈاکٹروں کو ریکولمینٹ کر دے رہے ہیں۔ کہ ان کے انکری منٹ کے حق بننے ہیں انکرتی کے حقوق بننے ہیں یہ مختلف حقوق ہوتے ہیں اگر آپ ان کو اس طرح کنٹرول کریں گے یہ لیبر کا انہوں نے طریقہ نکالا ہے کہ hire and fire یہ تو ابھی انسان نے تین چار صدی جدو چہدکی ہے کہ ملازمت پر حقوق حاصل ہو گئے ہیں جو ملازمت کرتے ہیں ان کے حقوق ہوتے ہیں۔ اب اگر آپ لوگوں کو hire and fire کر لیں ان کو کرایہ پلیا اور ہمیں پسند نہ ہو پھر پھینکا اس طریقے سے یہ بالکل جمہوری حق اور ان کے جو پیش کے حقوق ہیں انکریمنٹ کے حقوق ہیں پر وہ موشن

کے حقوق ہیں یا آپ ختم کر رہے ہیں آپ مہربانی کریں کہ یہ انکو باقاعدہ یعنی پرست کریں۔

جناب اسکیکر: عبدالرحیم خان ختم ہو گئے آخری ہے چلو نجیک ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جی جناب والا یہ یہ۔ ایج۔ ای کو لیتے ہیں جناب والا اس میں ایک اہم مسئلہ ہے وزیر صاحب نے بڑی اچھی باتیں کیں واقعی صوبے کے حقوق کے حوالے سے ہم بالکل اس میں تعاون کریں گے لیکن ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ صوبے میں یہ وزیر صاحب پھر یہ تغیریں اور انتیاز قوموں کے درمیان نہیں کریں گے آپ نے دیکھا پچھلے سال باقاعدہ انہوں نے میں نے ایک سوال کیا تھا ایک کروڑ روپے جناب والا دہاں لگایا تھا یہ خاص ان کے گھر ہے اب یہ جو ہے ایک کروڑ روپے یعنی ہمارے تمام صوبے میں اور جگہ واٹر سپلائی اسکیمیں نہیں ہیں اور وہ خود انہوں نے یہ لکھا ہے وزیر خزانہ صاحب نے کہا کہ دوسرا اسکیم انہوں نے یعنی آب رسانی کے لئے دوسرا اسکیم کے مرمت اور بحالی کا کام مکمل ہو گیا آپ زرالست ملکوں میں یہ دوسرا اسکیم میں کہ آخر میں یہ ہمارے علاقوں کو دوسرا علاقوں کو آباد واٹر سپلائی کا حق نہیں ہے جبکہ کروڑوں اور اربوں روپے اس پر خرچ ہوتے ہیں اس کے ساتھ جناب یہ ایک اہم مسئلہ ہے یہ کہتے ہیں کیونکی یہ واٹر سپلائی کی اسکیمیں ہیں کہ وہ کیونکی والے چلانے ہم یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ جناب والا یہ کیونکی کافی کس طرح وہ استعمال کر رہے ہیں یہ جو سیلز نیکس ہم دیتے ہیں یہ ہم کیونکی نہیں ہے ہم عوام کیونکی نہیں ہے یہ دوسرے نیکس ہم دیتے ہیں یہ ہم کیونکی ہیں ہم اداگی کر رہے ہیں اب اسکے بعد واٹر سپلائی ہمارے غریب لوگوں کو کہ واٹر سپلائی بھی چلانی میں یہ کیسے ممکن ہے یہ قسم کی مہنگائی میکسر یہ تو ہم دے رہے ہیں اس لئے ہم یہ request کریں گے یہ جو انہوں نے کہا کہ ایک ہزار چار سو دس کیونکی کی اسکیم یعنی واٹر سپلائی کی اسکیم ایسے پڑے ہیں وہ ان کو حوالہ کریں گے کیونکی کو تو جب نیکس ہم آپ کو دیتے ہیں اربوں روپے آپ خزانے بھرتے ہیں۔ جب اربوں روپے آپ عوام کے خزانے سے بھرتے ہیں اسکیمیں عوام چلانی میں اور زراعت کا کام عوام کریں پھر واٹر سپلائی کا نالہ عوام چلانی میں اور دوسرا کام اس میں عوام خود چلانی میں اسکول عوام چلانی میں تو پھر ہم نیکس کیوں دیں؟ جناب والا ہم یہ عرض کریں گے کہ آپ یہ کیونکی کے بارے میں یورپین جو باتیں کرتے ہیں ان پر تمام دنیا کو انہوں نے لوٹا ہے بہت سامان اُنکے پاس ہے لمبڑا وہ چلا

بھی سکتے ہیں لیکن ہم لوگ جو ہیں چڑا تو کیا پڑیاں بھی بالکل نچوڑ دیں ہیں اس لئے جناب ہم عرض کریں
گے کہ کیونکی کی واٹر سپلائی کی اسکی میں آپ چھوڑ کر باقاعدہ یہ پالیسی اپنا کیں کہ ان کو حکومت باقاعدہ خود
چلائے اور یہ جو پی ایچ ای میں انہوں نے رکھا ہے ہارڈ ایریا۔ جناب ہمیں ہر ادکھ ہوتا ہے خواہ وہ ہمارے
بلوچ علاقے ہوں یا پشتوں علاقے جہاں پانی نہیں ہے جہاں فلاں نہیں ہے لیکن یہاں انہوں نے رکھا ہے
ہارڈ ایریا اب جو ہے ہارڈ ایریا اور بھی ہے میں آپ کو دکھا سکتا ہوں یہ کوئی کے پہاڑ پر آپ جائیں یا پشتوں
آباد کا علاقہ وزیر اعلیٰ صاحب سے میں ریکویٹ کروں گا کہ آپ دورہ کریں وزیر صاحبان جائیں پشتوں
آباد شہر ہے روڈ نہیں ہے پانی نہیں ہے دوسرا نہیں ہے یعنی یہ تو سبی ہارڈ علاقے ہے آپ مہربانی کریں۔
جناب والا میں یہ عرض کروں گا مداخلت جناب میں آپ کو اور چڑوں کی نشادی کرواؤں گا روڈ لیتے ہیں
جناب والا روڈ کے بارے میں ایک خاص بات یہ ہے کہ پشتوں علاقے کے روڈ اہم روڈ چمن سے توہہ
اچکزی۔ توہہ کا کڑی یا دینی قمر الدین روڈ۔ روڈ سے میراں خیل۔ روڈ سے شحر۔ روڈ سے مخیر یہ
روڈ آپ دیکھیں کچھ سے ہر تانی ہر تانی سے سجادی، مختلف روڈ آپ لے لیں یعنی یہ حکومت کے حساب میں
نہیں ہے اسکے بارے میں میں یہ کہوں گا کہ یہ تو انتہائی اہم روڈ ہیں یہ روڈ تو پچھلے سال تھے میں یہ بالکل
لٹ سے دکھا سکتا ہوں کہ یہ روڈ پہلے تھے انہوں نے کیا کیا کہ کچھ سے ہر تانی نولا کھروپے رکھے ہیں اب
اس سے روڈوں کو ترقی دیں گے ہمارے روڈوں کو نولا کھروپے اس طرح آپ نے باقی علاقوں میں آپ
نے کوئی روڈ دیا ہی نہیں ہے ایک سبی روڈ ہے مولانا صاحب نے یہاں ایک چھوٹا سارو روکھا ہوا تھا جس پر
پچھلے سال یہاں بھکرا ہوا لیکن اس سال شاید اس میں نام نہاد کچھ رقم ہے باقی تمام روڈ بناؤں گا حتیٰ کہ فارمٹو
مارکیٹ روڈ فارمٹو مارکیٹ روڈ یہاں آپ لٹ میں دیکھیں وہاں لکھا ہوا ہے فیزنو فیز تھری آپ
اس میں دکھائیں کہ ہمارے علاقے کا کوئی روڈ ہے ابھی بھی نہیں ہے تو اس میں خاص تین روڈ توہاں اسلام
آباد میں انہوں نے منظور کئے تھے۔ یہ میں توجہ چاہوں گا وزیر اعلیٰ صاحب سے یا وزیر خزانہ صاحب سے یہ
سید حمید آدم زیٰ۔ محمود زلی گنگی کاروڈی یا اسلام آباد والوں نے ہنایا تھا پھر زرعی کروات توہہ اچکزی زرہ نہ توہہ
کرائیں یہ اسلام آباد میں باقاعدہ دو سال پہلے منظور کیا تھا لیکن ابھی تک نہیں ہے کیوں نہیں ہے کتنے کروڑ

روپے فارم نو مارکیٹ میں خرچ ہوتا ہے لیکن ہمارے روڑوں میں نہیں ہے تو یہ جناب والا صحیح عمل نہیں ہے۔ اب جناب والا زراعت پر آتے ہیں یہاں کامیون کے ممبروں نے کہا غربت مناؤ۔ غربہ ہے ہمارا ہے میں یہ عرض کر رہا ہوں ہمارا جو ذریعہ ہیں بنیادی وسائل ہمارے زمین اور پانی بہت زیادہ ہیں اس کے بارے میں آپ جیران ہو گئے جناب والا کہ آپاٹی میں اریکیشنس میں آنے والا خرچ سترہ ملین ہے ایک گروہ سات لاکھ ہے۔ یعنی اسلام آباد کی گورنمنٹ نے کہا کہ ہم نے آپ کو پینتالیس کروڑ روپے دیئے ہیں اور آپ پانی کی روپی چار جنگ کریں پانی کا سورج تج کریں لیکن آنے والا جو ہمارا خرچ ہے یہ ایک کروڑ ستر لاکھ روپے ہے ہمارے سورج کا اور دوسرے اریکیشنس اور زراعت پر بھی ایک کروڑ خرچ ہے یعنی جو ہماری بنیادی چیزیں ہیں ترقی کے لئے زراعت یا آپاٹی یا دوسرے اس میں یہاں نجم اللہ خان نے کہا اس میں بہت خرچ ہوا ہے وہ میں آپ کے خرچے کا عرض کر رہا ہوں کہ وہ جو ہے اریکیشنس کا ایک کروڑ ستر لاکھ زراعت کا ایک کروڑ یہ ہے اور یہ روڑ کا بارہ کروڑ۔ اور روڑ کا وہ خرچ ہے جو بلاک الوکیشن میں جا رہا ہے یعنی فارست میں لیس لائسنساک میں لیں۔ یعنی جو ہماری ترقی کی چیزیں ہیں ترقی کے بارے میں آپ نے کوئی پر اجیکٹ نہیں بنایا ہے ایسا پر اجیکٹ جو کہ موثر ہو اور اس سے ہم ترقی کر سکیں۔

جناب اپسیکر: آپ اپنی تقریر مہربانی کر کے اب وائیڈ اپ کریں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب یہاں ایک بھلی کا مسئلہ ہے ولیج ایکٹریٹکلیشن کا ایک مسئلہ ہے انہوں نے کہا تھا کہ ممبران ایک کروڑ میں لاکھ کی ایکٹریٹکلیشن۔ ہم کہیں گے کہ ہمارا توبہ ہے ہمیں بالکل معاف کریں لیکن آپ تمام ممبران جتنے ممبر ہیں ان کو ایک کروڑ میں لاکھ روپے اس میں سانچہ ستر کروڑ ولیج ایکٹریٹکلیشن کے لئے نہیں دیئے ہیں اور میں جو یہاں دیکھتا ہوں کہ وزیر صاحب جان میں سے اس کے متعلق کوئی ذمہ دارانہ بیان دینے کے لئے تیار نہیں ہے اور کے لئے جو انہوں نے رقم رکھی ہے وہ رقم بالکل معمولی ہے بہت کم رقم ہے مداخلت جناب والا پادر کی کل رقم یہ ہے روول ایکٹریٹکلیشن فیزروں پچاس لاکھ۔ ایک چیز کی جو نہیں تعریف کرنی ہو گئی کہ صوبے کے لئے جو انہوں نے بات کی ہے یہ بھی ہوتا چاہیے اس میں ایک اضافہ کرتا جاؤں جناب والا بھی بھی الائینڈ پینک نے چھپن ترقیاں دی ہیں جس میں

ہمارے صوبے کے لوگوں کو بالکل ان کوڈیوتھی جو ہے نہیں دی جائے اور اس مسئلے میں چیز پر موٹن دی جائے تو یا ایسی چیزیں ہیں یہ فائدہ ہے کہ ہماری اپنی رقم اپنے بینک میں ہو۔

جناب اپنیکر: عبد الرحیم خان آپ کا شکریدا نینڈاپ کریں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب ایک بات بلاک الوکیشن وہ آپ نے دیکھا ہے کہ کروڑوں روپے بلاک الوکیشن میں ہیں یعنی اسدالله خان بوجنے ایک بات بالکل صحیح کی ہے کہ بھیک مانگ۔ آپ نے اس کی تفصیل نہیں دی ہے اور اس کے لئے لوگ دروازوں پر پھریں گے لوگ پھریں گے کہ تمیں پیسے دو۔ ہمیں پیسے دے دو۔

یہ جو بلاک الوکیشن کی حقیقی رقم ہے ہم یہ رکھیں کریں گے کہ جو متعلقہ محکمہ ہے اس میں انہیں دیا جائے اور وہ میراث پر جو کام کر سکتے ہیں وہ کریں۔

جناب اپنیکر: مہربانی شکرید۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب یہ جو بات رہ گئی ہے پاکستان اور ہندوستان کے سیاسی حالات ہیں یا فوجی کنٹرولیشن ہو رہا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ نہیں ہونا چاہیے لیکن یہ جنگی جنون کا طریقہ بھی صحیح نہیں ہے اور یہاں جواناں ایکسپولیشن کے ہیں لوگ خوش ہیں ہمارے راسکوہ پہاڑ کو جو کالا تھا سفید کر دیا ہے یا ایسی چیزوں کی ہم نہ مت کرتے ہیں۔ بہت بہت شکرید۔

جناب اپنیکر: شکرید میں سینٹر وزیر مولانا امیر زمان سے گزارش کروں گا کہ آپ تقریر فرمائیں۔

مولانا امیر زمان سینئر مفسر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپنیکر۔ (عربی)

جناب بجٹ کے حوالے سے گزارشات آپ کے سامنے رکھی ہیں میں کوشش کروں گا جو میرے ذہن میں باشیں ہیں مختصر وقت میں عرض کر دوں ایک بات میں وفا قی ترقیاتی پروگرام سے شروع کروں گا جناب اپنیکر ہمارے مرکزی پی ائیس ڈی پی ایک کھرب سولہ ارب اور انہیں کروڑ روپے کی ہے اس میں جو نوٹلی اسکیمات وہ بارہ ارب انہیں کروڑ کے تھے اور اس میں بلوچستان کو جو مخصوص اسکیمات ملے ہیں وہ دو ارب انہیں کروڑ کے ہیں اور جو امیر بیلا اسکیمات سے بلوچستان کو حصہ ملائے وہ انہیں ارب چھانوے کروڑ

کے ہیں اور نیشنل ہائی وے میں جو بلوچستان کو ملے ہیں۔ وہ دو ارب پچاس کروڑ ہیں اور اس طرح تکران ڈوڑھن کا ترقیاتی پیکج ہے وہ سات ارب پچاس کروڑ کے ہیں اور کوٹل ایریا مالک کر رہا ہیں اور بلوچستان کے لئے جو ترقیاتی جو خصوصی پیکج مرکزی حکومت نے دیا ہے وہ کوئی دو ارب پچاس کروڑ کا ہے جو اس سال کوئی دس کروڑ روپے وہ بلوچستان کو دے رہے ہیں جناب والا اس حوالے سے پہلے جب ایمک کی مینگ ہوئی تو اس میں مینگ میں شرکت کے لئے میں اور جناب سید احسان شاہ صاحب وہاں پر جب ہم نے مسئلہ پھیٹرا اور یہ باتیں زیر بحث آئیں کہ پاکستان کے جوزراں آمدن ہے اس میں نقصانات ہو گئے۔ جناب اور سندھ میں سیلا ب آگئے اور پنجاب میں کپاس وغیرہ کو کیڑا الگ گیا اور اس طرح کے مشکلات ہیں ہم اس میں اضافہ نہیں کر سکتے ہیں تو ہم نے سب سے پہلے یہ گزارش کی کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے جو بحث میں اضافہ کیا ہے وہ مرکزی پی ایس ڈی پی میں بڑھایا ہے وہ مرکزی حکاموں کے اور کارپوریشن کے ہیں جب کہ کارپوریشن میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے اور جو آپ نے مرکزی پی ایس ڈی پی میں اضافہ کیا ہے وہ وفاقی وزارتوں میں آپنے پہلے سال دیے تھے تب ارب ہیکٹر کروڑ اس سال آپ دے رہے ہیں کوئی تراہی کروڑ ان تیس ارب روپے۔ تو ہم نے کہا جب آپ نے وفاقی وزارتوں اور اس طرح کی کارپوریشنوں میں اضافہ کیا ہے پہلے سال انہوں نے دیئے تھے ان تیس ارب ہیکٹر کروڑ اس سال دے رہے ہیں اُنھیں ارب چھیساں کروڑ جگہ صوبوں کے لئے وہی اضافہ تیس ارب روپے رکھے گئے ہیں تو ہم نے کیا یہ صوبوں کے ساتھ زیادتی ہو گی صوبوں کے ساتھ انصاف نہیں ہے اس حوالے سے جب ہماری نمائندگی کارپوریشن میں نہیں ہے تو ہم یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ پیسے کہاں خرچ ہو گا۔ اور ان پیسوں کو آپ کدھر خرچ کر رہے ہیں اسی طرح وفاقی کابینہ میں یہی بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے تو اس طرح وفاقی سیکریٹری میں بلوچستان کا کوئی سیکریٹری موجود نہیں ہے اور جہاں تک آپ کہتے ہیں کہ جو آمدن میں کمی ہو گئی ہے وہاں پر کیڑے لگ گئے اور سیلا ب آگئے ہم نے کہا کہ بلوچستان میں ایسے ذرا رکھ آمدن موجود ہیں کہ اس سے آپ آمدن میں اضافہ کر سکتے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں مثال کے طور پر بلوچستان کی زراعت ہو اس وقت تقریباً دولاکھ پچاس ہزار ان ہمارے سبب کی یہدا اوارہ ہے اور چھتیس ہزار ایکٹر ہمارے کپاس کی

پیداوار ہے اور پچاس ہزار سن ہمارے کپاس کی پیداوار ہے اور اس طرح سے بلوچستان کی پیداوار سے استفادہ کر سکتے ہیں اور ملکی وسائل میں اضافہ کر سکتے ہیں لیکن چونکہ آپ کے افراد معاملے میں ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے ہیں جب اس کا تعاون نہیں ہے تو آپ نہیں چاہتے ہیں جو مرکزی آمدن ہے اضافہ ہو لیکن حالانکہ آپ یہیں کہتے ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ پاکستان کا مستقبل بلوچستان سے وابستہ ہے اگر آپ کی یہ رائے ہے کہ پاکستان کا مستقبل بلوچستان سے وابستہ ہے تو ان امور سے وابستہ ہے مثلاً معدنیات کے حوالے سے۔ لایکوشاک کے حوالے سے گندم کی پیداوار کے حوالے سے کہ اس کی پیداوار کے حوالے سے وطنی ایشیا کے ساتھ جو آپ نے تعلق رکھتے ہیں اس حوالے سے ان تمام حوالہ جات سے جو آپ کا مستقبل بلوچستان سے وابستہ ہے۔ لہذا اگر آپ نے اس میں اضافہ کرنا ہے تو بلوچستان کے ذریع آمدن میں اضافہ کریں۔ جناب پھٹلے سال ہمارے بلوچستان کی جو رقم تھی اس میں دو ارب کے شارٹ فال تھے اور وہ یہ ہمیں رقم دے رہے تھے اور دس ارب جو ترقیاتی اسکیمات کے لئے رکھے ہوئے تھے اس میں سے بلوچستان کو سات کروڑ ملتے تھے تو ہم نے وہاں پر یہ مسئلہ چھیڑتا تو چھیڑنے کے بعد یہ کہا کہ آپ نے یہ یہ زیادتی آپ نے ہمارے ساتھ کی ہے اور یہ نا انصافی ہے اسی طرح ملازمتوں کے حوالے سے یہ مسئلہ ہم نے سامنے رکھا گیس رائٹی اور سرچارج کے حوالے سے ہم نے یہ مسئلہ سامنے رکھا اور اس طرح کے جو مرکزی کار پوریشن میں ہماری نمائندگی ہے یہ مسئلہ سامنے رکھا تو ساری باشیں وہاں ہو گئیں اور جب ہم واپس پہنچتے تو ہمیں اطلاع ملی کہ ہم نے جو آپ کو لوکل میں دینے تھے ایک ارب پچاسی کروڑ اب اس میں آپ کو ملیں گے ایک ارب پہنچان کروڑ جب ہم نے محنت کی اس میں بجائے وہ اضافہ کرتے اس میں انہوں نے کتوںی لگاؤی جب ہم نے پوچھا یہ کتوںی کیوں آگئی ہے تو یہ کہا گیا فقر میں غلطی ہے تو اس حوالے سے ہم نے تمام تفصیل کا بینہ کے سامنے رکھو دی کہ یہ صورت حال ہے اور یہ مسئلہ ہے۔ ہم ایک دندر کی صورت میں وزیر اعظم سے ملے اور وزیر خزانہ سے ملے ان سے کہا تھا کہ یہ جو مشکلات بلوچستان کے لئے آرہے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ بلوچستان آپ کے اجنبی میں نہیں ہے تو مجھے کہتے ہیں کہ مولانا صاحب اگر آپ یہ بات کرتے ہیں تو اس سے عام آدمی غلط تاثر لے لیں گے۔ میں نے کہا عام آدمی کو چھوڑیں مجھے کیا تاثر دیا

ہے آپ بھت سے پوچھ لیں کہ آپ کا یہ جو طریقہ کار رہے کہ دس ارب میں سے سات کروڑ روپے آپ بلوچستان کو دے رہے ہیں اور پھر فی ایس ڈی پی کے لئے ایک ارب پچاسی کروڑ کی بجائے ایک ارب چون کروڑ دے رہے ہیں اور جو یہاں کے وسائل ہیں اس سے استفادہ بھی کرتے ہیں جو کار پوریشن ہے اس میں ہمیں فائدگی نہیں دے رہے ہیں اور جو ملائشیں ہیں ان میں ہمیں حصہ نہیں مل رہا ہے جو ہمارا بجٹ ہے اس میں دو ارب کا شارٹ فال ہے اور اس طرح کی جو مشکلات ہمارے سامنے ہیں اب اس مشکلات میں ہم بجٹ کس طرح بنائیں اور پیش کریں۔ ہم نے اور احسان شاہ صاحب نے جوان کے سامنے بات رکھی ہے تو یعنی بات ہے کہ میں نے جمعیت کے حوالے سے رکھی ہے اور اس نے ڈی این پی کے حوالے سے رکھی ہے لیکن مسلم لیگ کے ساتھیوں نے جوبات رکھی ہے میں ان کو یقیناً اس کو داد دیتا ہوں انہوں نے نے مینگ میں باقاعدہ طور پر اس طرح کا اسٹینڈ لیا تھا جس طرح حزب اختلاف والوں نے کیا ہے تو وہاں وزیر اعظم نے یہ وعدہ کیا کہ ہم یہ کریں گے کہ آپ کو جو یہ دو ارب کا شارٹ فال ہے یہ بھی پورا کر دیں گے اور میشل ہائی وے کے روڈ ایک سی روڈ ایک قلعہ سیف اللہ رکنی ڈیرہ عازی خان روڈ یہ نکالے گئے تھے یہ بھی انہوں نے واپس ڈال دیئے اور ساتھ ان سے یہ پوچھا کہ آپ نے یہ جو ترقیاتی پیکچر کا اعلان کیا ہے اس کا کیا ہو گا کوئی ایریا ہے یا جو مکران ہے کوئی چافی پیکچر کی بات ہے اور کچھ ایکیمات ہم نے ان کے سامنے رکھیں تو انہوں نے کہا کہ ہم یہ آپ کو پورا کر دیں گے۔ جناب اپنے میں آپ کے سامنے یہ ضرور کہوں گا کہ جو مکران پیکچر ہے یا جو باقی ایکیمات ہیں ہم اس کی اس بات پر یقین کر سکتے ہیں جس میں ہمارے لئے کوئی آئینی ضمانت موجود ہو یہ وہ ایکیمات ہیں جن کا پی ایس ڈی پی میں موجود ہیں ہے اور جب ہم نے پوچھا کہ جب پی ایس ڈی پی میں موجود ہیں ہے اور آپ کہتے ہیں جو لوائی کی کیم کو ہم اس کا نینڈ رکھوں لیں گے اور اگست کے پندرہ تاریخ کو دوسرا نہ رکھوں یہ نیشل ہائی وے کے اور کوئی ایریا کے۔ تو ہم نے کہا اس کی کیا ضمانت ہو گی تو انہوں نے کہا ہم اس کو بجٹ میں نہیں ڈال سکتے ہیں کہ بجٹ پہلے فاضل بنا ہے یہ ایکیمات ہیں جو پی ایس ڈی پی سے ہٹ کر بلوچستان کو ملے تھے اب میں بلوچستان کے حوالے سے بات کر رہا ہوں ایک ارب چون کروڑ کا وعدہ انہوں نے کیا ہے جب ہم یہاں پہنچے تو کہا کہ ہم آپ کو ستر کروڑ

دے دیں پچھا کی کروز آپ اپنے سورس سے لیں اسی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے تجوہیوں کا اضافہ بھی کر دیا جبکہ بلوچستان کی حکومت کے ساتھ یہ ان کا وعدہ تھا اب ان مشکل حالات میں جناب والا پی ایس ذی پی بنائی ہے اسکی بھی میں داد دینی چاہیے کہ پی ایس ذی پی بنائی اور بحث بنائی کر دیا اس پیش کر دیا اب اس کا ملاحظہ کریں۔ 1991، 1992 کا جو ترقیاتی بحث ہے تین ارب بہتر کروز ہے اور - 1992 1993 کا تین ارب گیارہ کروز ہے اور 1995 1994 کا چار ارب باون کروز ہے - 1995 1996 کا تین ارب اکانوے کروز ہے اور 1997 1996 کا چار ارب چھالیس کروز ہے اور 1996 - 1997 تین ارب پیچاس کروز ہے 1999 - 1998 کا چار ارب باون کروز ہے اس میں کٹ لگ گئی اس کے بعد کا ہے اس سال 1999 - 2000 کا بحث ہے یہ پانچ ارب باون کروز ہے جبکہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ترقیاتی بحث کا اضافہ ہے یہ ایک جائزہ ہے بلوچستان کے بحث کے حوالے سے ایک اور تفصیل ہیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ہم نے اس مجبوری کی وجہ سے کم کر کے ایک ارب چالیس کروز کر دیا اس طرح نئی اسکیمات کے لئے اسٹھکر کروز رقم مہیا ہو سکے گی۔ اس تقسیم میں تین تینیس کروز کی وہ اسکیمات یہی شامل ہیں جو جاری نویت کی ہیں اس میں گورنر اور وزیر اعلیٰ کے فنڈ میں ہم نے کوئی اضافہ نہیں کیا ہے اور اس طرح کی ناکمل صالیت کو مکمل کر کے ہمارے پاس چھتیس کروز روپے فتح گئے ہیں یہ چھتیس کروز روپے ہم نے کامیاب کے سامنے رکھ دیے ہیں اور اس حوالے سے نئی اسکیمات اور جاری اسکیمات کے لئے رکھے ہیں یہ جو نوٹل بحث ہے آپ کے سامنے ہے۔ جناب والا یہ بات جیسے اختر صاحب نے کہی ہے بحث دون ساعتیہ ڈبے میری گزارش ہے اس بات سے ہم اتفاق نہیں کرتے ہیں کہ بلوچستان کا بحث ایک ساعتیہ پر ہے کیونکہ میرے ساتھ تمام ضلع و انتظامی ہے جو پیش کر سکتا ہوں کہ کس ضلع میں کتنا کام ہے میں آپ کے توسط سے میں چاہتا ہوں ان کے سامنے رکھ دوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ ہم نے تمام اضلاع کے لئے تاب کے حساب سے فنڈ رکھے ہیں ایک رقم جو ہم نے بچا کر کھی ہے وہ اس لئے ہے کہ کسی ضلع کے ساتھ نہ انصافی ہو تو ہم اس کو دور کر دیں گے اور ان ضلع کی کل اسکیمات ستر ہیں اور اس کی نوٹل ایکس کروز باسٹھلا کھروپے اس کی لائگت ہے بارکھان کی اسکیمات ہیں وہ کروز پچھس لا کھ

روپے اس کی لاگت ہے اور بیلا اسی اسکیمات ہیں اس کی تنقیتیں کروز چیپن لاکھ اس کی لاگت ہے اور بولان کی اخراجی اسکیمات ہیں اور دس کروز بتالیس لاکھ روپے اس کی لاگت ہے اور چائی کی انسٹھی اسکیمات ہیں اور گیارہ کروز چالیس لاکھ اس کی لاگت ہے ذیرہ بگٹی کی تریٹھی اسکیمات ہیں اور ثوٹل پانچ کروز چیپس لاکھ اس کی لاگت ہے اس طرح گواہی اسکیمات ہیں میں کروز چوبیں لاکھ اس کی لاگت ہے جعفر آباد کی اناہی اسکیمات ہیں تیس کروز ستر لاکھ اس کی لاگت ہے جصل مگی چوہتر اسکیمات ہیں دس کروز اکانوے لاکھ اس کی لاگت ہے۔ قلات کی تراہی اسکیمات ہیں چھیالیس کروز پینٹھالیس لاکھ اس کی لاگت ہے اور خاران کی ستر اسکیمات ہیں اکاون کروز اس کی لاگت ہے خضدارہ ہی اسکیمات ہیں اتنا لیس لاکھ اس کی لاگت ہے کوہلو اسٹھی اسکیمات ہیں آٹھ کروز چھیالیس لاکھ اس کی لاگت ہے لور الائی ایک سو پانچ اسکیمات ہیں انحراف کروز ستائیں لاکھ اس کی لاگت ہے جس دن اختر صاحب نے کہا تھا کہ سارے پیے دبا گئے ہیں مستونگ کی ستائیں اسکیمات ہیں اور چیپس کروز چیپس لاکھ اس کی لاگت ہے اور موئی خیل کی بیاہی اسکیمات ہیں سڑہ کروز ایک لیکی لاگت ہے آپ کی نصیر آباد کی پھتر اسکیمات ہیں سڑہ کروز اس کی لاگت ہیں آپ کے پیشمن کی چوراہی اسکیمات ہیں پدرہ کروز ترپن لاکھ اس کی لاگت ہے قلعہ عبد اللہ چوراہی اسکیمات ہیں بارہ کروز چیپن لاکھ اس کی لاگت ہے۔ (مقالات) کوئی ایس سو سات اسکیمات ہیں چوہتر کروز پیچاں لاکھ اس کی لاگت ہے جی اختر اسکیمات ہیں چودہ کروز چوتیس لاکھ اس کی لاگت ہے تربت چھیاہی اسکیمات ہیں اکیس کروز پون لاکھ اس کی لاگت ہے ٹوب اسی اسکیمات ہیں آٹھ کروز ستائیں لاکھ اس کی لاگت ہے زیارت چوہتر اسکیمات ہیں تیرہ کروز چیپن لاکھ اس کی لاگت ہے ذجات والامیری گزارش پر ہے کہ انہوں نے کہا یہ ون سائیڈ ذجت انہوں نے بنایا ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب والا پوانٹ آف آرڈر۔

مناب اپنیکر: پوانٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

ولانا امیر زمان سینیکر مفسر: جناب میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر ضلع کو ہم نے کسی نہ کسی حد تک ابری کی بنیاد پر اسکیمات اور رقوم فراہم کی ہیں اور جہاں رقوم میں اضافہ اس کو نظر آ رہا ہے وہ اس بنیاد پر

ہے کہ کچھ اضلاع میں حلقہ ایک ہے یعنی ضلع ایک حلقے پر مشتمل ہے کچھ اضلاع اس طرح ہیں کہ وہ تین چار حلقوں پر مشتمل ہے تو اس بنیاد پر اگر کوئی اضافہ نظر آ رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ واقعثاً ہو گا جو جناب اپنے اگر کوئی بھی ضلع میں اس طرح کی زیادتی ہو گئی ہے اس کے لئے ہم نے رقم رکھی ہے ہم اس تناسب کی بنیاد پر برابری کی بنیاد پر ہماری چاہت ہے کہ بلوچستان کے تمام اضلاع برابری کی بنیاد پر ترقی کر سکیں۔

(ماغلہ) جناب یہ ایک حقیقت ہے جو ہم یہاں پیسے رکھے ہیں ماہی گیری معد نیات اور زراعت اور اس کی امپورٹ اور ایکپورٹ کے لئے واقعناً اگر کامرس والوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا تو یہ بلوچستان کے لئے ایک خوبصورت ہو گی کہ ہم یہاں کے جو ہمارے سبب ہیں ان کو باہر بھیج سکیں اور یا جو ہمارا پیاز ہے اس کو ہم بھیج سکیں اسی طرح جو ہماری سکھور ہیں ہم اس کو بھیج سکیں اسی طرح جو ہماری گندم کی پیداوار ہے اسکو ہم بڑھانکتے ہیں اور اس سال جو ہمارا انار گست ہے کوئی وہ دولاکھن کے ہیں جناب اس طرح کے جیسا کہ مرکزی حکومت نے ملازمین کی تحریک ہوں میں اضافہ کر دیا ہے تو جناب اپنے میں سمجھتا ہوں کہ ملازمین کے ساتھ ایک تعاون ہے جو صوبائی حکومت نے ہاں کر دیا اور انشا اللہ اسی تناسب سے اس میں اضافہ کر دیں گے اور ہر ملازمین کے لئے سودمند اور فائدہ مند بات ہو گی جیسا کہ پہلے ہم نے جو کچھ الاؤنس تھے حکومت نے بحال کے اور دینے تھے اور اس حوالے سے بھی اگرچہ مالی مشکلات ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ ایک خوش آئند اقدام ہو گا جناب اپنے میں اس کے لئے کوئی ہوئی ہے کہ کچھ اسکیمات میں ہیری پھیری ہو گئی ہے کہ اسکیمات میں مشکلات ہیں تو جناب والا میں آپ کے سامنے گزارش کروں گا آپ کے علم میں بھی ہے کہ گزشتہ دنوں ہم نے تمام ڈویژنوں کا دورہ کیا تھا اور باقاعدہ ڈویڈل کو آرڈینیشن کمپنی کی میٹنگ بلائی تھی اور اس میں آپ بھی موجود تھے اور باقی ساتھی بھی تھے کہ جو مشکلات تھے ہم نے اس کے لئے ہدایت دی ہیں اس کا معنی ہیں کہ ہم نے تمام اسکیمات پر نظر رکھی ہے ہمارے حوالے سے جو اسکیم ہو گی ہم وہ کنٹرول کر لیں گے اگر کسی اسکیم میں کوئی کوہا ہی آگئی ہے تو ہم نے متعلقہ محلہ کو آگاہ کیا ہے کہ اس اسکیم میں اس طرح کی مشکلات ہے لہذا اس مشکل اور اس طرح سے دور کیا جائے۔ جناب والا ایک گزارش جو میں نے کرنی ہے وہ کوئی پروگرام کے حوالے سے ہے یہاں پر ساتھیوں نے بھی کا ذکر کیا ہے ایک مرکزی پی ایس ڈی

پی میں بلوچستان کے لئے پانچ سو گاؤں کا وعدہ کرتے ہیں لیکن پورا نہیں ہوا ہے اور اس طرح کوہت پروگرام جو یہاں شروع ہونے والا تھا وہ پانچ سال کا پروجیکٹ تھا کہ پانچ سال میں اس کو مکمل کیا جائے لیکن پانچ سال کے اندر وہ مکمل نہ ہو سکا اور اس کے لئے باقاعدہ طور پر ہم نے وہاں سے ایک سال کی توسعہ لی ہے اب اس کے مطیر میں یہاں پہنچ گیا ہے اور امید ہے جلد شروع ہو جائے گا اور ساتھیوں کے دل میں جو خدش ہے ختم ہو جائے گا۔ (مداحت۔) جناب والا قانون کے حوالے سے کل بات ہو گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ قانون کے حوالے سے میں بلوچستان اسلامی کی اس لئے تعریف کرتا ہوں کہ اسلامی نظریاتی کو نسل کی سفارشات آپ کے تمام اسلامی کیبلوں پر پہنچ چکے ہیں آپ کے قوی اسلامی کے فلور پر موجود ہیں آپ کے چاروں اسلامی کے فلور پر موجود ہیں لیکن صرف بلوچستان اسلامی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں پر جب اسلامی نظریاتی کو نسل کی سفارشات پہنچ تو اس حوالے سے ایک فرارداد ہم نے پاس کی اور پھر اس حوالے سے جو ستر قوانین تھے جو ہماری بلوچستان اسلامی نے منظوری دی اور وہ اس وقت ستائیں تو میں واپس مل کی صورت میں کیفت کو پہنچ چکے ہیں آج شاید ہم جمع کر لیں گے اور باقی سبھ آنے والا ہوئی ہے وہ یہ ہے جناب اپنے یہاں اسلامی یونیورسٹی اور دینی مدارس کی بات ہو گئی میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان کی بد قسمی ہے اسلامی یونیورسٹی یہاں کے لئے منظور ہو گئی اور جگہ کا تعین یہی ہو گیا اور پھر وہ ساتھی بنا سکتے ہیں کہ کیا مشکل ہو گئی اور واپس چلا گیا جیسا کہ زرعی کالج کا مسئلہ آپ کے سامنے ہے جناب اپنے یہ بات ہوئی ہے کہ یہاں پر وزیر اعلیٰ بلوچ ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری بد قسمی ہے یہاں پر ہمارے صوبے میں نہ ہی اور قومیت فرقہ داریت کو ہوا یا جاتا ہے اگر ہم اس حوالے سے دیکھیں تو ایران ہمارا ایک ہمسایہ پڑوسن ممالک میں سے ہے وہاں پر یہی مختلف نہ اہب اور قومیں آباد ہیں وہاں کوئی قومیت اور نہ ہب کے نام پر نہیں لڑتے ہیں دوسرے پڑوسن میں ہمارے افغانستان ہے وہاں پر کوئی قومیت اور نہ ہب کے نام پر نہیں لڑتے ہیں جنہیں ہمارا ہمسایہ ملک ہے ہندوستان اور عرب ہمارے ہمسایہ ممالک میں سے ہیں آپ عرب ممالک میں دیکھیں تمام دنیا میں صرف قانون کی پاسداری اور حقوق صحیح بنیاد پر نہیں ملتے ہیں اس

لئے وہاں پر یہ مشکلات ہیں جیسا کہ ہمارے صوبے میں مذہبی اور قومی منافرت ہے وہ اس بیان پر ہے کہ
میں حقوق آئین کی بنیاد پر نہیں ملتے ہیں تو اس لئے منافرت ہے ورنہ بلوچ اور پشتون کی بات نہیں ہے۔
جناب اپنے کردار میکس کے حوالے سے بات ہو گئی ہمارے بلوچستان اسمبلی نے آج تک زرعی میکس لگانا نہیں
ہے جو اسمبلی کی کمیٹی ہے وہ ہم نے اس کمیٹی کو پردازی کیا ہے آج تک وہ کمیٹی کی رپورٹ اسمبلی فلور پر آیا ہی
نہیں ہے اس کے لئے کوئی قانون سازی ہوئی نہیں ہے تو بلوچستان کے حوالے سے کوئی زرعی میکس نہیں
ہے۔۔۔۔۔ لا گو تھا وصول ہو رہا ہے۔

جناب اپنے کردار میکس کے لئے چلیں جی۔ چلیں مولا نا صاحب بات ختم کریں کافی نامم ہو گیا ہے۔

مولوی امیر زمان (سینئر منستر) : جناب اپنے کردار حسین خان صاحب سے تو کچھ سیکھیں گے۔

جناب اپنے کردار میکس کا غذگم ہو گیا ہے کیا آپ کے۔

مولوی امیر زمان (سینئر منستر) : جناب اپنے کردار بات ہو گئی تھی کہ پوچھی کو اور اس کو ختم کیا گیا ہے تو
یہ بات جہاں تک یہ عمل ہے یہ یقیناً صحیح ہو گا کہ پوچھی کو ختم کیا گیا ہے لیکن اب یہ بات یہری سمجھے سے بالآخر
ہے وہ میرے خیال میں وزیر خزانہ صاحب بتا دیں گے کہ یہ جو ستر کروڑ ہے اسکی ہمارے لئے ضمانت کیا ہو گی
کہ وہ ہمیں میں گے تو یہی کہ کوئی نہیں کہا کہ اس پر دو سیلز میکس کا اضافہ کیا گیا ہے
وہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہاں پر اضافہ ہو گیا ہے تو وہ لوگ پیر و زگار ہوں گے۔ صوبائی خود اختاری کی بات ہو گئی
جناب اپنے کردار ہم کہتے ہیں کہ صوبائی خود اختاری کے حوالے سے چار ٹکھے جو مرکز کا حق بتا بے موافق ہے
اور کرنی ہے، دفاع ہے اور امور خارجہ ہے یہ ہوا ہے کہ مرکز کا حق بتا ہے کہ وہ مرکز کے ساتھ ہونے چاہئے
اور اسکے علاوہ باقی صوبہ تمام معاملات میں خود اختار ہونا چاہئے۔ اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک آئینی حق ہے
اور ہمارا قانونی حق ہے کہ یہ ہمیں مل جائیں پھر یہی خان صاحب نے کہا کہ ہمیں جہاز چلانا ہے پھر جہاز
چلا کیں اور اس نے کہا کہ کوئی پیشہ تک جہاز چلا کیں تو کوئی پیشہ تک پھر آپ جہاز چلا کیں کچلا ک تک
جہاز چلا کیں جہاں تک چلانا چاہتے ہیں جب ایک دفعہ ہمیں خود اختاری مل جائے جب صوبائی خود اختاری
آجائے تو صرف صوبائی خود اختاری کے حوالے سے جو کچھ ہمارا چاہت ہو ہم وہ کر سکتے ہیں۔ جناب اپنے کردار

میری گزارش یہ ہے کہ..... (مداخلت)

جناب اپنیکر: Bismillah Khan and others I request you.. Please

Order in the House-- Order in the House

مولوی امیر زمان (سینئر منیر): جناب اپنیکر میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان حالات میں بلوچستان کا جو ہم نے بجٹ پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں ان مشکل حالات میں جو ہم نے بجٹ پیش کیا ہے اور ترقیاتی بجٹ کے حوالے سے میں بات کرتا ہوں کہ ہماری آمدی کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا بجٹ ہے اور بلوچستان کے حوالے سے یہ ایک متوازن بجٹ ہے اور منصفانہ بجٹ ہے تمام علاقوں کو ہم نے اس میں شامل کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ایسا علاقہ نہیں ہے کہ وہ ہمارے بجٹ میں حصہ دار نہیں ہوں گے۔ اب جہاں تک وہ باتیں ہیں کہ اس میں ہمارے ساتھ جو باقی نا انصافی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جب تک میں آئین کی پاسداری نہ ہو قانون کی پاسداری نہ ہو اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ یہ میں حق نہیں ملتا ہے یہاں دو باتیں ہیں جناب اپنیکر ہمارے ملک میں ایک طرف آئین ہے دوسری طرف اسلامی قوانین ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے حکمران کم از کم یا قرآنی اصولوں پر عمل کریں تب بھی یہیں یہ حق ملے گا۔ انشاء اللہ اور صحیح طریقے سے ہمیں حق ملے گا اگر آئین کی پاسداری کریں تب بھی انشاء اللہ ہمیں حق ملے گا ہمیں دونوں طرف سے مارا جاتا ہے ایک طرف سے اسلام کے نام سے یہ مشکلات پیدا کی جاتی ہیں اور دوسری طرف سے آئین کی بات کی جاتی ہے۔ جناب اپنیکر ایک بات جو سماجی نے ہندوستان کے حوالے سے کی میں اس حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ میری سمجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ وہ لوگ جو آج کشمیر کے پیاروں میں لڑتے ہیں اور یادہ لوگ جو اس دور سے پہلے افغانستان کے پیاروں میں لڑتے تھے تو اس وقت جن کے ہاتھوں میں کاشکوف اور راکٹ لا چکر تھے تو کہتے ہیں کہ یہ مجاہد ہیں اور یہ چہاد کرتے ہیں اور جب وہاں سے اگر کر کے وہ کاشکوف پھینک دیتے ہیں تو وہ یہ کہتے ہیں یہ دہشت گرد ہیں یہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ اور میں نے بار بار یہ کہا کہ جب وہ جنگ آپ کے مفادات کے تحفظ کے لئے لڑتے ہیں تو اس وقت آپ کہتے ہیں کہ یہ مجاہد ہیں اور جب آپ کے لئے مشکل پیدا ہوتی ہے تو پھر آپ

کہتے ہیں کہ یہ دہشت گرد ہیں تو جناب اپنے کیراس حوالے سے آج ہمارے ملک میں جو دینی مدارس میں یہ
قدغن لگا دیا جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر غلط ہے اور جو گورنمنٹ کی یہ فکر اور سوچ ہے میں سمجھتا ہوں کہ
یہ انتہائی اس غلطی میں ہے کہ یہ جہاں پر باقاعدہ مدارس جو ہیں یہ دہشت گردی کے قلعے ہیں میں سمجھتا ہوں
کہ یہ دین کے قلعے ہیں یہاں دین کی تعلیم ہوتی ہے یہاں دینی مدارس ہیں اور یہ جو طلباء ہیں یہ دینی طلباء
ہیں۔ اور جناب اپنے کیراس نہیں سمجھتا ہوں کہ ہم نے ایتم بہم کا دھماکہ تو کر دیا اور جب ایتم بہم کا دھماکہ ہو گیا اور
اس کے بعد فوراً ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مذاکرات ہوتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ مذاکرات
جب تین چار پانچ دس سال پہلے یورپ کی کے لیوں پر ہوتے تھے تو کوئی بری بات نہیں تھی جب وہ
سیاستدان کے بنیاد پر وہ بات شروع ہو گئی ہے تو اس میں برائی کہاں سے آگئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ
ادارے جو نہیں چاہتے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ حل اور کشمیر کے مسئلے کا حل نکل آئے اس لیے وہ کہتے ہیں کہ آج جو
سیاسی حوالے سے کشمیر کا مسئلہ حل ہوتا ہے یہ حل نہ ہوں تاکہ ہم اس بحث وغیرہ میں اضافہ کر سکیں۔ تو جناب
 والا اگر جنگ چھڑتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ اس بنیاد پر ہو گی کہ ہندو ہمیت اور مسلمان ہمیت کے
درمیان جنگ ہے جیسا کہ ایران نے افغانستان کے بارڈر پر فوجیں جمع کر دیں تو اس وقت بھی ہماری رائے
یہ تھی کہ اگر یہ جنگ ہو گی تو یہ جنگ ایک مذہبی جنگ ہو گی یہ افغانستان اور ایران کی جنگ نہیں ہو گی۔ تو میں
سمجھتا ہوں پھر اس حوالے سے جو تباہی آجائے گی اور جو مشکلات سامنے آئیں گی تو میں سمجھتا ہوں کہ
ہمارے حکمران اسکے ذمہ دار ہونگے یہ اس طرح کی بات نہیں ہے۔ اب یہ جنگ جب ہو گی تو ایک ایسی جنگ
ہو گی جناب والا وہ دارے اس کے ذمہ دار ہونگے جو چاہتے ہیں کہ یہ جنگ ہو اور یہ اس اداروں کی ذمہ
داری ہے۔ کہ وہ چاہتے ہیں کہ یہ جنگ چھڑ جائے جناب اپنے کیراس میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ایسی جنگ
ہوتی ہے اس ملک میں تو آپ بتائیں کہ آپ کی ملکی معیشت اس وقت یہ ہے کہ آپ کی جوزر مبادله ہے وہ
دوارب سے زیادہ نہیں ہے اور ہندوستان کی جوزر مبادله ہے چالیس ارب ہے آپ بتائیں جنگ کی صورت
میں کیا پھر آپ کا ملک تحد و سکنا ہے اور یا آپ اس ملک کی معیشت کو پچاہ کئے ہیں لہذا کچھ بھی نہیں ہو گا وہ
ادارے جو چاہتے ہیں کہ اس ملک کو ہم تباہ کریں اور اس ملک کی تقسیم کے لئے جو باقاعدہ طور پر ایک منصوبہ

ہنیا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ اس میں باقاعدہ ذمہ دار ہوں گے اور اس میں شامل ہوں گے۔

جناب والا اس خواں سے میں گزارش کروں گا کہ آج جو لوگ کشیر میں لڑتے ہیں وہ مجاہدین اور شہید ہیں

اور وہ اسلام کے لئے لڑتے ہیں یہاں جو پاکستان کے اندر لوگوں کا مطالبہ ہے کہ آئین کے مطابق تمیں

اسلام دیا جائے تو جناب والا انگلے سامنے بخرا نہیں کا لیا جواب ہو گا اور وہ کیا بتائیں گے؟ تو جناب والا میں

ایک گزارش آپ کے سامنے رکھ دوں گا اور بات ختم کرنا چاہتا ہوں۔ جناب اپنیکر آپ کو معلوم ہے کہ کچھ

دن وہ پہلے یہاں بلوجہستان میں ایک واقعہ ہوا تھا سینما کے خواں سے میں آپ کے سامنے یہ بات واضح

کرتا چاہتا ہوں میں اسلام آباد سے گازی میں آر باتھا قلعہ سیف اللہ میں مجھے اطلاع پہنچی کہ آپ کو

اشتہاری مجرم کیا گیا ہے۔ تو آپ بتائیں کہ آپ مجھ پر یہ آپ باقاعدہ افیک کر رہے ہیں کہ آپ اشتہاری

مجرم ہیں اور آپ دہشت گردوں میں سے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتا دیں کہ اگر میرے گلستان میں یا ذیرہ بکٹی

میں یا خضدار اور قلات میں دس دس میں آدمی روزانہ مرتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ قبائلی جھگڑا ہے اور اب

اگر آپ کے دو کری جل گئے تو کونسا آسمان گر گیا تو جناب والا سیری بات پر تو آپ کہتے ہیں کہ قبائلی جھگڑا

ہے جب کشیر میں لوگ مرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ یہ مجاہد ہے جب افغانستان میں لوگ مرتے ہیں تو

آپ کہتے ہیں کہ یہ مجاہد نہیں آپ بتائیں کہ ایک یہ کہاں سے آ گیا کہ میں دہشت گرد ہو گیا ہوں جناب

اپنیکر گزارش یہ ہے کہ میں بھی بھی یہ فلور پر کہتا ہوں کہ احسان شاہ ثالث ہے وہ انکو ازی کر کے سامنے رکھ

دیں اس۔ میں جو بھی مجرم ہو اسکو باقاعدہ سزا دینی چاہیے جناب والا میں کہتا ہوں کہ یہ ان اواروں کا ہاتھ

ہے اس معاملے میں وہ کہتے ہیں کہ ہم جمعیت علماء اسلام کو کریش کریں وہ ادارے جو اس وقت نہیں

چاہتے ہیں کہ اس ملک میں امن رہے اور یہ صوبہ پر امن رہے اور اس میں کوئی کام بھی نہیں گرفت ہو اور

یہاں پر امن ہو اور امن آجائے جناب اپنیکر میں اس خواں سے گزارش کروں گا کہ آپ کا گلستان کی

صورتحال آپ کے سامنے ہے ذیرہ بکٹی کی صورتحال آپ کے سامنے ہے وہاں باقاعدہ مرکزی فورس موجود

ہے اور لوگوں کے ساتھ راکٹ لا پچ بھی ہے تو آپ بتائیں کہ مرکزی فورس کے ہوتے ہوئے وہاں پر لوگوں

کے ساتھ غیر قانونی اسلحہ کس طرح جائز ہے اگر صوبائی ملازم ہوتے تو خان صاحب کہتے کہ یہ تو صوبے کے

ملازم ہیں اسکا مددار جعفر خان ہے یا صوبائی حکومت ہے آپ وہاں پر جو مرکزی فورس موجود ہے تو یہ کس کی ذمہ داری ہے تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ باقاعدہ طور پر اس ملک میں ایسے ادارے ایسے لوگ موجود ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ یہ ملک متحد ہو اور اس ملک میں باقاعدہ قوانین اسلامی آپ سوچیں آپ کے بلوچستان میں کتنے قوانین چلتے ہیں دستور قلات بدستور قلات الگ قانون ہے۔ آپ کے اس صوبے میں دستور قلات الگ قانون ہے اور آپ کے جو وہاں پر بائی کورٹ سیشن کورٹ میں الگ قانون ہے آپ کے جو باقی ہیں وہ الگ قوانین ہیں تین قوانین آپ کے ملک میں صوبے میں بیک وقت چلتے ہیں تو آپ بتائیں کہ اس طرح کی صورت حال ہو جاتا ہے والا میں اس قوانین کی بات کرتا ہوں جو ساتھ زار پانچ سو ستر قوانین ہیں میں اس کی بات کرتا ہوں جہاں تک میرا یہ قوانین ہیں وہ تو آپ کے سامنے پیش ہو گئے اور آپ نے بھی ہاں کر دیا میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب اسپیکر: وائیڈ اپ کریں جی اس کو جی۔ تقریر کو وائیڈ اپ کریں۔

مولوی امیر زمان (سینئر مفسر): تو جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ تمام حوالہ جات سے ہمیں مارا جاتا ہے اور تمام حوالہ جات سے ہمارے لئے مشکل پیدا کیا جاتا ہے تو لہذا یہ ضروری ہے کہ آئین پر عمل درآمد ہو اور جب تک آئین پر عمل درآمد نہ ہو ہمارے ملک پر آپ کو حق مل سکتا ہے اور میں نے جو تفصیل آپ کے سامنے پیش کی اور میں نے آپ کے سامنے جو تفصیل رکھی اسی حوالے سے ہمیں مارا جائیگا اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اقتدار زب اختلاف کو نہیں ہوتا چاہیے بلکہ بلوچستان کے حقوق پر ہمیں مل کر کے وہاں پر ایسے قانونی اور آئینی ~~تمدام~~ کرنا چاہیے تاکہ ہم اپنا حق وصول کر سکیں اور جہاں تک ساتھیوں کی یہ بات ہے کہ پھر یہاں کس طرح ملے گا یہاں پھر بھی یہ لوگ بیٹھ کے آپس میں وہ جو صوبائی صوبہ کے حوالے سے جو ہمارا تناسب کے حوالے سے ہے وہ اسی بنیاد پر ہم کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: مہربانی۔

مولوی امیر زمان (سینئر مفسر): تو جناب والا میں گزارش یہی کروں گا آخر میں وزیر خزانہ سے کہ پی اینڈ ڈی کے جو ملازم ہیں یا جو خزانہ کے ملازم ہیں یا اسکلی کے ملازم ہیں ان کے لئے

ہمیشہ ان کو ایک ماہ کی تاخواہ ملتی ہے میری گزارش ہے کہ وہ تاخواہ دیا جائے اور آخر میں میں گزارش اس لئے کروں گا کہ خدا کے لئے یہ دہشت گردی نہ کریں اور ہمارے گلے میں نہ ڈالیں خود کرتے ہیں پھر ہمارے گئے میں ڈال دیتے ہیں ہم دہشت گروں میں اور ہم سیاستدان اور مذہب پرست یقیناً ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپنے پوائنٹ آف آرڈر آپ سے میری ایک ریکومنڈیشن تھی۔
جناب اپنے پیکر: جی سردار اختر صاحب۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپنے پیکر۔ مولانا صاحب یہاں پر ایک لست جو پڑھ کر سنائی مختلف ڈسٹرکٹوں کی کفارلاں ڈسٹرکٹ میں اتنی کام وی گئی ہے Kindly اگر ان ڈسٹرکٹوں کی لست ہمیں مہیا کر دیں کیونکہ اکثر اپوزیشن کے ساتھیوں نے یا بڑی بڑی بخوبی پیش کی ہے ساتھیوں نے ان خدشات کا اظہار کیا ہے کہ ان ڈسٹرکٹوں کو نظر انداز کیا گیا ہے ایک تو یہ لست اور اسکا ایک آپ کہ کس ڈسٹرکٹ میں کون کون نے کام کرنے اسکے میں اگر وہ لست ہمیں provide کر دیں تو یہی فوازش ہو گی۔

جناب اپنے پیکر: میں مولانا سے گزارش کروں گا کہ ہم سب کو وہ لست مہیا کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اپنے پوائنٹ آف آرڈر رای جواب سے ایک مسئلہ ہے کہ انہوں نے جتنی لست یہاں بیان کیا ہے یہ پی ایس ڈی پی کی ہے on-going 199 schemes اور ۱۰۷ اسکیمیں ہیں کل ۱۳۰۲ اسکیمیں ہیں۔

جناب اپنے پیکر: نہیں دیکھیے جی میں اس کو مزید آگئے نہیں بڑھاؤں گا کیونکہ یہاں سوال جواب کی بات نہیں ہے اس وقت آپ بعد میں جا کر ان کے تجھیں میں ان سے بات کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اب یہ بات کہ یہاں وزیر صاحب نے جتنی اسکیم بیان کی ہے ان کا جو ہمیں پی ایس ڈی پی دیا ہے وہ یہ ہے کہ ۱۳۰۲ اسکیم ہے۔

جناب اپنے پیکر: تشریف رکھیں جناب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میرا ایک اور پوائنٹ آف آرڈر ہے بلکہ personal explanation میں نے یہاں الائینڈ بینک کا نام لیا کہ الائینڈ بینک میں پرہموش ہوئے ہیں وہ الائینڈ

بینک نہیں بلکہ حبیب بینک ہے۔

جناب اپیکر: مہربانی۔ اب وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ 2000-1999 کو سمیٹ لیں سید احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر ملکہ خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحيم جناب اپیکر بجت 2000-1999 آسمیں پیش کرنے کے بعد آج تیردادن ہے کہ اس پر سیر حاصل بحث کی جارہی ہے اس معزز زیوان میں اور دوستوں کی جانب سے تقدیدی تغیری۔

جناب اپیکر: تقدید اور تعریف دونوں کی جارہی ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): تعریض میں نے کم سنی ہیں تقدید میں نے زیادہ سنی ہیں اس لئے میں زیادہ تقدید پر زور دے رہا ہوں بہر حال جناب والا جو تجویز معزز زمبران نے دی ہے وہ ہمارے لئے قابل احترام ہے ہم ان پر ضرور غور کریں گے اور میں اپنی تقریر میں کوشش کروں گا کہ جن جن معزز زمبران نے بحث میں نکتے اٹھائیں ہیں میں اس قابل ہو سکوں کہ ان کے اٹھائے گئے نکتوں کی وضاحت کروں اور یہ کہ وہاں سے جو تجویز آئی ہے ان پر میں بات کروں جناب والا! جناب اختر مینگل صاحب نے اپنی تقریر کے دوران ایجاد کیش کے مجھے سے متعلق کچھ نکتے اٹھائیں مثلاً ان کا ایک نکتہ یہ تھا کہ کتابوں کی تقسیم منصافانہ نہیں ہوئی ہے اور کئی علاقوں میں وہ کتابیں نہیں پہنچی ہیں اور بعض علاقوں میں پہنچی گئی ہیں وہ بروقت مطلب کام نہ آئیں اس سلسلے میں گزارش ہے یہ حقیقت ہے کہ جماعت چشم کا کورس اس سال تبدیل ہوا تھا جس کی وجہ سے چھپائی میں کچھ تاخیر ہوئی لیکن یہ کتابیں بازار میں فوری طور دستیاب ہونے شروع ہو گئے تو کچھ ضرورت مند جو تھے چونکہ چھپائی میں دری ہو گئی تھی تو لوگوں نے بازار سے اپنے ضرورتوں کے مطابق کچھ کتابیں خرید لیں یہ اختر مینگل صاحب کا پوائنٹ بجائے اس سلسلے میں حکومت نے متعلقہ ضلعوں کے ڈپنی کمشز صاحبان کو واضح ہدایت کی ہے کہ کتابوں کی تقسیم میں خود ان کی نگرانی کر کے جلد از جلد اسکلوں میں وہ کتابیں پہنچائیں جناب والا اختر مینگل صاحب نے اپنے نکتے میں یہ بات کی کہ پیشوں بلوچی اور براہوی اکیدی کے گرامت بھی وہ کم کر دی گئی ہے سردار صاحب اپنی دور حکومت میں جب ہم نے ہر چیز میں کٹ

لگائی توہاں ان پر بھی کٹ لگا لیکن اس کے باوجود ہم نے کٹ کے علاوہ مطلب کٹ ہونے کے باوجود کچھ اکیڈمیوں کو پہلے تمام اکیڈمیوں کو تقریباً میں فیصلہ فذ فراہم کیں سردار صاحب نے یہ جو بلوچستان تعمیر کے نام سے مرکزی حکومت پی ایس ڈی پی میں اسکیم شامل ہے اس پر بات کی اور یہ بتایا کہ اگر ہر سال ہمیں وہ کروڑ روپے ملتے رہے تو نہ جانے کب جا کر یہ مکمل ہو گا مجھے ان کے اس بات سے بالکل اتفاق ہے جب میں اور مولوی امیر زمان صاحب اسلام آباد گئے جس طرح مولوی امیر زمان نے اپنی تقریر میں اس بات کی کافی وضاحت کی کہ مرکزی پی ایس ڈی پی میں صرف سات کروڑ روپے جو direct بلوچستان کو ملنے تھے۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ تعمیر سندھ کی طرح ہمیں بھی کوئی سمجھ دیا جائے تو انہوں نے دوسرے دن نئی اسکیمات انہوں نے مرکزی پی ایس ڈی پی میں ڈالیں اور اس سال انہوں نے وہ کروڑ رکھے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ یہ ہر سال وہ کروڑ ہی ہوتے رہیں اس میں اضافہ ممکن ہے مگر یہ قدغن نہیں ہے کہ ہر سال وہ کروڑ ہو گے۔ جناب والا مینگل صاحب نے یہ سختہ اخھایا کہ مرکز کی پی ڈی ایس پی میں ایک سو سو لارب میں سے بلوچستان کو مشکل سے دوارب روپے ملے ہیں تمام جاری اسکیمات اور سب ملک کری یہ حقیقت ہے یہ ان کے وقت میں بھی ہماری مرکز کے ساتھ یہ لڑائی رہی ہے کہ جناب آپ بلوچستان کو مرکزی پی ایس ڈی پی میں جائز مقام نہیں دیتے ہیں اور جو اسکیمات ہماری چل رہی ہیں ان اسکیموں کی حالت یہ ہے کہ اگر ایک اسکیم وہ سال میں مکمل ہوتی ہے تو وہ اسکیم میں سال کمپنج لیتی ہے وہ ستانہیں ہوتا ہے قیمت زیادہ ہو جاتی ہے پھر اس پر ایک غصب یہ ہوتا ہے جب ہم ہر سال مینگ کے لئے جاتے ہیں تو وہ فوراً وہی پہلے والے اسکیم ہم کو اخھا کر دکھادیتے ہیں جو پہلے سے کئی سالوں سے چل رہی ہوتی ہے۔۔۔ یہ اسکیم میں ختم نہ ہوتا بلوچستان کے لئے ایک زیادتی ہے جس طرح اہوں نے اپنے وقت میں اس کے لئے کوشش کی ہے وہ کوشش اب بھی جاری ہے باہم گنگلو۔ تقریر میں یہ کہا گیا کہ تعلیم میں کوئی کو بہتر بنایا جائے کوئی کو بہتر بنانے کے لئے اس حکومت نے کافی کوششیں کیں اساتذہ کو مہینگ دینے کے لئے ایک پروگرام شروع کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ جو تعلیم اتنا ہوئی ہیں اور جو نو کریاں غلط طریقے سے ہوئیں میراث سے ہٹ کر ہوئیں اس کے لئے وزیر اعلیٰ کے احکامات واضح ہیں جہاں باہم اعتمادگی ہوئی ہے میراث کو نظر انداز کیا گیا ہے

وہ تعیناتیاں منسونگ کی جائیں۔۔۔۔۔ جناب والا پلک ہیلٹھ انجینئر گپ کے حوالے سے میں نے کہا تھا کہ کوئی خوبی ایکسیمیں نہیں ہیں لیکن سردار صاحب نے پی ایس ڈی پی کے صفحوں پر کچھ ایکسیمیں دکھائی ہیں کہ یہ تین ایکسیمیں شامل ہیں میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ تین ایکسیمیں لوکل گورنمنٹ کی معرفت ہیں یہ پلک ہیلٹھ کی معرفت نہیں ہیں اور اس میں رقم کہیں چھلا کھے ہے کہیں دل لا کھے ہے اور جہاں پر یہ نام آتا ہے کہ جہاں لکھا گیا ہے جی ۴ ٹھکور۔۔۔۔۔ یہ مس پیرزٹ ہے یہ بلوچستان کے لئے ایکسیمیں ہیں یہ صرف ٹھکور کے لئے نہیں ہیں۔ آئین کی دریافت کے لئے ہم نے دو کمپنیوں کو لائیسنس دیے اگر انہوں نے کارکردگی نہیں دکھائی تو منسونگ کر دیے جائیں گے بولان میڈیا یکل کالج کا مسئلہ سردار صاحب نے اخھایا تھا اس میں جناب والا بولان میڈیا یکل کالج کی کل لاگت ایک ارب میں کروڑ روپے ہے جو سات جولائی 1999ء ایک نے منظور کی اب تک اس منصوبے پر ایک ارب آنھ کروڑ روپے فرج ہو چکے ہیں تین کروڑ اگلے سال کے لئے منقص کئے گئے ہیں اس منصوبے کے تجھیں کے مطابق اور گیارہ کروڑ روپے درکار ہیں اور باقی رقم کے لئے صوبائی حکومت کی کوشش جاری ہے کہ مرکزی حکومت سے ہمیں مل جائیں۔ ہیلٹھ سکریٹری میں انہوں نے ایم ایس ڈی کوڈی سنٹر لائیز کرنے کی بات کی ہے اس سلسلے میں اگر وہ میری بحث تقریر کو غور سے دیکھیں تو اس میں عرض کر چکا ہوں اس کے لئے کابینہ نے ایک کمیٹی بنائی ہے جنکی سفارشات پر عمل کر کے ہماری کوشش ہو گی کہ ایم ایس ڈی کوڈی سنٹر لیوں تک لے جائیں۔ فی بی سنٹرول کے متعلق مینگل صاحب کا اعتراض یہ تھا کہ یہ جو منصوبہ ہے اس حکومت کے وقت کا نہیں ہے میں مانتا ہوں اس حکومت کے نام کا نہیں ہے اور بحث اپتھیج میں میں نے اس مدت کا ذکر کیا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ یہ جاری ایکسیم ہے پبلے سے آرہی ہے میں مانتا ہوں۔ سردار صاحب نے پی ایس ڈی پی میں صفحہ بادوں میں ایک سو بیس نیوب دیل لگانے کا ذکر کیا گیا ہے اس سلسلے میں گزارش ہے کہ کابینہ نے اپنے اجلاس منعقدہ سولہ جون نانوے کو اس ایکسیم پر غور کیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ جہاں گراونڈ واٹر ہو وہاں نیوب دیل لگائے جائیں گے اور اسکی تقسیم منصفانہ ہو گی اور ہم خپدار کو بھی اکاموڈیٹ کرنے کی کوشش کریں گے۔ جناب سردار صاحب کے نام میں زیادہ تر ایکسیمیں اسی علاقے دی گئی تھی آپ پہنچیں وہ کیوں اعتراض کر رہے ہیں دوسروں کو جب مل

جناب اپسیکر: بھی No cross Talk Please دیکھیں یعنی جناب کو بولنے دیں آپ لوگ آپ خواہوا انتہا فیر کر رہے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): سردار صاحب نے ٹرائیکا کا ذکر کیا کہ بجت ٹرائیکا نے بنایا ہے بجت صرف ٹرائیکا نے نہیں بنایا بجت حکومت بلوچستان نے بنایا ہے اور اس میں تمام ممبر ان تمام وزراء اور تمام دوستوں کی رضا مندی شامل تھی البتہ جن محکموں کی یہ ذمہ داری ہے وہ واقعی تین مجھے ہیں فناں پی ایڈڈی اور وزیر اعلیٰ سربراہ کے طور پر تو اس میں کوئی پچھی ہوئی بات ہے نہیں جب یہ ذمہ داری ان محکموں کی ہے تو پھر کون بنائے گا بھی مجھے ہی بنائیں گے۔ گواہ روڈیپ سی Deep sea پورٹ کے حوالے سے سردار صاحب نے بہت جذباتی انداز میں فرمایا کہ ہم رات کی تاریکی میں معاملہ کرنے نہیں دیں گے اور ہم اس بات کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے تو نہ یہ معاملہ رات کی تاریکی میں ہو رہا ہے اور نہ یہ معاملہ غیر وہ کے سامنے ہو رہا ہے بلوچستان کے نمائندے وہاں موجود نہیں ہے زمان کے سامنے ہو رہا ہے یہ بلوچستان کے نمائندوں کے سامنے ہو گا جو ہو گا اور یہ کبھی رات کی تاریکی میں نہیں ہو گا اور اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہو گی کہ پہنچیں کیوں کچھ حلقوں کی جانب سے باقاعدہ طور پر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ بلوچستان کے حقوق کی تکمیل صرف اور صرف ہم ہیں حالانکہ ممکن ہے ان کے دل میں بلوچستان کی اتنی ہی قدر و منزلت ہو بلوچستان کے وفادار ہونے میں وہ کسی سے کم نہ ہوں لیکن وہ کسی اور کو بھی اپنے سے کم نہ سمجھیں جہاں تک گواہ روڈیپ کی بات ہے جہاں تک علاقے کی بات ہے تو سب سے پہلا جو ہے وہ میرا ذریثہ ہے اس کے مقابلات کا خیال اگر میں یہیں رکھوں گا تو اور کون رکھے گا لہذا یہ کسی کو غلط فہمی نہیں ہوئی چاہیئے۔ اس پر اگر آپ بات کرنا چاہیں تو اس پر بھی میں بات کرنے کے لئے تیار ہوں کسی دن رکھیں ایوان میں اور میں بات کروں گا اس پر۔

جناب اپسیکر: Please let him to be continued his speech don't interrupt him

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) : سردار صاحب کی جانب سے سری یا اخاء گئے نقطے پر میں نے کوشش کی کہ ان کو مطمئن کروں لیکن وہ مطمئن تو ہونگے نہیں بہر حال جہاں تک میری کوشش تھی پہنچنے نہیں کس حد تک میں کامیاب ہوا ہوں جناب والا ملک سرور خان کا کڑ صاحب اس وقت موجود نہیں ہے لیکن انہوں نے بہت تقریر میں کئی سارے نقطے اخاء جن میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ بجلی کا جو مسئلہ حل ہوا ہے زمینداروں کا یہ حکومت کی کامیابی ہے میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں کہ یہ حقیقت میں یہ مسئلہ اخاء یا تھا اختر میں نگ صاحب نے اس کے لئے بھرپور کوششیں کی اور پرائم فہرست سے کوئی میں بینجھ کر بات کی ملیغون پر پھر اس کے بعد خود اسلام آباد جا کر اس کے لئے کوششیں کیں پھر یہ مسئلہ اخاء جان جمیں صاحب کے ٹائم پر تو موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس میں بھرپور کوشش کی اس میں کوئی شک نہیں ہے میں ان کا محفوظ ہوں کہ انہوں نے اسکی نشاندہی کی ہے جناب والا ملک صاحب نے تعلیم بالغافن کا ذکر کیا ہے اس سلسلے میں ہماری کوشش ہے کہ تعلیم بالغافن اس کے لئے جو ہے ہم کوشش کریں اور تعلیم بالغافن کو صوبے میں فروغ دیں کچھ چیزیں مولوی امیر زمان صاحب نے اپنی تقریر میں اسلامی یونیورسٹی کی وضاحت کی اور میرا کافی بوجہ مولوی امیر زمان صاحب نے ہلاکا کر دیا کافی چیزوں کی وضاحت انہوں نے اپنی تقریر میں کی لمبڑا میں اسکی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا جناب والا ظہور حسین کھوسد صاحب نے اپنی تقریر میں ریچ کینال پر اجیکٹ کا جو ذکر کیا اس پر جناب والا ۲۰ لاکھ روپے کی رقم اس وقت تک خرچ کی گئی ہے اور کام اس پر تیزی سے جاری ہے انشاء اللہ یہ پر اجیکٹ کمپلیٹ ہو گا اور انہوں نے جس روڈ کا ذکر کیا صحبت پور کا اس کے لئے پانچ میں روپے گزشتہ ایک دو میں میں ریلیز ہو چکے ہیں اور باقی پیسے بھی ہم دیئے گئے انشاء اللہ اس روڈ کو بنانے کے لئے انہوں نے وہاں پر پولیس اور درجہ سنت گردی کا ذکر کیا تو اس سلسلے میں بھی ضروری ہدایات وزیر اعلیٰ صاحب نے جاری کئے ہیں پولیس کو اسلج اور گاڑیاں اور دوسری ضروری آلات بیچ دیئے گئے ہیں جناب والا پرانس موئی جان صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اسلام آباد میں جو اسلام آباد سکنریت ہے وفاقی حکومت سکنریت وہ چناب کا سکنریت بن کے رہ گیا ہے پرانس موئی جان صاحب کی اس بات میں کافی وزن ہے وہ اس لئے کہ گزشتہ دنوں بینت میں ایک سوال کیا گیا تھا کہ وفاقی ایڈ فہرست پر جتنے ہیں ان کا بیک اپ دیا

جائے اور صوبہ دار بنا یا جائے کہ وہ کس صوبے سے ان کا تعلق ہے تو سر جواب یہ آیا تھا ۲۸ فاٹاں بیکٹری ری تھے جس میں سندھ کے فرنئیز کا ایک اور بلوچستان کا کوئی نہیں تو اس سلسلے میں جی ہم نے کوشش کی ہے اور اسی سلسلے میں ہمارے دو بیکٹری اور وہاں انہوں نے واک آؤٹ بھی کیا ہمارے دوستوں نے یہتھ سے تو اس کے نتیجے میں بیکٹری وفاقی حکومت نے Appoint کے لئے تو ایک سندھ جمالی صاحب ہے اور دوسرا پیشہ میں بیکٹری کیا۔

جناب اپیکٹر: آپ تو ایسا سوال کر رہے ہیں بسم اللہ خان جیسے اسکوں کے پیچے ہیں اور وہ شاگرد ہیں آپ کا انہیں بولنے دیں وہ خود بول رہے ہیں بتا دے ہیں آپ کو آپ سوال کرتے جا رہے ہو۔
سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): پرنس موسیٰ جان صاحب کی تقریر انتہائی مفید تقریر ہاتھ پر ہوئی اور انہوں نے بہت سی اچھی باتیں کیں اور انہوں نے خاص طور پر زراعت کے لئے زور دیا کہ وہ صوبے کا بنیادی یعنی زیادہ تر لوگوں کا تعلق زراعت سے ہے اور اس سلسلے میں بھی ہم نے کافی کوششیں کیں اور اس سال ہم نے زیادہ پیسے زراعت میں رکھے ہیں اور اس سال کے دوران بھی جب ضرورت ہو تو کابینہ سے منظوری لے کر اس ایلوکیشن کو ہم بڑھائیں گے جناب والا میر عاصم کرد صاحب نے اپنی تقریر میں بہت سارے مفید مشورے حکومت دیئے اور انکی تجویز پر ہم غور کریں گے جناب والا میر اسد اللہ بلوچ صاحب نے تقریر میں اپنا زیادہ تر زور مرکزی حکومت کی جانب سے وسائل کے نہ ملنے پر یا جو حکومت بلوچستان کو جتنے تکالیف ہیں انکی جانب مرکوز کیا تھا اپنی تقریر کا بیشتر حصہ تو یہ کیونکہ وہ خود کابینہ کے مجرم ہیں۔

اس ایوان کو اور عمر ببران کو باخبر رکھا جائے گا ہم میر اسلام بھکی صاحب کے مشکور ہیں انہوں نے فرمایا کہ جہاں ملکے ہوئے حکومت اور اپوزیشن کو مل بینہ کر جو وہ جہد کرنا ہوگی ہمارا رویہ ہمیشہ آپ ثابت پائیں گے اور ہم آپ سے مستقبل میں اس طرح تعاون کے امید رکھتے ہیں اسلام بھکی صاحب نے کہی اداروں کی بد نظری کا ذکر کیا بلکہ کہی اداروں میں بد نظری ہے انتظامی حوالے سے وہ فعال نہیں ہیں یہ حقیقت ہے نہ صرف ہمارے صوبے میں بلکہ ملکی سطح پر بیکھیں تو جس انداز میں اداروں اور حکومتوں کے اندر ڈپان ہوں چاہیے وہ نہیں ہے لیکن اسکے ذمہ دار ہم سیاستدان کسی حد تک ہیں حکومتی احکام کو نہ مانتا یہ بھی اس زمرے میں

آتا ہے کہ ڈپلٹن کون ماننا۔ مثال کے طور پر انہوں نے گاڑیوں کے بارے میں ذکر کیا ہے گاڑیاں
بلوچستان حکومت کی قطعاً استعمال کر رہی ہیں لیکن وہ جو گاڑیاں غالباً استعمال ہو رہی ہیں وہ کون کر رہا ہے ہم
اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ممبران کر رہے ہیں پہلے ہم اپنی درستگی کر لیں بعد میں دوسروں پر ہاتھ دالیں
بہتر ہو گا اس میں سابق وزراء شامل ہیں۔ (مدخلت۔) جناب سردار غلام مصطفیٰ ترین صاحب نے
بڑی گرم تقریر کی ہے اور اس نے گرماگری یہ فرمایا کہ ڈوزر کے لئے پیسے نہیں ملے اور متعلقہ افرانے کہا آپ
پیسے دیں تو ہم ڈوزر بنا سکیں تو میں ذکر کروں کہ اس سال ہم نے اس مد میں پندرہ ٹیکن رون پے خوش کے ہیں
اور ۸۰ ٹیکن فیول کی مد میں ہم نے دیے ہیں اور انشاء اللہ ہم متعلقہ افران سے ضرور پوچھیں گے کہ پیسے نہیں
ملے ہیں اور اگر نہیں ملے ہیں تو انہوں نے مجزہ ممبر کو کہا کہ یہ پیسے اپنی جیب سے دیں حکومت کا اس میں اپنا
کھاتہ ہے اور مینیمنیس کے پیسے ہوتے ہیں یہ اچھی بات ہے کہ انہوں نے یہ ہمارے نوٹس میں لایا ہم اس پر
ضرور کارروائی کریں گے نجیروں کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ نوکریاں بکری ہیں خاص کر رحیم صاحب
نے کہا ہے اس کا کیس کو رٹ میں بھی ہے اور زیر اعلیٰ نے یہی حکم دیا ہے جتنی قطلاعیتیاں ہوئی ہیں ان کو
منسوخ کیا جائے جہاں میراث کو نظر انداز کیا گیا اسے اور اگر کوئی ایسا کیس ممبران کے علم میں ہے تو وہ بتا سکیں
حکومت کے نوٹس میں لائیں امن امان کے سلسلے میں انہوں نے بات کی ہے کہ لیویز کے لئے اور پولیس
کے لئے باقاعدہ ٹریننگ رکھیں جیسا کہ میں نے جب تقریر میں کہا کہ ہم اپنے افران کو ہر یہ ریزہ بنانے
کے لئے کوشش کریں گے اس کے ساتھ ساتھ بد امنی یہ نہیں کہ ہم پولیس کو زیادہ اسلحہ دیں پولیس کو زیادہ نفری
دیں تو اس سے بد امنی ہو گی یہ تمام چیزیں ایک دوسرے سے لنک ہیں مسئلہ امن امان کی معاشی صورت حال
سے متعلق ہے جہاں معاشی نا ہمواری ہو گی جہاں پر لوگ معاشی طور پر لوگ خوشحال ہوئے جہاں لوگوں کو
معاشی طور پر کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں ملے گا وہاں چوری ڈکیتی ہو گی لہذا ہم دونوں سائیڈ پر پولیس کو اور
معاشی صورت حال کو نکثوں کرنے کی کوشش کرنے کی تجویز ہے اس کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور اس سال
جناب وزیر اعلیٰ کی خصوصی ہدایت پر چھ کروڑ خرچ کئے جائیں گے جس میں پولیس کو ضروری آلات گاڑیاں
ویجا گی پولیس اور لیویز دونوں کو اور جہاں انہوں نے ہستا لوں میں ڈاکٹروں کی عدم موجودگی کا ذکر کیا

ہے یہ صحیح بات ہے کہ پورے ملک میں یہ ڈاکٹروں کا حال ہے جس پر ڈاکٹر کو دیکھیں وہ ہسپتال کی بجائے اپنے کینک میں شام کو ہوتا ہے اور سرکاری ذیولی میں مریض پر توجہ نہیں دیتا بلکہ انکو بدایت کی جاتی ہے کہ شام کو کینک آئیں تاکہ بہتر علاج ہو سکے اس میں حکومت کی جانب سے اس سلسلے کو کاہینہ میں لے جائیں گے اور اگر مہر زمہر کے پاس کوئی اچھی تجویز ہے تو وہ دیں تاکہ ہم اسکی تجویز کو زیر غور لائیں۔ جناب والا! چیف منسر کے ذیں کریشنری گرانٹ کا مندو خیل نے ذکر کیا ہے یہ صوبے کے غریب لوگوں میں ہی باقی جاتی ہے وہ نہ کسی وزرا کی جیب میں جاتا ہے نہ کسی بیورو کریٹ کے جیب میں جاتا ہے بلکہ وہ مسحق افراد جو چیف منسر کے دروازے پر آتے ہیں انکی مدد کے لئے یہ فنڈ ہے اور عبدالرحیم خان صاحب نے چار کروڑ روپے کا ضمیں بجٹ میں ذکر کیا ہے اور آج بھی کیا ہے۔ اور انہوں نے عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب نے خاص طور پر پلک ریشن میں جو چار کروڑ روپے گئے ہیں ان کا ضمیں بجٹ میں بھی ذکر کیا اور آج بھی ذکر کیا سرگزارش تو یہ ہے کہ عبدالرحیم صاحب تو ایک ایسے سیاست ایسے فکر سے واسطہ ہے کہ وہ اخبارات کی رسالوں کی اور میڈیا کی خوشحالی اور بہتری چاہتے ہیں اور بلکہ ان کو اس اقدام کی تعریف کرنی چاہئے کہ حکومت نے یہ رقم بڑھا کر دی کر دی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اخباروں کی مدد کی جاسکے زیادہ سے زیادہ اشتہار دیئے جائیں اور جو اس وقت اخبارات ہماری چل رہی ہیں کئی اخبار ایسے ہیں جو بند ہونے تک آگئے ہیں تاکہ ان اخبارات کی جو ہے مدد کیا جاسکے اور یہ معاملہ چلیں تو میں سمجھتا ہوں کہ عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب اس کی حمایت کریں گے مرکزی حکومت نے بھی اشارات کے ریٹ بڑھادیے اب ہم نے بھی اپنے ریٹ بڑھادیے تاکہ اخباروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ دے سکے ان کے اخبار چلانے میں مدد کر سکے ان کے ضلع نیکس کا عبدالرحیم مندو خیل صاحب نے ذکر کیا اس سلسلے میں پہلے سے ہی میں اپنے بجٹ پیش کرنے کے بعد پرنس کانفرنس کی اس میں وضاحت کر چکا ہوں پھر دوسرے دن وزیر اعلیٰ صاحب اسلام آباد گئے اور متعلقہ احکام سے بات کی اور ان کو یہ یقین دہانی کی گئی کہ جی آپ کے جو 78 کروڑ روپے کے روپوں نسبت ہے لوکل گورنمنٹ کے سالانہ وہ ہم دینے کے لئے تیار ہے اور وہ مرکز دے گا کہاں سے دے گا انہوں نے وہ بھی فارمولہ بتایا کہ سلز نیکس جو ہے اس وقت سائزے بارہ فیصد ہے اسکو پندرہ

پر سدھ کر کے اس سے جو روپیہ حاصل ہو گا وہ صوبوں میں تقسیم کی جائیگی اور اسکے ماتحت بھی آپ نے یہ دیکھا کہ دوسرے دن ہمارے اپنے صوبے کے تاجران سے ہمارے اپنے لوگوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ جی تیکس ختم ہو گیا اور لوگوں کو جو جگہ جگہ روا کا جاتا تھا اور جگہ جگہ ان کو تجھ کیا جا رہا تھا اس میں ایک ان کو ریلیف مل گیا تا جو برادری کو تو اس سلسلے میں بھی جب ہمیں یقین دہانی ہو گئی ہیں اور ہمارے عوام ہی اس سے خوش ہیں تو یہ جو میں بتا رہا ہوں کہ یہ جوانہوں نے اڑھائی پر سدھ سیلز تیکس جو بڑھا رہا ہے وہ اس سے جو روپیہ آیا گا اس سے اس کی کوپورا کیا جائے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اپنیکروہ یہ ہے کہ کیا سیلز تیکس میں جو رقم انکریز ہوئی ہے جناب اپنیکر میں point of order پہول۔

جناب اپنیکر: دیکھیں آپ سب ہی بول رہے ہیں کہی پر بینہ کر بول رہے ہیں ہر شخص بول رہا ہے عبد الرحمن خان کھڑے ہو کے بول رہے اتفاق ہے اور کچھ نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: thank you جناب اپنیکر۔

جناب اپنیکر: look you cant ask for explanation please no you cant ask for explanation please sit down.

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں میں عرض کر رہا ہوں نہیں جناب میں ہاؤس میں پوچھو گا کہ یہ جو انکریٹ سیلز تیکس میں ہو رہا ہے یعنی یہ ذوزیز سبل پول میں آپ لائیں گے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): ذوزیز سبل pool divisible میں ہی جائے گا تیکس۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو یعنی آپ pool divisible میں لائیں گے آپ صحیح ہے۔

سید احسان شاہ: صحیح ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: thank you

سید احسان شاہ (وزیر): جناب والا عبد الرحمن خان مندوخیل صاحب نے ذاکرہ وہ کا ذکر کیا کہ

جی انکو کنٹریکٹ میں پر رکھا ہیں واقعی انکو کنٹریکٹ میں پر رکھا ہے اور ساتھ یہ بھی شرط بھی لگایا ہے کہ جہاں کے لئے ان کو رکھا جائے گا وہاں پر وہی ڈیوٹی دیگئے یہ تو ان کو بھی علم ہے جتنے ڈاکٹر بھی ہے وہ حکومت کے جب اس میں اپاٹھت ہوتے ہیں تو سب کی خواہش ہوتی ہیں کہ مجھے آپ گھر میں رکھیں مجھے کسی شہر میں رکھیں حالانہ ڈاکٹروں کی زیادہ ضرورت میں اس لئے ہمیں پیش آتی ہیں کہ دو دور دراز علاقوں میں جا کہ جو غریب لوگ ہیں انکی خدمت کریں تو اس نظام کے تحت ہم نے اس کو پابند کیا ہے کہ کوئی ٹرانسفر نہیں کیا اور یہ جا کے ان علاقوں میں خدمت انجام دیں گے وہ زیر غور ہے کا بینہ کے وہ بھی انشاء اللہ کریں permanent پر مدد لیکن اس کے لئے واضح پالیسی ہوتی کہ ڈاکٹر جو ہے دور دراز علاقوں میں جا کے ڈیوٹی بھی تو دیں جتاب والا میں عبد الرحمن صاحب کا بے حد مخلوق اور منوع ہوں کہ انہوں نے اس بحث میں کسی چیز کی تعریف بھی کی خلاف عادت وہ بلوچستان بینک کی تو جتاب والا یہ حقیقت ہے کہ اس وقت میں کسی ادارے کا نام نہیں لینا چاہتا لیکن ایک ایسا مالیاتی ادارہ ہمارے صوبے میں جس کے پاس ہمیں علم ہے کہ چار ارب کے ڈیپاڑت ہیں لیکن اگر ان کے ایڈ و انسر آپ دیکھیں تو ان کے ایڈ و انسر ایک ارب بھی نہیں ہو گئے اور تمام ملک میں جتنے ڈیپاڑش بینک لیتے ہیں وہ تین یا چار شہروں میں انکی ایڈ و انسر ہوتی ہے کراچی لاہور فیصل آباد تو یہاں بھی جتنے ڈیپاڑت ہے مالیاتی اداروں کے پاس ہے وہ جا کے کسی اور شہر میں کرتے ہے تو ہماری کوشش ہے کہ بلوچستان بینک کے قیام سے ہم Advances economic activities صوبے میں انکو زیادہ سے زیادہ فروغ دیں اور خاص طور پر ایک لیکھر اپنے جس کی ہمارے صوبے میں بہت گنجائش ہے اور سارا ملک مانتا ہے کہ ہمارا صوبہ سب minerally ہے کہ حکومت نے اندر سری کو develop کرنے کے لئے D-B-P ایک بنا یا A-B-P کرنے کے لئے A-B-P ایک بنا یا اگر لیکچر کو develop کرنے کے لئے A-B-P ایک بنا یا لیکھر میں کسی نے آج تک کوئی بینک کوئی کام نہیں کیا ہماری کوشش ہے کہ اس بینک کے بننے کے بعد ایک اسی رقم مخصوص کی جائے جو کہ اس لیکھر میں activities کی ہو اور انہوں نے جہاں جبیب بینک میں ترقیوں کی بات کی اس میں مجھے بھی کچھ دوستوں - نہ آ کے یہ لگدے کیا کہ یہ جو ترقیاں جو ہوئی ہیں وہ ہمارے صوبے سے باہر ہوئی ہیں تو اگر معزز

ممبر کے پاس کوئی ایسکی اطلاع ہے یا اسکے پاس تفصیل ہے وہ میرہ بانی کر کے مجھے دے دیں میں متعلقہ بننک کے پریز ڈنٹ سے بات کروں گا جناب مندو خیل صاحب نے جس بی۔ ڈی۔ ایس کا فارمولہ گیس ڈیوپمنٹ سرچارج کا ذکر کیا اور انکو ایک اتحادی نظام کے تابع یا اسکو اتحادی قرار دیا یہ حقیقت ہے کہ ہمیں جس فارمولے پر واقعی گلہ ہے اس فارمولے پر بلوچستان کو اعتراض ہے جس کا اظہار اختر میں گل صاحب نے اپنے دور میں کیا حفیظ پاشا صاحب وہاں کے فناں کے ایڈوائیزر تھے پر ائم خشر کے اس وقت بھی ہماری کوشش تھی کہ ایک Consultant appoint ایسا جائے اور اس مسئلے کو مرکزی حکومت کے ساتھ اٹھا کر ایک واضح فارمولہ طے کیا جائے تاکہ ہمیشہ اس فارمولے کے تحت ہمیں وہ رقم ملتی رہے لیکن اس وقت ہمیں اتنی کامیابی نہیں ہوئی اس مسئلے کو جان جمالی صاحب کے حکومت نے دوبارہ اٹھایا اور اس دفعہ جب ہم پر ائم خشر کے پاس گئے تو ہمیں اس سے یہی گزارش کی کہ جناب پہلے تو آپ ہمارا یہ مسئلہ حل کر دے اور اس میں جناب ہاشمی صاحب نے اس حد تک کہہ دیا جس طرح کالا باعث کا مسئلہ ہے یادوں سے مسئلے ہیں یہ مسئلہ بلوچستان کا ایسا مسئلہ ہے اگر آپ نے حل کیا تو یہ ہمیشہ کے کریمٹ جو ہے آپ کو جائے گا تو اس سلسلے میں انہوں نے واضح ہدایت کی وزیر اعظم نے کہا ایک کمیٹی ہائے جس میں بلوچستان کے حکومت کے نمائندے ہو وفاتی حکومت کے نمائندے ہو وہ بینہ کے باقاعدہ ایک فارمولہ ہمیشہ کے لئے طے کریں یہ ہماری کوشش ہے اور اگر کچھ پوائنٹس رو گئے ہیں ان کی میں معززت چاہتا ہوں مولانا واسع صاحب کا بھی میں شکر گزار ہوں انہوں اپنی اپنی تقریر میں بہت ہی واضح انداز میں تعریف بھی کی جست کی اور ہمیں تجاویز بھی دیئے۔ تو جناب والا یہ معزز ممبر ان کی جانب سے اٹھائے گئے نکات تھے جن کا میں نے جواب دیا ہے اس میں کوئی مشکل نہیں ہے کہ یہ بحث انسانی سوچ نے بنایا ہے انسانی ہاتھوں نے بنایا ہے بے صیب صرف اللہ کی ذات ہے انسان کی بنائی ہوئی چیزیں میں کوئی عیب ہو سکتا ہے اور اسکو بہتر کرنے کی محاجاہش ہوتی ہے کوئی چیز کامل طور پر بے عیب نہیں ہوتی ہے اس بحث میں جو خامیاں تھیں وہ تین دن کی بحث کے بعد سامنے آگئی ہیں اور ہماری کوشش ہے اور اس کو ایک بہترین بحث بنانے کی کوشش کی ہے لیکن جہاں دوستوں نے تجاویز دی ہیں ہم ان پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کریں گے اور ان الفاظ کے ساتھ تمام معزز

میران کا تمام افراں کا تمام میڈیا کا اور سنے والوں کا شگرگزار ہوں کہ بجٹ کا ایک حصہ مکمل ہو اکل مطالبات زر کے ساتھ میں گئے شکریہ جناب اپیکر۔ تحسین آفرین۔

جناب اپیکر: اب اجلاس کی کارروائی کل سورج ۲۳ رجوان ننانوے بوقت دس بجے دن تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ شکریہ۔

(اجلاس کی کارروائی شام ۵ بجکر ۵۰ منٹ پر ۲۳ رجوان ننانوے صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی۔)

